بعون صانع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

یہہ رسالہ نافع بیان مسائل عید الفطر اور عید اضحے مین موسوم و معروف بہ

احکام العیدین
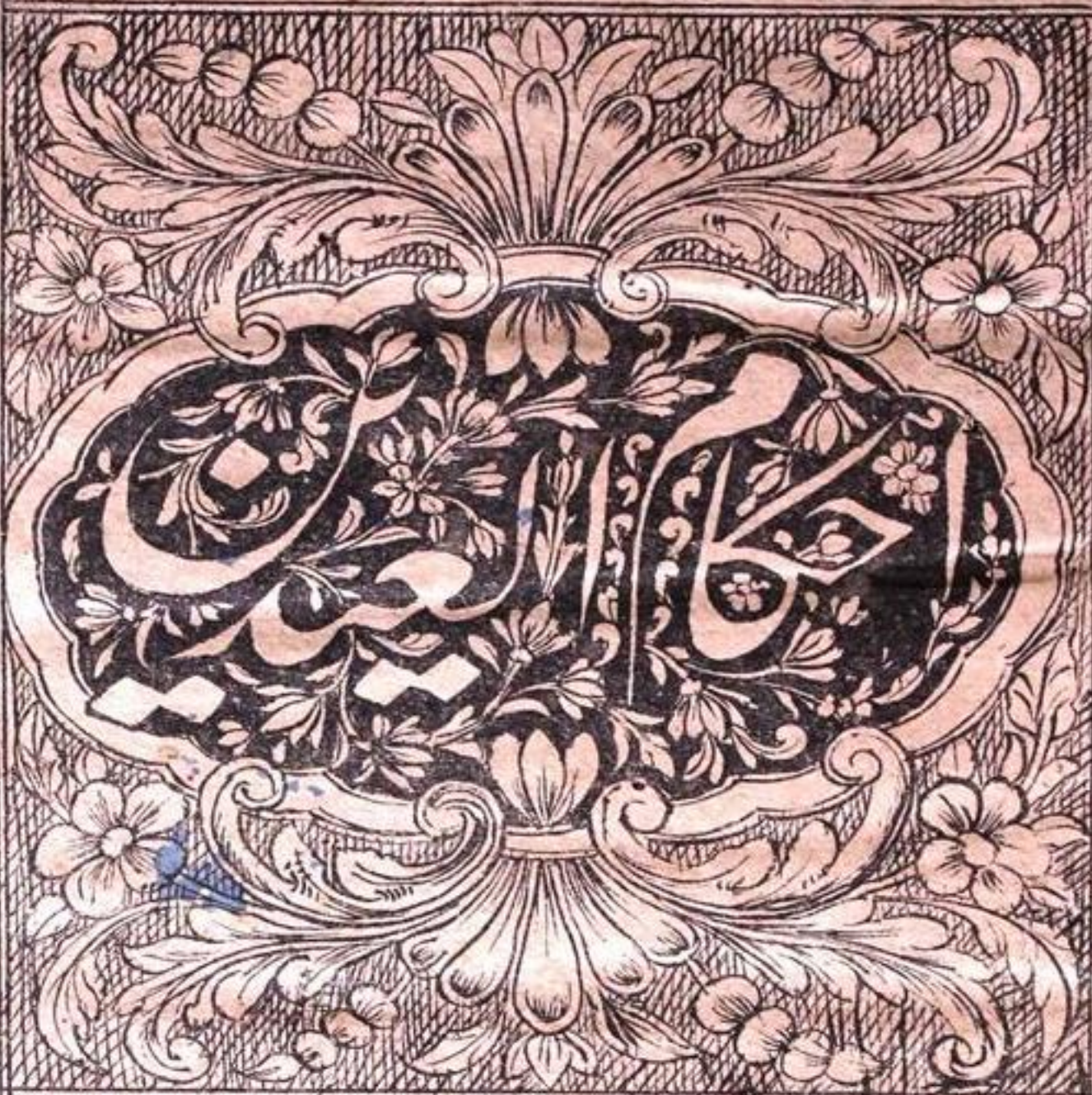
مع تتمہ تصنیف جناب فضیلت مآب مولانا مولوی محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی

مطبع نامی منشی نولکشور مین طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قلم ایسے وحدہ لاشریک کی حمد لکھتا ہے کہ جسنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مرتبہ خلت کا عطا فرمایا اور
سید الکونین رسول الثقلین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو درجہ محبوبیت کا عنایت کیا ہزاران ہزار
صلوۃ وسلام نازل ہون اونپر اور اونکے آل اطہار اور اصحاب ابرار پر بعد حمد وصلوۃ کے مسکین
محمد قطب الدین ابن محمد محی الدین خان بیچ خدمت سب بہائی مسلمانون کے التماس کرتا ہے کہ مین ایک
خادمان خادم جناب مکرم اور معظم سند المحدثین مفید الطالبین مجمع الفضائل منبع الفواضل جامع الاشفاق
والاخلاق یعنی حضرت مولانا و مرشدنا مولوی محمد اسحاق سلمہ اللہ تعالی علی رؤس الحق والاحقاق نواسہ
حضرت مولانا شیخ عبد العزیز قدس اللہ سرہ العزیز دہلوی کا ہون وقتیکہ جناب ممدوح یہان تشریف رکہتی
تہے تو اکثر خلق سوائے شہر نے کی راہ دور و دراز سے بیچ خدمت آپکے فیض اور صحبت کثیر البرکت آپکی سے
طرح طرح کے فائدے اوٹہاکر شب و روز بہرہ یاب ہوتے تہے چنانچہ اس عاجز نی بہی خدمت عالی
جناب موصوف سے موافق فہم نارسا اپنی [illegible]کے اور توجہ دلی اور شفقت قلبی حضرت کی سے کہ بدرجہ اتم حال
مکترین پر ختم تہی بہت سی طرح کے فائدے علوم دین کے حاصل کیے اور فیض یاب ہوا اور حال فیض عام
[illegible] جیسے اولیا اللہ کی تعریف مین آیا ہی کہ اولیا اللہ وہ ہین کہ جنکے دیکہنے سے اللہ تعالی یاد آوی
[illegible] جناب موصوف مین صاف پائی جاتی تہی اور دل یہی چاہتا تہا کہ آپ کی زبان فیض بیان سے

ہمیشہ ذکر خدا اور رسول کا سنا کیجیے اور آپ کی صحبت مین شب و روز حاضر ہو کر فائدے دین کے حاصل کیا کیجیے اور اکثر خیالات فاسدہ حاضر ہونے خدمت عالی اور زیارت جمال باکمال حضرت کے سے دور ہوتی تہے اب خصوصاً جب کہ جناب ممدوح نے یہان سے ہجرت کی ہے اوسی دن سے چرچہ درس و تدریس علوم دینیہ کا تمام ہندوستان سے بہت کم ہو گیا اور جو لوگ کہ جناب فیض انتساب سے موافق حوصلہ اپنی کی فیضیاب ہوئے تہے اونکا یہ حال ہے کہ خیال صحبت بابرکت حضرت کی سے زندگی اپنی بسر کرتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ آنکہین ہماری دیکہنے جمال باکمال جناب ممدوح کو ترستے ہین موجب کلام اوستاد کے سے وہ صورتین الہی کس ملک بستیان ہین + اب دیکہنے کو جنکے آنکہین ترستیان ہین + اور بسبب دوری جدائی آپ کی کے عجب حالت رہتی ہے اسواسطے شدت شوق مین حسب حال اپنی چند اشعار نوک زبر خامہ ہوتی ہین اشعار

درد ہوا وسکی کچہہ دوا کیجیے
مین رہا ہون تو کیا رہا ہون مین
دلستان رفیق جسکا جدا ہو گیا ہو آہ
ایک لفت سی تری ہو گئی آزار کئی
ہر طرف مستان خراب افتادہ اند
صحبت ساقی و عیش و خرمی
این یتیمان طریقت را بہ بین
خاک بر سر این غریبان در بدر
گفت باید گر از جوش درون
دوختہ چشم توقع بر خدا
بسکہ چون تصویر خاموشی گزید
دست بر کام دو عالم داشتیم

دل ہی ہمین ہو تو کیا کیجیے
ہوش و حواس اوڑ گئے جاتی ہی یار کے
وہ اپنی بیکسی پہ نہ روئے تو کیا کرے
این مصیبت را حد و پایان کجاست
زآتش ماتم کباب افتادہ اند
ہر یکی را دل ازین ماتم کباب
بیکسان فی الحقیقت را بہ بین
ہر یکے چون تشنہ خستہ جگر
ہر یکی انا الیہ راجعون
مہر خاموشی نہادہ بر دہان
ہر یکے چون کنج دیوار خزید
فیض پیر رہنما را رفیق

سب گئی صبر و ہوش و تاب و توان
کیا گیا کہ گہمنڈ تہی ہمین صبر و قرار کے
چشم گریان دل بریان غم ہجران لب خشک
این مصیبت نیست در دل دواست
یاد آرند آن زمان بی غمی
ہر یکی را دیدہ چون ساغر پر آب
ہمچو آن طفلے کہ باشد بی پدر
از خود و از [illegible] بی خبر
زین سبب خون جگر کردہ غذا
رہنما از ہم لنا و رد زبان
غزلے یاد ایامی کہ باہم داشتیم
صحبت یاران ہمدم داشتیم

از سرور دولت بزم حضور * بود شادی گرچہ باتم داشتیم * بر سر ناسور زخم دل بعشق
از نمک ہم فیض مرہم داشتیم * اب یہان سب صاحب بہ نظر انصاف و دیدہ غور سے ملاحظہ فرماوین
کہ جنکی طرف ایک عالم رجوع ہو اور وہ بھی بذاتہ صحت عالم ہون اور کسیطرح کی حاجت بھی بند نہو پھر وہ
شخص عیش و آرام دنیا کی کو برابر پرپشہ کی نجانی اور گھر بار اپنا چھوڑ کر طالب رضای مولی اور تابع مرضیات
کی ہو تو یہ کام مقبول اور مخصوص لوگو نکا ہے اور اس آیۃ کریمہ کی مصداق بھی ایسی ہی لوگ ہین وَاللّٰہُ
يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اور جب آپکی دلمین ارادہ ہجرت کا مصمم ہوا
تو ہمنے عرض کیا کہ کچھ نصیحت ہمکو کیجیے اوسکی جواب مین کلام مختصر اور جامع ارشاد فرمایا اُوصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ
وَالطَّاعَةِ وَكَثْرَةِ الذِّكْرِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ یعنی مین نصیحت کرتا ہون
تمکو کہ ڈرتے رہنا اللہ تعالی سی کہ بچنا اوسکی گناہونسے اور بندگی کرتی رہنا اللہ تعالی کی اور بہت یاد کیا کرنا
اوسکی اور بہت استغفار پڑھا کرنا اور بہت درود بہیجا کرنا نبی مختار پر صلی اللہ علیہ وسلم پس جب آپ تشریف لیگئے
اور ہم بی نصیب اونکی صحبت سی بدیدہ گریان و دل بریان رخصت ہوی تو بعضے مخلصین کو یہ خیال ہوا کہ کچھ
ایسی چیز لکھیے کہ یادگار آپکی ہو چنانچہ میر ظہور علی صاحب نی کہ محب صادق ہین یہ تاریخ لکھی ۵ مولوی اسحاق
صاحب باکمال * ترک خانہ کردہ سوی کعبہ رفت * سال تاریخش چنین گفتہ ظہور * یکہزار و دوصد و پنجاہ و ہشت *
اور خواجہ احسن اللہ صاحب نے یہ تاریخ لکھی ۵ مولوی اسحاق صاحب فخر دین * تہا منور شہر جنکی نام سے *
درس فرماتی تہی ہفتے مین دوبار * فہم سی ادراک سی الہام سی * عالم و جاہل سبھی چھوٹی بڑی * بہرہ ور تہے
اونکی فیض عام سی * کر گئے ہجرت مع اہل و عیال * سوی کعبہ شوق کی احرام سی * سچ تو یون ہے جو کہا احسن نے کہا
شہر خالی ہو گیا اسلام سے * مصرع اخیر سی سوای لفظ اسلام کی تاریخ نکلتی ہی اور اس ہیچمدان کو یہ خیال ہوا
کہ آپ کی تالیفات مین سے کوئی رسالہ ترجمہ لگی تو اوسکا ترجمہ اور شرح زبان ہندی مین لکھون تا کچھ نمونہ
فیض صحبت آپکی کا لوگونمین باقی رہی پس ایک رسالہ فضائل عشرہ ذیحجہ مین کہ اوسمین حدیثین صحیحہ جمع کی تہیں
پایا مین نے اسکا ترجمہ اور شرح مختصر لکھی کہ مشتمل ہے احکام قربانی اور نماز عیدین و غیر ذلک کو کہ معتبر فقہ

کتابون سے مثل در المختار اور طحطاوی شرح اوسکی اور ملتقی الابحر اور مغنی الطالب اور مرقاۃ شرح مشکوۃ
مصنفہ ملا علی قاری اور ترجمہ حضرت عبد الحق رحمہما اللہ وغیر ذلک کی لکھی اور بعد لکھنے مسئلے وغیرہ کی جسکی
کتاب سے وہ مسئلہ وغیرہ نقل کیا ہے نام انکا بر مز حرف اسطرح لکھا ہی کہ علامت ملا علی قاری کی ع
اور علامت حضرت شیخ عبد الحق کی ح اور طحطاوی کی طحط یا لفظ طحطاوی اور مغنی الطالب کے
مغنی اور ملتقی الابحر کی ملتقی اور علامت تقریر مولانا اسحاق صاحب زاد اللہ شرفاً کی لفظ مولانا کا
اور سوا اونکی اور کتاب سے جو لکھا ہی تو نام اوسکا لکھدیا ہی اور اخیر کو خاتمۃ الکتاب مین دو خطبے عیدین کے
اور استفتا لکھا ہوا حافظ احمد علی سہارنپوری کا بیچ حرمت ذبح لغیر اللہ کی لبس مفید ہی لکھا اور نام اسکا
احکام العیدین کہا گیا اگرچہ یہ شرح زبان ہندی مین کہ اہل علم اونکی طرف التفات نہین کرتی ہین لکھی گئی
لیکن اہل علم مین سے جو کوئی اسکو دیکھے گا تو خوبی اسکی معلوم کریگا کہ کتنے جزئیات لکھی ہین جسکی بڑی بڑی
کتابونمین دیکھی تو پاوی یہان بلا مشقت موجود ہین اب جناب الہی مین دعا اس عاجز کی یہ ہی کہ بہ برکت تحریر اس
رسالی کی گناہون میرکو معاف فرماوی اور زیارت حرمین شریفین کی مجھکو نصیب ہو اور وہین میری موت ہو
آمین رب العالمین شعر اِلٰهِی نَجِّنِی مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ ✦ بِجَاہِ الْمُصْطَفٰی مَوْلَی الْجَمِیْعِ ✦ وَهَبْ لِی فِی مَدِیْنَتِهٖ
قَرَارًا ✦ بِاِیْمَانٍ وَدَفْنٍ بِالْبَقِیْعِ ✦ **بَابٌ** فِیْ فَضِیْلَةِ عَشْرِ ذِی الْحِجَّةِ باب ہے بیچ بیان فضیلت
عشرہ ذی حجہ کی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَیَّامِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْهِنَّ
اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ
وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَیْءٍ
رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی دن کہ عمل نیک اسمین بہت پیارا ہو طرف
اللہ کی اس دس دنونسے کہ دہہ بقرعید کا ہی کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کی کہ غیر ان
ایام مین واقع ہو بہت پیارا ہی طرف اللہ کی فرمایا اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کی یعنی وہ بھی ان دنون کی اعمال کے
برابر نہین مگر جہاد اس شخص کا کہ نکلا ساتھ ذات اپنی کی اور مال اپنی کی لیس نہ پہرا ساتھ کسی چیز کے نقل

اور مال اپنی کی پہیں نہ پھرا ساتھ کسی چیز کی نقل کی یہ بخاری نی ف یعنی اگر ایسا جہاد ہو کہ جان و مال سب
وہاں کام آوین تو البتہ افضل اور محبوب تر ہے ان دنونکی اعمال سے اسلیے کہ ثواب ملتا ہی بقدر مشقت کی زاید
اور شاید کہ مراد یہ ہی کہ نیک عمل کرنی ان دنونمین بہت محبوب ہین سوای اعمال رمضان کے اور دنون کے اعمال سے
یا یہ کہ رمضان شریف کی اعمال محبوب تر ہین باعتبار فرض روزون اور لیلۃ القدر ہونی کی اسمین اور اعمال اس
دہہ کی محبوب تر ہین باعتبار ہونی عرفہ کی اور افعال حج کی اسمین ہ ع و مولانا قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مامن ایام احب الی اللہ ان یتعبد لہ فیہا من عشر ذی الحجۃ یعدل صیام
کل یوم منہا بصیام سنۃ وقیام کل لیلۃ منہا بقیام لیلۃ القدر رواہ الترمذی
وابن ماجۃ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں کوئی دن کہ زیادہ محبوب ہو طرف اللہ کی عبادۃ
کرنی اسمین دس دن ذیحجہ کی سے برابر کیے جاتی ہین روزی ہر دن کی انمین سی ساتھ روزون برس دن کے اور قیام ہر شب کا
انمین سے برابر ہی قیام شب قدر کی نقل کی یہ ترمذی و ابن ماجہ نی ف یعنی عبادۃ کرنی اس دہہ مین محبوب تر ہی عبادۃ
کرنی سی اور دنونمین جو عبادۃ کہ ہو خصوصاً قربانی کرنی کہ افضل اور محبوب تر اور عملون سے ہی اور روزی نو دن کے
الخ یعنی اول ذیحجہ سی عرفہ تک ہ ع قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر
واراد بعضکم ان یضحی فلا یمس من شعرہ وبشرہ شیئا وفی روایۃ فلا یاخذن
شعرا ولا یقلمن ظفرا رواہ مسلم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب آوی اول دہہ بقر عید کا
اور ارادہ کری بعضا تم مین کا یہ کہ قربانی کری پس نہ دور کرے بال اپنی اور ناخن اپنی ذرہ بھی اور ایک روایت مین
ہی کہ پس نہ لیوی بال نہ ترشواوی ناخن نقل کی یہ مسلم نی ف بال وغیرہ لینی کو منع فرمایا تا مشابہت ہو
احرام والون کے ساتھ اور نہی اسمین تنزیہی ہی پس نہ لینا بالون وغیرہ کا مستحب ہے اور خلاف اسکا ترک اولی ہی
اور امام شافعی کی نزدیک خلاف اسکا مکروہ ہی ہ ع قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
امرت بیوم الاضحی عیدا جعلہ اللہ لہذہ الامۃ قال لہ رجل یا رسول اللہ ارایت
ان لم اجد الا منیحۃ انثی افاضحی بہا قال لا ولکن خذ من شعرک واظفارک و

وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذَالِكَ تَمَامُ اُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ النَّسَائِيُّ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حکم کیا گیا مین بیچ دن عید قربان کی آکہ ٹہہراوٴمین اسکو عید مقرر کیا ہی اسکو اللہ نی عید واسطی اس امت کی عرض کیا حضرت سی ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیی مجکو اگر نہ پاوٴن مین مگر منیحہ مادہ کیا پس قربانی کرون مین اوسکو فرمایا نہین ولیکن لی بال اپنی اور ناخن اپنی اور کتر واو لبین اپنی اور منڈا اپنی بال زیر ناف کے پس یہ پوری قربانی تیری ہی نزدیک اللہ کی نقل کی یہ ابوداؤد ونسائی نی ف یعنی قربانی کا سا ثواب ملیگا او منیحہ مشتق ہی منح سی بمعنی عطا کی عرب مین عادة تھی کہ اوٹنی وغیرہ دودہ والی محتاجون کو دیتی تہی کہ ساتہ دودہ اور پشم اور بچون اوسکی کی فائدہ اوٹھاوین وقت احتیاج تک اور بعد حاجت روائی کی پہیر دین اوسکو منیحہ کہتی تھی پس اوس شخص کے پاس اسطرح کا جانور تھا اوسنی اجازت اسکی قربانی کرنی کی چاہی حضرت نی اسکو منع فرمایا اسلیے کہ او ~~سکی~~ اس کوئی چیز سوا اوسکی نہ تھی کہ نفع اوٹھاتا ساتہ اوسکی پہر ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ قربانی واجب ہے مگر عاجز پر نہین اور اسیلیے کہا ہی ایک جماعت نی سلف سی کہ واجب ہے قربانی یہانتک کہ تنگدست پر بہی اور جمہور کے نزدیک تنگدست پر مستحب ہی کرنا قربانی کا اور کہا ابو حنیفہ نی کہ نہین واجب ہے مگر اوسپر کہ مالک ہو نصاب کا کہ بیان اسکا آگی آویگا اور جمہور کی نزدیک سنت موکدہ ہے ٥ ع قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاعَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهُ لَيَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کیا ابن آدم نی کوئی عمل دن نحر کی کہ بہت محبوب ہو طرف اللہ کی جاری کرنی خون کے سی اور تحقیق وہ جانور ذبح کیا ہوا آویگا دن قیامت کی ساتہ سینگون اور بالون اور کہرون اپنی کی اور تحقیق خون قربانی کا البتہ قبول ہوتا ہے جناب الہی مین پہلی اس سے کہ گری زمین پر یعنی نزدیک قصد کرنی ذبح کی پس خوش کرو ساتہ اوسکے نفسون کو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف کہا زین العرب نے کہ معنی یہ ہین کہ افضل عبادتون مین دن عید کے بہانا خون قربانی کا ہے

اور وہ آویگی دن قیامت کی جیسے کہ تہی دنیا مین بغیر نقصان کسی چیز کی تاکہ ہو بدلہ قربانی کرنیوالیکی ہر عضو کا
اور سواری ہو اسکے پل صراط پر انتہا یا معنی یہ ہین کہ اوسکی قربانی میزان اعمال مین اور گران کریگی اوسکو اور
خوش کرو یعنی جب جانا تمنی کہ اللہ تعالی قبول کرتاہی اسکو اور دیتاہی اسپر ثواب بہت پس چاہیی کہ
ہون نفس تمہاری ساتہ قربانی کی خوش نہ کراہت کرنیوالی واسطے اوسکی ہ ع ح قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ھٰذِہِ الْاَضَاحِیُّ قَالَ سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ
قَالُوْا فَمَا لَنَا فِیْھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ کہا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کی ای رسول خدا کی کیاہی یہ قربانی کرنی فرمایا طریقہ ہی تمہاری باپ ابراہیم کا اسپر سلام ہو جیو کہا صحابہ
پس کیا ثواب ہی واسطے ہماری اسمین ای رسول خدا کی فرمایا بدلی ہر بال کی نیکی یعنی گائی اور بکری کی
قربانی کرنی مین کہ انکی بال ہوتی ہین عرض کیا صحابہ نی پس پشم ای رسول خدا کی یعنی دنبہ اور بہیڑ اور اونٹ
کی پشم کی بدلی کیا ثواب ملتاہی فرمایا بدلی ہر بال کی پشم مین سی ایک نیکی نقل کی یہ احمد نی اِنَّ اللّٰہَ
یُبَاھِیْ مَلٰئِکَتَہٗ عَشِیَّۃَ عَرَفَۃَ بِاَھْلِ عَرَفَۃَ یَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰی عِبَادِیْ اَتَوْنِیْ شُعْثًا
غُبْرًا رَوَاہُ اَحْمَدُ تحقیق اللہ تعالی فخر کرتاہی اپنی فرشتون سی بعد دوپہر عرفہ کے ساتہ عرفہ والون کی فرماتاہی
دیکہو میری بندونکی طرف کہ آئی ہین میری پاس پراگندہ سر غبار آلودہ نقل کی یہ احمد نی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ عَرَفَۃَ اِنَّ اللّٰہَ یَنْزِلُ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا
فَیُبَاھِیْ بِھِمُ الْمَلٰئِکَۃَ فَیَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰی عِبَادِیْ اَتَوْنِیْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّیْنَ مِنْ کُلِّ
فَجٍّ عَمِیْقٍ اُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ فَیَقُوْلُ الْمَلٰئِکَۃُ یَا رَبِّ فُلَانٌ کَانَ یُرَھَّقُ
وَفُلَانٌ وَفُلَانَۃٌ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرُ عَتِیْقًا مِّنَ النَّارِ مِنْ یَوْمِ عَرَفَۃَ
رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہوتاہے

دن عرفہ کا تحقیق اللہ تعالی نزول اجلال فرماتا ہی طرف آسمان دنیا کی پس فخر کرتا ہی ساتہ عرفہ والون کے فرشتون سے
پس فرماتا ہی کہ دیکہو طرف بندون میرے کی کہ آئی ہین میری پاس پراگندہ سر غبار آلودہ چلاتی ہوئے یعنی ساتہ لبیک کی مراہ
دور و دراز سی گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ بلا شبہ بخشا مین نی اونکو پس کہتے ہین فرشتی ای رب ہمارے فلانا تہا ہتہم
ساتہ برائی کی اور نسبت کیا جاتا تہا طرف کرنی حرام چیزون کی اور فلانا مرد اور فلانی عورت ایسی ہی تہی کہا حضرت نے
فرماتا ہی اللہ عز وجل کہ تحقیق بخشا مین نے اونکو بہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین ہی کوئی دن بہت
آزاد ہوتی ہون آگ جہنم سی وسمین برابر دن عرفہ کی نقل کی یہ شرح السنۃ مین قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ لِسَانَہٗ وَسَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ یَوْمَ عَرَفَۃَ غُفِرَ لَہٗ مِنْ عَرَفَۃَ اِلٰی عَرَفَۃَ
رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی محفوظ رکہا اپنی زبان کو اور کانون کو اور بینائی
کو دن عرفہ کی بخشی جاتی ہین اوسکی لیے گناہ اگلی عرفہ سی اگلی عرفہ تک نقل کی یہ بیہقی نی ف یعنی جسنی زبانکو
محفوظ رکہا گناہونکی باتون سی مانند جہوٹ اور غیبت وغیرہ کی اور کانون کو محفوظ رکہا سننے جہوٹ اور مزامیر وغیرہ
بری باتون سی اور آنکہہ کو دیکہنی اجنبی ورگناہ کی چیزون سی وہ ثواب مذکور پاتا ہی ع قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْیَ اللَّیَالِیَ الْاَرْبَعَ وَجَبَتْ لَہٗ لَیْلَۃُ التَّرْوِیَۃِ وَلَیْلَۃُ
عَرَفَۃَ وَلَیْلَۃُ النَّحْرِ وَلَیْلَۃُ الْفِطْرِ رَوَاہُ ابْنُ عَسَاکِرَ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جسنے شب بیداری کی چار رات واجب ہوتی اسکے لیے جنت یا مغفرت آٹہوین شب ذیحجہ کی اور رات عرفہ
کی اور رات عید قربانکی اور رات فطر کی نقل کی یہ ابن عساکر نی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَحْیَ لَیْلَۃَ الْفِطْرِ وَلَیْلَۃَ النَّحْرِ لَمْ یَمُتْ قَلْبُہٗ یَوْمَ تَمُوْتُ الْقُلُوْبُ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنے شب بیداری کی رات عید الفطر مین اور رات عید قربان مین
نہین مریگا دل اوسکا اوسدن کہ مرینگی دل یعنی قیامت کو ہول و دہشت وہانکی سی اس مین ہوگا نقل کی
یہ طبرانی نی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَخَیْرُ
مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ

وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہترین دعاؤن کی دعا
دن عرفہ کی ہی اور بہترین اوس چیز کا کہ کہا مین نے اور نبیون نی پہلی مجہسی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک
ولہ الحمد وہو علی کل شی قدیر ہی نقل کی یہ ترمذی نی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمُ التَّرْوِيَةِ
كَفَّارَةُ سَنَةٍ وَصَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ كَفَّارَةُ سَنَتَيْنِ رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخِ فِي الثَّوَابِ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ روزہ بقرعید کی آٹھوین کا کفارہ ہی ایک برس کی گناہ ہوگا اور روزہ دن عرفہ کا
کفارہ دو برس کی گناہ ہوگا ہی نقل کی یہ ابو الشیخ نی بیچ کتاب ثواب کے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ كَصِيَامِ اَلْفِ يَوْمٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ روزہ دن عرفہ کا مانند روزون ہزارون کے ہے نقل کی یہ بیہقی نی ف بموجب اس حدیث شریف کے اگر
عرفہ کی روز ایکو ہزاری روزہ کہا جاوی تو بجا ہی بَابُ الْاُضْحِيَّةِ یہ باب ہی بیچ بیان قربانی
کی ف قربانی کرنی واجب ہی مذہب حنفی مین ہر مسلمان مقیم غنی پر یعنی جو کہ مالک نصاب کا ہو اگرچہ نصاب
نامی نہو یعنی جو کہ ساڑہی باون روپی نقد یا اسقدر ڈلی یا زیور وغیرہ چاندی کا یا ساڑہی سات تولی
سونا یا زیور ہو خواہ اور کچہہ یا ساڑہی باون روپی کی یا زیادہ اسکی مکانات واسباب وغیرہ سوای
حاجت کی رکہتا ہو اور وہ قرضدار بہی ایسا نہو کہ مال نصاب اسمین لگ جاوی یا کم ہو جاوی
نصاب سے اوسپر قربانی کرنی واجب ہے اور قربانی کرنی اپنی بیوی کی طرف سے اور اولاد کی طرف سی اوسپر واجب
نہین اگرچہ اولاد چہوٹی ہو اور بعضون نی کہا کہ واجب ہے اوسپر کہ چہوٹی بچون کی طرف سے بہی کری مسئلہ
قربانی اگر بکری ہو یا دنبہ یا بہیڑ نر ہون یا مادہ ایک ایک آدمی ایک ایک بکری اور اگر گائین ہو یا بہینس
یا اونٹ نر ہون یا مادہ تو سات آدمیون کے بہی شراکت جائز ہی بشرطیکہ ارادہ رکہتا ہو ہر ایک اونمین سے
قربۃ یعنی ثواب کا اور وہ اہل بہی ہون قربت کی اور ساتوین حصہ سی کم نہو حصہ کسیکا پس اگر کوئی چاہی
اونمین سی کہ مین گوشت کہانی کی لیے شریک ہو جاؤن یا انمین سے کوئی کافر ہو یا حصہ کسیکا کم ہو تو ان
سب کی قربانی جائز نہو گی قربانی کسیکی طرف سی بہی اسلیے کہ بعض کے نیت قربت کی نہین اور دوسرا اہل قربت

نہین اور تیسری کا حصہ کم ہی ساتوین سی اور جائز ہی شریک ہونا سات سی کم کو اگرچہ دو ہون بشرطیکہ
ساتوین حصہ سی کم نہ لی کوئی انمین سی **مسئلہ** خریدکین سات آدمیون نی سات بکریان درمیان
اپنی اسلیے کہ قربانی کرین گی اونکو درمیان اپنی اور نہین مقرر کی ہر ایک کی لیی اونمین سی بکری معین پس
قربانی کیا انہون نی انکو جائز ہوا از راہ استحسان کی **مسئلہ** اولی یہ ہی کہ حصہ منقطع نہو یعنی مثلاً ایک
تین لی اور ایک چار اگر ایک ساڑہی تین لی اور دوسرا بہی ساڑہی تین تو جائز ہی لیکن اولی
نہین + مولانا **مسئلہ** گوشت قربانی کا تقسیم کیا جاوی تول کر نہ تخمین کر کر جبکہ ملی ہون
گوشت کی ساتہ ہاتہ پانون یا جلد اوسکی تو تخمین سی اوسکی تقسیم جائز ہوگی یعنی ہر جانب مین کچہ گوشت
ہو اور کچہ پانون ہون یا ہو ہر جانب مین کچہ گوشت اور بعض جلد یا ہو ایک جانب مین گوشت اور ہاتہ
پانون اور اور جانب مین گوشت و جلد تو ان سب صورتون مین تخمین سی بانٹنا جائز ہو **مسئلہ**
اگر خریدا اونٹ یا گائی قربانی کی لیی پہر شریک کر لیا چہہ کو تو جائز ہی استحساناً بشرطیکہ وقت خریدنی
کی نیت شریک کرنی کی رکہتا تہا والا نہین جائز اور شریک کر لینا پہلی خریدنی کی اولی ہی یہ طحطاوی
مین ہی اور عالمگیری مین لکہا ہی کہ اگر خریدی گائی ارادہ کرتا تہا اسکی قربانی کرنی کا پہر شریک کر لیا اسمین
چہہ کو تو مکروہ ہی اور کفایت کریگی انکو اسلیے کہ بمنزلہ بیچنی بکریون کے ہی حکماً مگر یہ کہ ارادہ کری وقت خریدنی
انکی کی یہ کہ شریک کر لونگا انکو اوسمین تو نہین مکروہ ہی اور اگر کیا یہ تو ہوگا بہتر اور یہ جب ہی کہ ہو تونگر
اور اگر فقیر و مفلس ہے پس واجب کیا ساتہ خریدنی کی پس نہین جائز ہی شریک کرنا اسمین اور اسیطرح
اگر شریک کیا اسمین چہہ کو بعد واجب کرنی اوسکیلیے اپنی لیی نہین گنجایش رکہتا اسلیے کہ اسنی واجب
کیا ہی اوس سب کو واسطے اللہ تعالی کی اور اگر شریک کیا جائز ہوا اور تاوان دیگا چہہ ساتوین
حصون اسکی کا + **مسئلہ** اول وقت قربانی کا بعد فجر دن عید قربان کی ہی اگر گانون مین ہی
اور اگر شہر مین ہو تو اول وقت بعد نماز عید کی یعنی بعد اسبق نماز عید کی پس اگر قربانی کر لی بعد نماز
شہر والوکے پہلے نماز عیدگاہ کی یا عکس اسکے تو جائز ہی استحساناً کہا شمس الائمہ حلوائی نی کہ یہ اس

سو یمین ہی کہ جب قربانی کری وہ شخص کہ اس فریق مین سی ہو کہ جو نماز پڑہ چکی تھی اور اگر قربانی کری وہ شخص
کہ اس فریق مین سی تہا کہ جنہون نی نماز نہین پڑہی تہی تو نہین جائز ہو گی قربانی اسکی اور زعفرانی مین لکہا ہی
کہ جب قربانی کی ایک شخص نی اس جانب مین سی کہ نماز پڑہی گئی تہی اوسمین یا جانب دوسری سی جائز ہو گی
انتہی ۔ اور پہلی خطبی کی قربانی کرنی جائز ہی لیکن بعد اوسکی اولی ہی اور اگر امام نی نماز پڑہی اور خطبہ نہ پڑہا
تو جائز ہی ذبح کرنا قربانی کا اور اگر نماز بسبب کسی عذر کی یا بلا عذر اول روز مین نہ پڑہین تو وقت قربانی کا
بعد گذرنی وقت نماز عید کی ہی یعنی بعد ڈہلنی آفتاب کی اور پہلی اس سی جائز نہین ہو گی اور جائز ہو گی دوسری
دن اور تیسری دن پہلی نماز کی بہی اسلیئی کہ نماز ان مین واقع ہوتی ہی قضا نہ ادا اور اخر وقت قربانی کا پہلی غروب
ہونی آفتاب بارہوین کی ہی اور وقت مستحب گانون والون کی لیی بعد طلوع ہونی آفتاب روز عید کی ہی اور شہر
والون کی لیی بعد خطبہ کی اور اگر شک ہو قربانی کی دنمین تو مستحب ہی کہ نہ تاخیر کری قربانی مین تیسری دن تک
اور اگر تاخیر کی تو مستحب ہی یہ کہ نہ کہاوی اسمین سی بلکہ للہ دیدی سب اور للہ دی زیادتی کہ درمیان مذبوح
اور غیر مذبوح کی ہی یعنی مثلاً ذبح کیا ہوا بارہ آنہ کا ہی اور بغیر ذبح کیا ہوا ایک روپی کا تو چار آنہ اس
گوشت کی ساتہ للہ دی اسلیئی کہ اگر واقع ہوا یہ غیر وقت اسکی مین تو عہدہ برآ نہین ہو گا مگر ساتہ اسکی مسئلہ
ایام نحر کی تین ہین اور ایام تشریق کی بہی تین اور سب گذر جاتی ہین چار دنمین پہلا دن نحر کا ہی اور آخر
دن تشریق کا اور بیچ کی دو دن نحر اور تشریق کی ہین اور قربانی کرنی ایام نحر مین افضل ہی تصدق کرنی قیمت
اوسکی سی اسلیئی کہ قربانی واقع ہو گی واجب یا سنت اور تصدق نفل محض ہی کذا فی الہدایہ مسئلہ
اعتبار اخیر وقت کا ہی واسطی فقر اور غنا اور ولادت اور موت کی یعنی اگر آخر روز بارہوین کی غنی فقیر ہو گیا واجب
نہین قربانی اوسپر اور اگر فقیر غنی ہو گیا واجب ہوئی اور اگر بچہ پیدا ہوا اخیر روز مین واجب ہو گی قربانی اوسکی
طرفسی بموجب قول بعض کی اور اگر مر گیا اخیر روز مین واجب نہین رہا اوسکی ذمہ مسئلہ اول روز یعنی
عید کا دن افضل ہی قربانی کی لیی مسئلہ مکروہ تنزیہی ہی قربانی کرنی رات کو مسئلہ اگر فوت ہوا
وقت قربانی کا پہلی ذبح کرنی اسکی کی تو لازم ہو گا تصدق کرنا اوس جانور کا زندہ اگر نذر مانا ہو گا وہ یعنی

اسکی ملک مین مثلاً ایک بکری تہی اسنی کہا کہ لازم کیا مین نی اپنی پر واسطے اللہ کی کہ قربانی کرونگا اس بکری کو اور
وقت گذر گیا پہلے ذبح کرنی کی تو تصدق کردی اوسکو زندہ برابر ہی کہ نذر کرنی والا فقیر ہو یا غنی اور اگر
ذبح کرڈالا اسکو تو تصدق کری گوشت اوسکا اور اگر ناقص کیا گوشت کو تو تصدق کری قیمت نقصان کی
بہی اور نہ کہاوی نذر کرنی والا اوس سے پس اگر کہایا کچہ گوشت تو تصدق کری قیمت اوس گوشت کی کہ کہایا
اور ایسی ہی فقیر نی جو جانور خرید کیا ہوگا قربانی کرنی کی لیی اوسکا بہی تصدق کرنا لازم ہوگا اور غنی تصدق
کری قیمت قربانی کی خریدی ہو وہ یا نہ خریدی ہو اور مراد قیمت سی قیمت اوس بکری کی ہی کہ کفایت کری قربانی مین
مسئلہ یہ جانور جو اوپر مذکور ہوی قربانی انہین پر جائز ہے سوای اونکی اور جانورون پر مثل ہرن اور مانند
اوسکی کی پر درست نہین اور جو جانور کہ پیدا ہوا ہلی یعنی شہر کی جانور اور وحشی یعنی جنگلی سی تو تابع ہوتا ہی ماں کی
یعنی اگر ماں اہلی ہی تو بچہ بہی اہلی ہی اور اگر ماں وحشی ہی تو بچہ بہی وحشی ہی اور اگر قربانی کری ساتہ ہرنی وحشی کے
کہ ہل گئی ہی لوگو نمین یا ساتہ گای وحشی کی کہ ہل گئی ہے نہین جائز مسئلہ سات آدمیون نی خرید کی ایک گای بچاس درہم کو قربانی کے لیی اور اگر
سات آدمیون نی خرید کین سات بکریان سو درہمون کو تو افضل بکریان ہین مسئلہ دس آدمیون نی
خریدین ایک شخص سی دس بکریان اکہٹی پس کہا بیچنی والی نی کہ بیچین مین نی یہ دس تمہاری ہاتہ ہر بکری دو درم کی
کو پس کہا انہون نی کہ خرید کین ہمنی پس ہوئین دس مشترک انمین اور لی ہر ایک نی انمین سی ایک ایک بکری
اور قربانی کی اپنی طرف سے جائز ہوئی پس اگر معلوم ہوئی انمین سی ایک بکری کلنی پس انکار کیا ہر ایک شریکنی اسکا
کہ لی کانی نہین جائز ہوگی قربانی انکی اسلیی کہ نو بکریان دس آدمیون کی طرف سے نہین جائز مسئلہ جبکہ قیمت
اونٹ اور بکری کی برابر ہو تو بکری افضل ہی اسلیے کہ اسکا گوشت اچہا ہوتا ہی مسئلہ بکری افضل ہی
ساتوین حصہ گای کی سی جبکہ برابر ہون دونون قیمت مین اور گوشت مین اسلیے کہ گوشت بکری کا اچہا ہوتا ہی
اور اگر ہو ساتوان حصہ گای کا زیادہ گوشت مین تو وہی افضل ہوگا اور حاصل اسمین یہ ہی کہ جب دونون
برابر ہون قیمت و گوشت مین تو اچہی گوشت والا ان دونو مین سے افضل ہی اور جبکہ مختلف ہون دونون
گوشت و قیمت مین تو زائد بہتر ہی پس نر کہ بیس درہم کا ہو افضل ہی اوس خصّی سی کہ پندرہ درم کا ہو اور

اگر برابر ہون دونون قیمت مین اور نر زائد ہو گوشت مین تو نر افضل ہی اور گای افضل ہی بیل سی جبکہ برابر ہون
دونون اسلیے کہ گوشت گای کا افضل ہوتا ہی اور گای افضل ہی چھہ بکریون سی جبکہ برابر ہون دونون اور سات
بکریان افضل ہین گای سی کذافی فتاوی قاضی خان اور دنبہ افضل ہی دنبی سی جبکہ برابر ہون دونون گوشت مین
اور قیمت مین اور اگر دنبی زائد ہو قیمت مین یا گوشت مین تو دنبی افضل ہی کذافی الذخیرہ اور بکری افضل ہی بکرے سی
جبکہ برابر ہون دونون قیمت مین اور اونٹنی افضل ہی اونٹ سی کذافی الحاوی اور وہبانیہ مین ہی مادہ افضل ہی نر سی
جبکہ برابر ہون دونون قیمت مین واللہ اعلم مسئلہ اگر بچہ دیا قربانی نی پہلی ذبح کرنی کی ذبح کیا جاوی وہ بہی
ساتہ اوسکے اور بعضون نے کہا کہ یہ اوس مفلس کے حق مین ہی کہ واجب ہوئی قربانی اسپر بسبب واجب کرنی اسکی کی اور
غنی پر نہین لازم ہی ذبح کرنا بچہ کا دن عید کی پس اگر ذبح کیا بچہ کو دن عید کی پہلی ماں سی یا بعد اسکی تو جائز ہوا
اور اگر نہ ذبح کیا اسکو اور للہ دیدیا اسکو زندہ جائز ہوا ایام قربانی مین یہ زعفرانی نی اپنی کتاب مین لکھا ہی اور
ملتقی مین لکھا ہی کہ اگر للہ دیا بچہ کو ایام قربانی مین پس لازم ہی اوسپر تصدق کرنا قیمت اوسکی کا اور اگر بیچ ڈالا بچہ کو ایام قربانی
مین تو للہ دیدی مول اوسکا پس اگر نہ ذبح کیا بچہ کو یہان تک کہ گذر گیے ایام قربانی کی تو لازم ہی اوسپر تصدق
کرنا بچہ کا زندہ اور جبکہ ذبح کری بچہ کو ساتہ ماں کی تو کہاوی ماں کی اور بچہ کی گوشت مین سے اور خلاصہ مین
ابو حنیفہ سی نقل کیا ہی کہ نہ کہاوی بچہ مین سی پس اگر کہاوی تو تصدق کری قیمت اسقدر کی کہ کہایا ہی اور
تصدق کرنا بچہ کا زندہ محبوب تر ہی میری نزدیک * اگر بیچ ڈالی قربانی جائز ہوا اور خرید کری ساتہ قیمت اوسکی کی
اور قربانی اور تصدق کری زیادتی کو کہ درمیان دونون قیمتون کی ہی اور بچہ کی بہی صوف اور بال کترے
مانند دانہ کی ہے اور اگر باقی رہا بچہ اوسکے پاس یہان تک کہ بڑا ہوا اور ذبح کیا اوسکو واسطے سال آیندہ کی
قربانی کی لیے نہین جائز اور لازم ہو گی اوسپر اور قربانی واسطے سال آیندہ کی اور تصدق کری اوسکو ذبح
کیے ہوے کو ساتہ قیمت اسکی کی کہ ناقص ہوئی ہی بسبب ذبح کی اور فتوی اسی پر ہی کذافی الفتاوی قاضی خان
مسئلہ ذبائح ملتقط مین لکھا ہی کہ مکروہ ہی ذبح کرنا بکری گابہن کا جبکہ ہو قریب بیانی کی کذافی
نصاب الاحتساب مسئلہ قربانی کہین چلی گئی یا چوری گئی اور اوسی اور خریدی پہر وہ بہی

بانی تو افضل یہ ہی کہ دونون کو ذبح کری اور اگر پہلی ہی کو ذبح کری جائز ہی اور اسیطرح دوسری کو
ذبح کری تو بھی جائز ہی اگر ہو قیمت اسکی مانند پہلی کی یا زیادہ اس سی اور اگر قیمت اوسکی کم ہی تو ضمان
دی زاید کا یعنی تصدق کری اسکو یہ حکم سبکی لیی ہی غنی ہو یا فقیر اور اگر قربانی خریدی ہوی مرجاوی یا چوری
ہوا وی تو فقیر پر بدلہ اسکا نہین آتا ہی اور تونگر پر واجب ہی **مسئلہ** اگر ارادہ کیا کسی نی قربانی کرنی کا
پس کہا ما تہ اپنا ساتہ ہاتہ قصاب کی ذبح کرنی مین اور مدد کی اوسکی ذبح کرنی مین بسم اللہ کہنی دونون کو
واجب ہی اگر بسم اللہ ایک بہی نہ کہیگا اونمین سی تو حرام ہوگی قربانی **مسئلہ** سات شریکو نمین سی ایک شریک
مرگیا اور کہا اسکی وارثون نی حال انکہ وہ بڑی ہین اور شریکو نکو کہ ذبح کرو اسکو اپنی طرفسی اور اوسکی طرفسی
تو درست ہی اور اگر ذبح کیا باقیون نی بغیر اذن وارثون کی نہین جائز ہوگی کسیکی طرف سی **مسئلہ**
ایک اونٹ یا گای مین کئی شخص شریک ہون اسطرح کہ ایک کو نیت قربانی کی ہو اور ایک کو متعہ کی
اور ایک کو قران کی اور ایک کو عقیقہ کی یا اور نفل کی یا واجب کی تو درست ہی اسلیی کہ سب قربت ہی
مسئلہ خرید کرنا قربانی کا دس درہم کو اولی ہی تصدق کرنی ہزار درہم کی سی **مسئلہ** قربانی
کرنی مرغی اور مرغا غنی پر ایام قربانی مین اوس شخص سی کہ نہین ہی قربانی اوس پر بسبب مفلسی کی واسطی مشابہت
قربانی کرنیوالون کی مکروہ ہی اسلیی کہ یہ رسوم مجوس سی ہی **مسئلہ** مستحب ہی یہ کہ ہو قربانی فربہ اور اچہی
اور بڑی اور افضل یہ ہی کہ ہو دنبہ ابلق خصی اور ہو آلہ ذبح کا تیز لوہی کا اور مستحب ہی یہ کہ ٹہہر جاوی بعد
ذبح کی تا ٹہنڈا ہو جاوی جانور اور نکل جاوی جان اوسکی تمام بدن مین سی اور مکروہ ہی یہ کہ قربانی کر کر
پوست اوتاری پہلی ٹہنڈا ہونی کی **مسئلہ** مستحب ہی یہ کہ کہاوی اپنی قربانی مین سی اور کہلاوی اپنی
غیر کو اونمین سی **مسئلہ** مستحب ہی یہ کہ نہ ناقص کری صدقہ تہائی سی چاہیی یون کہ تین حصہ کری
قربانی کی گوشت کو ایک حصہ فقیرون کو دی اور ایک حصہ بطور تحفہ کی بہیجی اگرچہ نوکرون اور اپنو نکو ہو اور
ایک حصہ آپ اور عیال اوسکی کہاوین اور عنایہ مین لکہا ہی کہ دیوی اسمین سی جسکو چاہی خواہ غنی ہو یا فقیر
یا مسلم ہو یا ذمی انتہی اور اگر سب للہ دیدی جائز ہی اور اگر سب رکہنی دی اپنی لیی تو بہی جائز ہی اور بہیجنا

اوسکو یہ کہ ذخیرہ کر رکہی اپنی لیی زیادہ تین دن سی مگر یہ کہ کہلا دینا اور للہ دیدینا اسکا افضل ہی مگر یہ کہ ہو
وہ شخص عیالدار و مفلس تو اوسکے لیی افضل یہ ہی کہ للہ نہ دی اور اپنی عیال ہی کو دی کذا فی البدائع اگر واجب
کری قربانی کو ساتہ نذر کی تو نہین جائز ہی اوسکی کرنی والی کو کہاوی اوسمین سے آپ کچہہ اور نہ یہ کہ کہلاوی
غنی کو برابر ہی کہ نذر کرنیوالا غنی ہو یا فقیر ایک شخص کی نو شخص ہین عیال مین سے اور دسوان آپ ہی پس
قربانی کی اوسنی دس بکریان اپنی طرفسی اور اپنی عیال کی طرفسے اور نہین نیت کی ایک بکری معین کی بکری
نیت کی دس کے اپنی طرفسی اور اونکی طرفسے جائز ہی استحساناً اور مستحب ہی یہ کہ ذبح کری اپنی ہاتہ سی قربانی کو
اگر اچہی طرح ذبح کر سکتا ہی اسلیے کہ اولی طاعت مین یہ ہی کہ آپ متولی ہو اور اگر آپ اچہی طرح ذبح نہین
کر سکتا ہی تو حکم کری اور کو ذبح کرنیکا اور آپ کہڑا رہی سامنی اوسکے اور مستحب ہے یہ کہ مول لیکر باندہ رکہی
قربانی پہلے ایام نحر کی اور پٹہ ڈالی اوسکی گلی مین اور جہول اڑہاوی اوسکو اور ہانک کر لیجاوی ذبح کی جگہہ
سہولیت سی نہ سختی سی اور نہ کہینچے اوسکو ساتہ پاؤن اوسکی کی طرف ذبح کی جگہہ کی اور جبکہ ذبح کری اوسکو
للہ دیدی جہول اور پٹا اوسکا **مسئلہ** مکروہ ہی یہ کہ ذبح کری قربانی کو کتابی اگرچہ جائز ہی ذبح کرنا کتابی کا
مگر تقرب مین اوسکو شریک نکرنا چاہیی اور اگر مجوسی سی ذبح کراوی تو نہین جائز **مسئلہ** تصدق کری
پوست قربانی کا یا بنالیوی اوسکی کوئی چیز مانند تہیلی یا موزہ یا پوستین کے یا خریدی ساتہ اوسکی وہ چیز کہ منتفع ہو
اوس سے باوجود بقا اوسکی کی مانند چہلنی اور مانند اوسکی کی اور نہ خریدی عوض اوسکی وہ چیز کہ نہ منتفع ہو ساتہ
اوسکی مگر بعد استہلاک یعنی فنا ہو جانی کی مانند سرکہ اور دراہم اور گوشت وغیرہ کی پس اگر بیچا جاوے
گوشت یا پوست عوض چیز مستہلک کی تو تصدق کردی اوسکو اور فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی کہ گوشت
قربانی کا بمنزلہ جلد کی ہی بموجب صحیح روایت کی یہان تک کہ نہ بیچی اوسکو عوض اوس چیز کی کہ نہ منتفع ہو سکے
ساتہ اوسکی مگر بعد استہلاک اوسکی کی مانند گوشت اور غلہ کی اور اگر بیچی گوشت و پوست کو بدلی درہم کے
للہ دینی کی لیی تو جائز ہے کذا فی التبیین وہکذا فی الہدایہ والکافی اور نہین حلال ہی بیچنا اوسکی چربی اور سری
پای اور صوف اور بال اور دودہ کا کہ دوہا ہو بعد ذبح کرنی اوسکی کے عوض اوس چیز کے کہ نہ ممکن ہو انتفاع

ساتھ اوسکی مگر ساتھ استہلاک عین اوسکی کی قسم دراہم اور دنانیر اور کہانی پینی کی چیزون سے انتہی مسئلہ
نہ دیوی مزدوری قصاب کو قربانی مین سے مسئلہ اگر خریدی بکری قربانی کی لیی تو مکروہ ہی انتفاع
اوٹھانا اوسکی دودہ سے اور کاٹنا اوسکی صوف کا پہلی ذبح کرنی کی انتفاع کی لیی اسواسطے کہ معین کیا ہی اوسکو
قربت کی لیی پس نہین حلال ہی اوسکو انتفاع اوٹھانا ساتھ کسی چیز کی اجزا اوسکی سے پہلی قائم کرنی قربت کی
اوسمین جیسا کہ نہین حلال ہی اوسکو نفع اوٹھانا ساتھ گوشت اوسکی کی جبکہ ذبح کرڈالی اوسکو پہلی وقت
اوسکی کی اور صحیح یہ ہی کہ مفلس اور تونگر دودہ کی دوہنی مین اور صوف کی کاٹنی مین برابر ہین پس اگر دوہی دودہ
اوسکا پہلی ذبح کرنی کی یا کاٹی صوف اوسکا تو تصدق کرے اوسکو اور نفع اوٹھاوی اوس سے اور جسوقت کہ
ذبح کری اوسکو اوسکی وقت مین تو جائز ہی اوسکو یہ کہ دوہی دودہ اوسکا اور کاٹی صوف اوسکا اور نفع
اوٹھاوی اوس سے اسلیے کہ قربت قایم کی گئی ساتھ ذبح کی اور انتفاع بعد قایم کرنی قربت کی مانند کہانی کی ہی
اور اگر ہو اوسکے تہنونمین دودہ اور خوف ہو تہنونکی پہٹ جانی کا تو چہڑکی اوسپر پانی ٹھنڈا پس اگر کم ہو جاوی
دودہ تو فبہا والا دودہ کو للہ دیدی مسئلہ اگر خریدی گای دودہ کی اور واجب کی قربانی اسکی
پہر حاصل کیا مال اوسکی دودہ سے تو للہ دی مثل اوس چیز کی کہ حاصل کیا اور تصدق کری اوسکی گوبر کو اور اگر چارہ
کہلاتا ہی اوسکو تو جو کچہ کہ کماوی اوسکی دودہ سے یا نفع اوٹھاوی اوسکی گوبر سے پس جائز ہی اوسکو اور نہ للہ
دی کچہ اور نہ سوار ہو قربانی کی جانور پر اور نہ لادی اوسپر کچہ پس اگر کری یہ اور اسمین نقصان آجاوی تو للہ دیوی
بقدر نقصان کے اور نہ کرایہ کو دیوی اوسکو پس اگر کرایہ کو دیوی تو تصدق کردی کرایہ اوسکا مسئلہ قربانی
کرنی والا میت کی طرفسی قربانی کرنی والا ہی اپنی طرفسی لیکن تصدق کری اوسکی طرفسے گوشت اوسکا اور فتوی
اوسپر کہ یہ جایز ہی مسئلہ اگر ذبح کری قربانی غیر اپنی کی بغیر امر اوسکی کی تو جائز ہی اور اگر از راہ غلطی کے
آپسمین ایک دوسرکی قربانی ذبح کرڈالی تو درست ہی اور ضمان یعنی تاوان نہین آتا لیکن آپسمین ایک دوسرے سے
بخشوالین اور اگر تنازع کرین دونون آپسمین تو ضمان دی ہر ایک دوسرکو قیمت گوشت اوسکی کی اور تصدق
کردین اسکو مسئلہ اگر امام ازراہ غلطی کی دن عرفہ کی نماز پڑہی اور قربانی کرین لوگ پہر ظاہر ہو کہ عرفہ ہی تو

اعادہ نماز اور قربانی کا سب پر لازم ہی بخلاف اوسکی کہ گواہی سی ثابت ہی تو ہو اس صورت مین اعادہ لازم نہین

مسئلہ مستحب ہی کہ موہنہ قربانی کا قبلہ کی طرف کری وقت ذبح کرنی کی اور چھری تیز کرلیوی پہلی لٹانی جانور کے اور لٹا کر تیز کرنا اسکا مکروہ ہی اور اسیطرح مکروہ ہی پانون کہینچ کر لیجانا اوسکا ذبح کی جگہ او سر اوسکا ذبح کرنی مین جدا کرنی کہ مکروہ ہی اور ذبح حلق کی طرف سے کری اور وقت ذبح کی کاٹی جاوین چار رگین حلقوم اور مری اور دو شہ رگ اور اگر اونمین سی تین ہی کٹ جاوینگے تو حلال ہو جائیگا پس اگر کوئی گدی کی طرف سی ذبح کری اور پہلی کٹنی رگون حلق کی وہ جانور مرجاوی تو حرام ہی اور اونکی کاٹنی تک زندہ رہی حلال ہی لیکن گدی کی طرف سی ذبح کرنا مکروہ ہی مسئلہ اگر اونٹ یا گای قربانی کی تہہ مین بہاگ جاوی اور پکڑنا اونکا ممکن نہو تو مالک اوسکا تیر ماری بہ نیت ذبح کرنی قربانی کی جائز ہی در المختار و ملتقی وطحطاوی اور عالمگیری و مغنی * ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ ذَبَحَهُمَا بِیَدِهٖ وَسَمّٰی وَکَبَّرَ قَالَ رَاَیْتُهٗ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰی صِفَاحِهِمَا وَیَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ * قربانی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ دو دنبون ابلق سینگدار کی یعنی دراز تہی سینگ یا لوٹی نہ تہی ذبح کیا اونکو ساتہہ ہاتہہ اپنی کی اور بسم اللہ کہی اور تکبیر کہی کہا انسؓ نے کہ دیکھا مین نے حضرتؐ کو کہ رکہی ہوی تہی قدم اپنا اوپر پہلو یا کلہ اونکی کی اور کہتی تہی بسم اللہ واللہ اکبر نقل کی یہ بخاری مسلم نی ف مستحب ہے کہ قربانی اپنی ہاتہہ سی ذبح کری جو کہ جانتا ہو آداب ذبح کی والا حاضر رہی وقت ذبح کی اور اور ذبح کری اور اللہ کا نام لینا وقت ذبح کی شرط ہی ہماری نزدیک پس اگر قصداً ترک کری تو وہ جانور حرام ہوتا ہی اور بہول کر اللہ کا نام نہ لی تو حلال ہی اور تکبیر کہنی مستحب ہی سبکی نزدیک اور فرماتے بسم اللہ واللہ اکبر اسمین اشارہ ہی اسپر کہ لفظ واللہ اکبر و او سمیت کہنا افضل ہی اور مکروہ ہی وقت ذبح کی اور درود پڑہنا نزدیک جمہور کی سوای امام شافعی کی کہ اونکی نزدیک سنت ہی ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِکَبْشٍ اَقْرَنَ یَطَاُ فِیْ سَوَادٍ وَیَبْرُکُ فِیْ سَوَادٍ وَیَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ فَاُتِیَ بِهٖ لِیُضَحِّیَ بِهٖ قَالَ یَا عَائِشَةُ هَلُمِّی الْمُدْیَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِیْهَا

بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ اَخَذَهَا وَاَخَذَ الْكَبْشَ فَاَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ
مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ * اور روایت ہی حضرت
عائشہ رضؓ سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتہ لانی دنبہ سینگدار کی کہ چلتا ہو سیاہی مین یعنی پانون
سیاہ ہون اور بیٹہتا ہو سیاہی مین یعنی سینہ اور پیٹ سیاہ ہو اور دیکہتا ہو سیاہی مین یعنی آنکہون کی گرد
سیاہی ہو پس لایا گیا حضرتؐ کی پاس ایسا دنبہ تا کہ قربانی کرین ساتہ اوسکی فرمایا ای عائشہؓ لی آ تو چہری پہر
فرمایا کہ تیز کر اوسکو ساتہ پتہر کی پس تیز کی مینی پہر لیا چہری کو اور پکڑا دنبی کو پس لٹایا اوسکو پہر ارادہ کیا ذبح
کرنی اوسکی کا پہر کہا بسم اللہ آخر تک یعنی ذبح کرتا ہون ساتہ نام اللہ کی یا الہی قبول کر محمدؐ سی اور آل محمدؐ سی
اور امت محمدؐ سی پہر قربانی کی ساتہ اوسکی نقل کی یہ مسلم نی ف تیز کرا اوسکو اس سے معلوم ہوا کہ تیز چہری سی
جانور کو ذبح کری اور مکروہ ہی تیز کرنا چہری کا سامنی اوس جانور کی کہ ذبح کیا جاہتا ہو اوسکو اسلیی کہ حضرت
عمرؓ نی مارا ساتہ درہ کی ایک شخص کو کہ کیا اوسنی یہ اور مکروہ ہی ذبح کرنا جانور کا سامنی دوسرے جانور کے
اور حضرتؐ نی جو اسطرح کہکر ذبح کیا تو مراد اس سے شریک کرنا ہی ثواب مین امت کو نہ یہ کہ قربانی سبکی طرف سے
کی اسلیی کہ قربانی کرنا ایک دنبہ یا بکری کا کئی کیطرف سی درست نہین * ع كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتی اور نحر کرتی عیدگاہ مین
نقل کی یہ بخاری نی * ف ذبح کہتی ہین بکری اور مانند اوسکی کی گلا کاٹنی کو چہری یا مانند اوسکی سے
اور نحر کہتے ہین نیزہ مارنی کو اونٹ کی سینہ مین اور بکری اور مانند اوسکی کو ذبح کرنا اولی ہی اور اونٹ کو
نحر کرنا اولی ہی اور افضل ہی کرنا قربانی کا عیدگاہ مین * قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَقَرَةُ
عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ * فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی گائے
سات کیطرف سے کفایت کرتی ہی اور اونٹ سات کیطرف سے نقل کی مسلم اور ابوداود نی * قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ ذبح کرو مگر مسنہ کو مگر یہ کہ دشوار ہو تم پر مسنہ پس ذبح کرو جذعہ دنبہ

یا بھیڑی نقل کی یہ مسلم نی ف شرح اس حدیث کی تفصیل رکھتی ہی بیان اسکا موجب مذہب حنفی کی
یہ ہی کہ مسنہ اونٹونمین وہ ہی کہ پوری پانچ برس کا ہو کر چھٹی مین شروع ہو اور گای بیل بھینس مین مسنہ
وہ ہی کہ دو برس کا پورا ہو کر تیسری مین شروع ہوا ہو اور بکری اور دنبہ اور بھیڑ مین وہ ہی کہ ایک برس کا
پورا ہو کر دوسرین مین شروع ہوا ہو پس ان سب اقسام مین مسنہ ہونا شرط ہی قربانی کی لیی مگر دنبہ او بھیڑ کا اگر جذعہ بھی ہو درست ہی اور جذعہ
اوسکو کہتی ہین کہ چھہ مہینی سی زیادہ ہو اور برس روزسی کم اور کہا بعضون نی کہ یہ اسی صورتمین درست ہی کہ
وہ ہو ایسا کہ اگر مسنون مین ملجاوی تو مشتبہ ہو دیکھنی والی پر دور سے کہ وہ مسنہ ہی اور اگر چھوٹا اور دبلا ہو
تو نہین درست اور اس حدیث کی ظاہر عبارت سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر مسنہ بہم نہ پہونچی یا قیمت
اوسکی میسر نہو تو جذعہ درست ہی اور نہین تو نہین لیکن فقہا کی نزدیک یہ محمول ہی استحباب پر یعنی
مستحب یون ہی کہ اگر مسنہ بہم پہونچی تو جذعہ نکری اور اگر بہم نہ پہونچی تو کری پس اگر میسر ہوتی ہوی بھی
جذعہ کریگا تو درست ہی ع ح بہ عن جابر قال ذبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الذبح
کبشین اقرنین املحین موجوئین فلما وجہہما قال انی وجہت وجہی للذی
فطر السموات والارض علی ملۃ ابراہیم حنیفا وما انا من المشرکین ان
صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت
وانا من المسلمین اللہم منک ولک عن محمد وامتہ بسم اللہ واللہ اکبر ثم ذبح
رواہ احمد وابو داود وابن ماجۃ والدارمی + روایت ہی جابر سی کہ کہا ذبح کیی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی دن عید قربان کے دو دنبی سینگدار ابلق خصی پس جبکہ روبقبلہ کیا اونکو کہا تحقیق مین
متوجہ کرتا ہون مونہہ اپنا واسطے اوسکی کہ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو در حالیکہ اوپر ملت ابراہیم کی ہون کہ وہ
توحید کرنی والی ہین اور نہین ہون مشرکون سے تحقیق نماز میری اور تمام عبادتین میری اور زندگانی میری اور
مرنا میرا اللہ ہی کی لیی ہی کہ پروردگار عالمونکا ہی نہین کوئی شریک اسکا اور ساتھ اسی کی حکم کیا گیا ہون مین
اور مین مسلمانونسے ہون یا الہی یہ قربانی تیری ہی عطا سی ہی اور تیری ہی رضا کی لیی ہی قبول کر محمد سی اور

امت اوسکی سی ذبح کرتا ہون ساتہ نام اللہ کی اور اللہ بہت بڑا ہی پہر ذبح کیا نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد
اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف مراد خصّی سی وہ ہی کہ بیضی اوسکی کوٹ کر شہوت کہو دیتی تہی یہ داخل
نقصان کے نہین بلکہ ایسا خصّی فربہ ہوتا ہی اور گوشت اوسکا لذیذ ہوتا ہی اور محمد سی اور امت اونکی سی
یہ مشارک یا تو محمول ہی ثواب پر یعنی حضرت نی ثواب قربانی اپنی کی مین امت کو بہی شریک کیا یا محمول
حقیقت پر ہی پس اس صورت مین یہ خصائص حضرت کی سی ہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ ایک دنبہ حضرت نی اپنی
طرفسے کیا اور ایک امت ضعیف کی طرفسے اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی قربانی کرنی اپنی ہاتہ سے
اگر قادر ہوا سپر اگرچہ عورت ہو ع + وَعَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَیْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَا نُضَحِّیَ بِمُقَابَلَۃٍ وَلَا مُدَابَرَۃٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا
خَرْقَاءَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی حضرت
علی رض سی کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ خوب دیکہین ہم قربانی کی آنکہہ اور کان کو
کہ اوسمین ایسا نقصان نہو کہ سبب اوسکی قربانی درست نہو اور یہ کہ نہ قربانی کرین ہم ساتہ اوس جانور کے
کہ پہٹا ہو کان آگی سی یا پیچہی سی ورنہ اوس جانور کو کہ اوسکی کان چری ہون درمیان مین سے یا پہٹی ہون
گول نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نی ف بیان آنکہہ کی نقصان کا آگی آویگا اور کان کی
نقصان کا بیان یہ ہی کہ نہین جائز ہی نزدیک امام شافعی کی قربانی کرنی ساتہ اوس جانور کی کہ کٹا ہو تہوڑا سا
کان بہی اوسکا اور نزدیک ابی حنیفہ رح کی جائز ہی اگر کٹا ہو کم آدہی سی کہا طحطاوی نی کہ عمل کیا امام
شافعی رح نی اس حدیث پر اور رجوع کیا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نی کہا وہ خوب بات ہی اسلیے کہ حاصل ہو جاتی ہی
ساتہ اوسکی تطبیق درمیان اس حدیث کی اور حدیث قتادہ کی کہ کہا سنا مین نے ابن کلیب کو کہ کہا سنا مین نے
حضرت علی رض سی کہ فرماتی تہی منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عضباء القرن اور الاذن سی
کہا قتادہ نی کہ کہا مین نے سعید بن مسیب سے کہ کیا ہی عضباء الاذن کہا وہ کہ کٹا ہو جسکا آدہا کان یا آدہی سے
زیادہ انتہی اور حاصل مذہب حنفی کا یہ ہی کہ نہین جائز ہی قربانی کرنی ساتہ جانور کان کٹی کی کہ کٹا ہو

یا اکثر یعنی آدہی سے زیادہ اور جسکا آدہا کٹا ہوا وسمین اختلاف ہی کہ بعضون کی نزدیک جائز ہی اور بعضون کے
نزدیک نہین جایز ہی اور جایز ہی مقابلہ یعنی جسکے کان آگی سی پہٹی ہون اور اسیطرح مدابرہ یعنی جسکے کان
پیچھی سی پہٹی ہون اور اسیطرح شرقا کہ جسکے کان بیچ مین سی دراز پہٹی ہون لیس نہین اسطرحکی جانور نکی
قربانی کرنی سی تنزیہی ہی یعنی اولی یہ ہی کہ ایسی جانور قربانی نکری اور یہی خرقا کی قربانی کرنی ہی یعنی جسکی
کانمین گول سوراخ ہو محمول ہی کثیر پر یعنی بسبب سوراخ کی آدہی سی زیادہ کان اوڑ گیا ہو اوس سے
منع فرمایا ع و عن علی قال نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّضَحِّیَ بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ
وَالْاُذُنِ رَوَاہُ اِبْنُ مَاجَۃَ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ قربانی کرین ہم ساتہ سینگ
ٹوٹی کی اور کان کٹی کی نقل کی یہ ابن ماجہ نی ف مذہب امام ابو حنیفہ رحم کی مین جائز ہی قربانی کرنی ساتہ
اس جانور کی کہ سینگ نہون یا ٹوٹی ہون یا خول اوتر گیا ہو اونکا پس اس حدیث مین ہی تنزیہی ہی اور بیان
کان کٹی کا اوپر ہو چکا ع و عن البراء قال سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاذَا یُتَّقٰی مِنَ الضَّحَایَا
فَاَشَارَ بِیَدِہٖ فَقَالَ اَرْبَعًا اَلْعَرْجَاءُ الْبَیِّنُ ظَلْعُہَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَیِّنُ عَوَرُہَا وَالْمَرِیْضَۃُ
الْبَیِّنُ مَرَضُہَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِیْ لَا تُنْقِیْ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ
وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا جانور لایق
قربانی کی نہین پس اشارہ کیا حضرتؐ نی ساتہ اونگلیون ہاتہ اپنی کی اور فرمایا چار لنگڑا کہ ظاہر ہو لنگڑا پن
اوسکا یعنی جو کہ چل نہ سکی اور کانا کہ ظاہر ہو کانا پن اوسکا یعنی ایک آنکہ سی بالکل نہ دکہائی دی یا آدہی سے
زیادہ بینائی نہو اور بیمار کہ ظاہر ہو بیماری اوسکی یعنی جو کہ گہانس نہ کہا سکی اور دبلا کہ نہو گودا ہڈیون مین
نقل کی یہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف فقہا کے حنفیہ نی
جن جن جانور ونپر قربانی کرنی جائز اور غیر جائز لکہی ہی وہ سب معتبر کتابون سے لکہی جاتی ہین اگرچہ بعضی
اوپر ذکر ہو چکی ہین تا معلوم کرنا اونکا آسان ہو جائز ہی قربانی کرنی بہیڑکے اور پشم اور بال کتری ہوی پر اور
بغیر سینگ کے اور سینگ ٹوٹی پر اور اگر ٹوٹ جاوین سر تک یون کے مانند گہٹنو اور کہیتون کے تو نہین جائز قربانی دبیر اور

جائز ہی دیوانہ پر تب بلکہ نہ منع کری دیوانہ پن چرنی سی اور اگر منع کری چرنی سی تو نہین جائز اور جائز بھی
خصی پر بلکہ اولی ہی اور جائز ہی خارشتی فربہ پر پس اگر دبلا ہو تو نہین جائز اور نہین جائز اندہی پر اور کانی پر اور ایسی دبلی پر
کہ نہ گودا ہو اوسکی ہڈیون مین اور ایسی لنگڑی پر کہ نہ جاسکی ذبح کی جگہہ تک اور بزازیہ مین ہی کہ نہین جائز وہ
لنگڑا کہ چلے تین پانوسے اور نہ رکہی چوتہا پانون زمین پر اور نہین جائز ہاتہ کٹا اور پانون کٹا اور اسیطرح
جسکے عضو خلقی نہو اسیپر بہی نہین جائز اور نہین جائز وہ کہ جسکی دونون کان کٹی ہون یا چکتی یا دم بالکل
کٹی ہو اور نہ وہ کہ جسکا ایک کان کٹا ہو اور نہ وہ کہ اوسکی ایک ہی کان ہو خلقی اور نہین جائز وہ کہ
جاتی رہی بینائی آدہی سی زیادہ یا آدہی سی زیادہ دم یا چکتی یا کان جاتا رہی اور ان اعضا مین سی اگر
آدہی نہون تو دو روایتین ہین اوسمین اور اگر آدہی سی کم نہون تو جائز ہی قربانی اوسپر اور بعضون نے کہا
کہ اگر تہائی سی زیادہ یہ چیزین نہون تو نہین جائز اور تہائی یا کم تہائی سی نہون تو جائز ہی اور یہی صحیح ہی
اور اسیپر فتوی ہی کذا فی فتاوی قاضی خان اور بعضون نی کہا کہ اگر تہائی نہون تو نہین جائز اور پہچانا جاتا ہے
جاتی رہنا قدر نصف یا تہائی بینائی کا اسطرح کہ بند کی جاوی آنکہہ عیب دار بعد بہوکا رکہنی بکری کے
ایکدن یا دو دن تک پہر نزدیک لیجاوی گہانس طرف اوسکی قلیل قلیل پس جبکہ دیکہی اسکو ایک
جگہہ سی نشان کردی اوس جگہہ پر پہر بند کیجاوی اوسکی آنکہہ تندرست اور قریب کری گہانس طرف
بکری کی قلیل قلیل یہان تک کہ جب دیکہی اوسکو ایک جگہہ سی نشان کردی اوس جگہہ پر پہر ناپی اس
مسافت کو کہ مابین علامت پہلی اور دوسری کی ہی پس اگر ہو درمیان اون دونون کی تہائی تو گئی
ہی تہائی اور باقی رہی ہی دو تہائی اور اگر ہو نصف تو گئی ہی نصف اور نہین جائز وہ جانور کہ دانت
نہون اوسکی اور کفایت کرتا ہی باقی رہنا اکثر دانتون کا اور بعضون نی کہا باقی رہنا اون دانتون کا کہ
گہانس کہاتا ہو اونسے پس اگر گہانس کہاتا ہو تو جائز ہی اور نہین تو نہین اور یہی صحیح ہی اور نہین جائز وہ
کہ کان اوسکی خلقی نہون پس اگر اوسکی کان چہوٹی ہون خلقی تو جائز ہی اور نہین جائز وہ کہ کٹی ہون سرا کی
تہنون کی یا خشک ہوگئی ہون تہن اور نہ ایسا بیمار کہ گہانس نہ کہا سکی اور نہ وہ کہ ناک کٹا ہو اور نہ وہ

کہ چلتی اوسکی خلقی نہو اور نہ ساتہ خنثی کی اسلیے کہ گوشت اوسکا گلتا نہین اور نہ وہ نجاست خور کہ سوای
نجاست کی اور کچہ نہ کہاتا ہو اور نہ وہ کہ علاج کی گئی یہانتک کہ منقطع ہوگیا ہو دودہ اسکا اور اگر خریدا جانور
صحیح سالم پہر عیب دار ہوگیا ساتہ ایسی عیب کے کہ قربانی اوس سے درست نہین پس اسپر قائم کرنا غیر اوسکی کا ہی
جگہ اوسکی اگر غنی ہو اور اگر فقیر ہو تو کفایت کرتا ہی اوسکو یہ اور اگر فقیر پر واجب کی ہو گی قربانی اپنی پر تو
نہین جائز ہوگی عیب دار اور اسیطرح اگر عیب دار ہو وقت خریدنی کی بسبب واجب ہونی قربانی کی
اسپر بخلاف غنی کی کہ اوسپر واجب ہی اور مقابلی وغیرہ کا بیان اوپر ہو چکا اور جائز ہی قربانی کرنی
ساتہ ذکر کٹی ہوی کی کہ عاجز ہو جماع سی اور ساتہ اوسکی کہ کہانسی ہو اوسکو اور ساتہ اوسکی کہ بچہ
نہوتا ہو اوسکی بسبب بڑی عمر کی اور ساتہ داغی ہوی کی اور ساتہ اسکی کہ نہ اوترتا ہو دودہ اوسکی
بغیر علت کی اور ساتہ اوسکی کہ بچہ رکہتی ہو اور ساتہ اوسکی کہ چہوٹی ہو خلقت اوسکی مشابہ دم کی اور کہا
عمر بن حافظ نے کہ اگر کٹی ہو زبان زیادہ تہائی سے تو نہین جائز قربانی اسپر اور تاتارخانیہ مین لکہا ہے
کہ اگر زبان کٹی ہوئی ایسی ہو کہ گہانس کہانی مین خلل نہین آتا تو درست ہی والا نہین درست اور جسکی
یا دنبہ کی زبان نہو اوسپر قربانی جائز ہی اور گای کی نہو تو نہین جائز اور دنبی اور بکری کی اگر نہو
ایک تہن خلقی یا جاتا رہا ہو بسبب کسی آفت کی تو نہین جائز اور گای اور اونٹنی کی اگر ایک تہن جاتا
رہا ہو تو جائز ہی اور دونون تہن جاتی رہی ہون تو نہین جائز اور بکری کی اگر ایک تہن مین سی دودہ
جاتا رہا ہو تو نہین جائز اسپر قربانی اور اونٹ اور گای کی دو تہنون مین سی جاتا رہا ہو تو
نہین جائز اسلیے کہ اونٹ اور گای کی چار تہن ہوتی ہین اور بعضے مشایخ رحمہم اللہ نے قاعدہ کلیہ
اسکا یہ لکہا ہی کہ جو عیب ناقص کری منفعت کامل کو یا جمال کامل کو تو وہ مانع ہی قربانی سے
اور جو عیب کہ ایسا نہو نہین مانع قربانی سے کذا فی الملتقی و الدر و شرحہ للطحطاوی و الفتاوے
الہندیہ و المغنی اگر لایا جانور ذبح کرنی کی لیے پس تڑپا وہ ذبح کی جگہ مین اور ٹوٹ گیا پانون
اوسکا پہر ذبح کیا اوسکو اوس جگہ کفایت کریگی وہ اوسکو اور اسیطرح اگر چہٹ جاوی گای اوس سے

اور آنکھ زخمی ہو کر جاتی رہی وہ بہی جائز ہی استحساناً اور منقول ہی ابو یوسف سی کہ اگر ہاتہ پانون باندہی قربانی کی ذبح کرنی کی ہی اور ٹوٹ گیا اوسکا کوئی عضو یا کانی ہو گئی پس ذبح کیا اوسکو اوسی دن یا اوسکی دوسری دن تو وہ کفایت کرجاویگی اِی اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرَ سِنِیْنَ یُضَحِّیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ٹھہری رہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں دس برس قربانی کرتی تہی نقل کی یہ ترمذی نی * ف ہر سال وہمیشہ کرنا قربانی کا دلیل ہی اوسکی واجب ہونی پر * ع قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَفْرِهُوْا ضَحَایَاکُمْ فَاِنَّہَا مَطَایَاکُمْ عَلَی الصِّرَاطِ رَوَاہُ الْفِرْدَوْسُ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قوی کرو تم اپنی قربانیونکو یعنی ساتہ دینی خوراک کی اچہی طرح اسلیے کہ وہ سواریان تمہاری ہونگی پل صراط پر نقل کی یہ فردوس نے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَہٗ سَعَۃٌ وَلَمْ یُضَحِّ فَلَا یَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْحَاکِمُ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسکو ہو فراغت اور وہ قربانی نکری تو نہ نزدیک ہو ہماری عیدگاہ کی نقل کی یہ ابن ماجہ اور حاکم سنے ف غنی مذکور پر قربانی کرنی واجب ہی پس اوسکے حق مین یہ غصہ فرمایا کہ جو ایسا ہو کر قربانی نکری تو وہ ہماری عیدگاہ کی پاس بہی نہ پہٹکے * قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَفْضَلَ الضَّحَایَا اَغْلَاہَا وَاَسْمَنُہَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق قربانیوں مین بہتر وہ قربانی ہی کہ بہت گران قیمت ہو اور بہت فربہ ہو نقل کی یہ احمد اور حاکم نے وَعَنْ اَبِی الْاَسَدِ السُّلَمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ کُنْتُ سَابِعَ سَبْعَۃٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَمَرَنَا نَجْمَعُ لِکُلِّ رَجُلٍ مِنَّا دِرْہَمًا فَاشْتَرَیْنَا اُضْحِیَّۃً بِسَبْعَۃِ دَرَاہِمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ غَلَیْنَا بِہَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَفْضَلَ الضَّحَایَا اَغْلَاہَا وَاَسْمَنُہَا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخَذَ رَجُلٌ بِرِجْلٍ وَرَجُلٌ بِرِجْلٍ وَرَجُلٌ بِيَدٍ وَرَجُلٌ بِيَدٍ وَرَجُلٌ بِقَرْنٍ وَرَجُلٌ بِقَرْنٍ وَذَبَحَهَا السَّابِعَةُ وَكَبَّرْنَا جَمِيْعًا رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی ابی اسد سلمی سی کہ نقل کیا اپنی باپ سی اور اوسی نقل کی ابی اسد لی واد اسی کہ کہا تہا میں ساتوان سات شخصون کا ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا پس حکم کیا حضرت نی ہمکو پس جمع کی واسطے ہر آدمی کی ہم میں سے ایک ایک درہم پہر خریدی ہمنی قربانی سات درہم کی پس کہا ہمنے یا رسول اللہ البتہ تحقیق غالب آئی یہ ہمپر یعنی از بسکہ فربہ اور زبردست ہے ہمسے تہم نہیں سکتے پس فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہتر قربانیون میں وہ ہی کہ گران قیمت ہو اور فربہ ہو پہر حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پکڑا ایک شخص نی ایک پانون اسکا اور ایک شخص نی دوسرا پانون اور ایک شخص نے ایک ہاتہ اور ایک شخص نے دوسرا ہاتہ اور ایک شخص نے ایک سینگ اور ایک شخص نے دوسرا سینگ اور ذبح کیا اوسکو ساتوین نی اور تکبیر کہی ہم سب نے نقل کی یہ احمد نی ف اس سے یہ معلوم ہوا کہ جو ذبح کری قربانی کو اور جو شخص قربانی کی ہاتہ پانون وغیرہ پکڑے ہوی سب تکبیر کہیں اور اپنی استاد مکرم حضرت مولانا اسحق صاحب سی سنا میں نی کہ فرماتی تہی ضرور ہی قربانی کی ٹنگی یا ہاتہ پانون وغیرہ پکڑنی والی کو کہ وہ بہی بسم اللہ کہی اگر نہ کہی تو وہ جانور حرام ہوتا ہی ** باب

ذِكْرِ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ وَتَكْبِيْرَاتِ التَّشْرِيْقِ یہ باب ہی بیچ ذکر نماز عیدین کے اور تکبیرات تشریق کی ف عید مشتق ہی عود سی یعنی پہرنی کے یہ نام اسکا اسلیے رکہا گیا کہ آتی ہی ہر برس میں اور بعضون نی کہا عید اسکا نام اسلیے ہوا کہ اللہ تعالی عود کرتا ہی یعنی متوجہ ہوتا ہی بندون پر ساتہ مغفرت ورحمت کی چنانچہ اسی لیی کہا گیا ہی لیس العید لمن لبس الجدید انما العید لمن امن من الوعید لیس العید لمن تجر بالعود انما العید للتائب الذی لا یعود لیس العید لمن تزین بزینۃ الدنیا انما العید لمن تزود بزاد التقوی لیس العید لمن رکب المطایا انما العید لمن ترک الخطایا لیس العید لمن بسط البساط انما العید لمن جاوز الصراط یعنی نہیں عید اوسکی لیی کہ پہنے نئی

کیرہی عید اوسکی لیی ہے کہ امن مین ہو وعید سی یعنی بری کامون سی باز رہی تالائق رحمت ومغفرت
اللہ تعالی کی ہو اور امن مین ہو عذاب اوسکی ہی اور نہین عید اوسکی لیے کہ خوشبو کری ساتہ عود کے
عید ہی اوسی توبہ کرنیوالی کی لیی کہ پہر گناہ نکری نہین عید اوسکی لیے کہ زینت کری ساتہ زینت دنیا کی عید اوسی کے
لیی ہی کہ تیار کری توشہ تقوی کا نہین عید ہی اوسکی لیی کہ سوار ہو سوار یو پر عید اوسی کی سیے لیے
چہوڑی گناہ نہین عید اوسکی لیی کہ بچہاوی فرش عید اوسکی لیے ہی کہ گذر جاوی پل صراط
سے **مسئلہ** واسطے ہلال رمضان کے گواہی ایک شخص عادل کی اگرچہ بندہ یا عورت
ہو مقبول ہی شرعاً اور واسطے عید الفطر اور عید الضحی کے دو مرد عادل اویا ایک مرد اور دو عورت
کی معتبر ہی بشرطیکہ ابر و غبار ہو اور بیچ حالت نہونی ابر و غبار کے گواہی چاہیے جماعت عظیم کی کو اونکی
خبر سے علم غالب ظن کا حاصل ہو جاوی موافق ظاہر روایت کی اور اس صورتمین بہی غیر ظاہر
الروایت سی گواہی دو مردون عادل کے یا ایک مرد دو عورتون کے مقبول ہی اور باہر
شہر سی اگر ایک مرد نیکبخت خبر دیکہنے ہلال کی دی تو بموجب ایک روایت کی یہ بہی مقبول ہوگی
لذا فی الدر المختار والبحر الرائق **مسئلہ** نماز عید کی نزدیک امام شافعیؒ اور تمام علما کے
سنت موکدہ ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے واجب ہی **مسئلہ** عیدین کی نماز یون
ہی کہ دو رکعتین پڑہی اول تکبیر تحریمہ کہی پہر سبحانک اللھم آخر تک پڑہی پہر تین تکبیرین کہے ہربار
ہاتہ کانون تک اوٹہاوی اور بابین تکبیرون کی ہاتہ چہوڑی رکہی بقدر تین تسبیح کی پہر ہاتہ باندہ کر
اعوذ اور بسم اللہ چپکی سی پڑہکر سورہ فاتحہ اور ایک سورہ اور ساتہ اوسکی پڑہی پکار کر اور مستحب ہے
کہ عیدین مین اور جمعہ مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک پڑہی پہر رکوع وسجود کری اور جب دوسری
رکعت شروع کری تو ابتدا ساتہ قراۃ کی کری پہر تین تکبیرین بطور سابق کہی اور تیسری تکبیر کہکر بہی
ہاتہ نہ باندہی اسلیے کہ قاعدہ کلیہ اسمین یہ لکہا ہی کہ جس تکبیر کی بعد قراۃ قرآن یا دعا ہو تو اوسکی بعد ہاتہ باندہی
والا لٹکی رکہی یہ قاعدہ ہدایہ اور مفتاح الصلوۃ مین لکہا ہی پہر چوتہی تکبیر کہکر رکوع مین جاوی اور چہون

تکبیرین اور ساتوین تکبیر دوسری رکعت کی رکوع کی واجب ہین اور بعد نماز کی دو خطبہ پڑہی کہ پڑہنا خطبونکا سنت ہی اور بدون خطبہ کی نماز جائز ہی اور اگر پہلے نماز کی خطبہ پڑہی تو جائز ہے لیکن مکروہ اور نہ اعادہ کیا جاوی خطبہ بعد نماز کے اور جب چڑہی امام ممبر پر تو بیٹھے نہین اور جب تکبیر کہے امام خطبہ مین تو تکبیر کہین لوگ بہی ساتہ اوسکی اور عید کی خطبہ مین تعلیم کرے لوگونکو احکام فطرہ کی اور عید الضحیٰ مین تعلیم کرے احکام قربانی کے اور تکبیرات تشریق کی **مسئلہ** واجب ہی کہ عرفہ کی فجر سی تا عصر تیرہوین کی تکبیر کہی ایکبار ہر فرض پڑہنی والا بعد پڑہنی فرض کی اور تکبیر یون کہی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ + اور تکبیر متصل نماز کی کہی بغیر اون فصل کی کہ مانع ہو بنا سی مانند کہانی اور پینی کی اور قہقہہ اور حدث عمداً کی اور کلام کرنی کی عمداً ہو یا سہواً اور مانند نکلنے کی مسجد سی یا تجاوز کرنی کی صفون سی جنگل مین پس یہ چیزین مانع ہین بنا کی اگر نماز کے بعد یہ چیزین کری تو پہر تکبیر نکہی اور اگر پہر امونہ اپنا قبلہ سی اور نہین نکلا مسجد سی یا نہین تجاوز کیا صفون سے جنگل مین یا آپ سی آجاوی اوسکو حدث تو تکبیر کہہ لی اسلیے کہ یہ چیزین مانع بنا کی نہین اور اگر آپ سی آگیا حدث تو اختیار رکہتا ہی چاہی وضو کر کر تکبیر کہی اور چاہے بغیر طہارت کی کہی اور کہا امام سرخسی نی کہ صحیح تر نزدیک میرے یہ ہی کہ تکبیر کہی اور نکلی نہین مسجد سے وضو کی لیے اور فتاوی عالمگیری مین بہی اسی روایت کو صحیح تر کہا ہی اور مخالف ہی اوسکے روایت زیلعی کی کہ اگر حدث آپ سی آجاوی پہلی تکبیر کہنی کی تو وضو کری اور تکبیر کہی بموجب صحیح روایت کے **مسئلہ** نہ تکبیر کہی بعد وتر کی اور بعد نماز عید کی **مسئلہ** جو کوئی بہول جاوی نماز ایام تشریق مین پہر یاد آجاوی اوسکو وہ اسی سال کی ایام تشریق مین تو قضا کری اوسکی اور تکبیر کہی بعد اسکی اور جبکہ فوت ہوئی ہو نماز ان دنونکے پہلی کی اور قضا کری اوسکو ایام تشریق مین تو نہ تکبیر کہی اور اسیطرح اگر فوت ہوئی نماز ایام تشریق مین اور قضا کی اوسکی غیر ایام تشریق مین یا قضا کی اوسکی بیچ ایام تشریق سال آئندہ کی تو نہ تکبیر کہے

بعد اسکی مسئلہ عورت جیکی سے کہی تکبیر مسئلہ واجب ہے تکبیر کہنی مسبوق پر بھی کہ تکبیر کرے بعد ادا
کرنے اپنی باقی نماز کے مسئلہ اگر ترک کرے امام تکبیر کو تو تکبیر کہے مقتدی اور انتظار کرے مقتدی امام
کا یہان تک کہ کرے امام کوئی ایسی چیز کہ قطع کرے تکبیر کو اور قاطع تکبیر کی وہ چیزین ہین کہ مانع ہین بنا کی
جیسے کہ اوپر ذکر کی گئین مسئلہ مقدم کیجاوی نماز عید کی اوپر نماز جنازہ کے جبکہ جمع ہون دونوا وپر
مقدم کیجاوے نماز جنازہ کی خطبہ پر اور سنت مغرب وغیرہا پر اور مقدم کیجاوی نماز عید کی نماز
کسوف پر لیکن بحر مین حلبی سے نقل کیا ہے کہ فتوے اوپر تاخیر جنازہ کے ہے سنت سے اور
اشباہ مین بیچ آخر احکام دین کے لکھا ہے کہ لائق ہے تقدیم جنازہ کی اور کسوف کی سنتے کہ فرض
پر بھی جبتک کہ نہ تنگ ہو وقت فرض کا قبل کذا فی الدر مسئلہ نماز عید کی عیدگاہ مین پڑھنی سنت ہے
مسئلہ مستحب ہے روز عید کے کہ صبح کو سویرے جاگے اور صبح کی نماز مسجد محلے کے مین پڑھے
اور سویرے عیدگاہ مین نماز کے لیے جاوے اور مسواک کرے اور نہاوے اور خوشبو لگاوے
بغیر رنگ کے اور اچھے کپڑے پہنے نئے ہون یا دہوے اور عید الفطر مین کھجورین یا اور کچھ میٹھی چیز طاق یعنی
ایک یا تین یا پانچ وغیرہ ذلک کہا کر اور فطرہ ادا کر کر جاوے اور اگر نہ کہاوے پہلے نماز کے
تو گنہگار نہین ہوتا اور اگر نہ کہاوے بعد نماز کے عشا تک تو عتاب کیا جاتا ہے اوپر اور عید الضحی کو
نہ کہاوے اگرچہ قربانی نکرے اور مستحب یہ ہے کہ اول گوشت قربانی کا کہاوے اور راہ مین تکبیر
ند کو دہتا جاوے عید الفطر کے دن آہستہ آہستہ اور عید الضحی کے دن پکار کر اور جب عیدگاہ مین
پہنچے تو موقوف کرے تکبیر بحسب ایک روایت کی اور بعضون نے کہا کہ عیدگاہ مین بھی تکبیر کہے
جبتک کہ نہ شروع کرے امام نماز اور بعد نماز عید کی بھی اگر تکبیر کہے تو کچھ مضائقہ نہین اور جاوے اور راہ سے اور آوے اور راہ سے اور پیادہ پا جاوے
عیدگاہ اور آتی ہوئی اختیار ہے چاہے سوار آوے چاہے پیادہ اور سوار ہو کر جانے کا جمعہ اور عیدین
مین مضائقہ نہین لیکن پیادہ جانا افضل ہے اوسکے حق مین کہ قدرت رکھتا ہو اوسکی اور بہت
دینا صدقہ اور چاپ بہنی ہانسنہ مین اور اظہار خوشی کرے جانے آنے مین اور مبارک بادی دینی آپس مین

ساتھہ اس لفظ کی تقبل اللہ منا ومنکم یعنی قبول کری اللہ ہمسی اور تمسی نماز وغیرہ اور لائق ہے یہ کہ نکلیں لوگ
طرف عیدگاہ کے ساتہ سہولت و وقار کے نیچے نظر کیے ہوئی اوس چیز سے کہ نہیں لائق ہے دیکھنا اوسکا اور
مسواک کرنی جو مستحب کہی یہ مسواک وضو کی ہے یا غیر اوسکی کتاب اختیارات سی معلوم ہوتا ہی کہ مراد مسواک
کرنی وضو کی ہے اور سید احمد نے کہا کہ ظاہر عبارات فقہا سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ مسواک کرنی غیر مسواک وضو
کی ہے مسئلہ نفل نہ پڑھے پہلی نماز عید کی مطلق یعنی نہ عیدگاہ مین اور نہ گھر مین کوئی نفل خواہ تحیۃ المسجد ہو
خواہ اشراق خواہ چاشت خواہ تحیۃ الوضو خواہ صلوۃ الاستخارہ خواہ صلوۃ التسبیح خواہ صلوۃ الحاجت
وغیر ذلک امام ہو پڑھنی والا یا اور کوئی برابر ہی کہ ارادہ کرتا ہو عید کی نماز پڑھنی کا یا نکرتا ہو چنانچہ اسی لیے خلاصہ
مین لکھا ہی کہ عورتین اگر ارادہ کرین چاشت کی پڑھنی کا دن عید کے تو پڑھین بعد نماز پڑھنی امام کی عیدگاہ
اور بعد نماز کی عیدگاہ مین نہ پڑھی اور اگر گھر مین پڑھی تو جائز ہی بلکہ کتاب زاد مین لکھا ہی کہ مستحب ہے یہ کہ پڑھی چار
رکعت گھر مین آنکر اور اگر قضا پڑھی نماز فجر کی پہلی نماز عید کے تو مضائقہ نہین اور اسی طرح جائز ہی قضا اور
اگلی نمازون کی پہلے عید کے لیکن قضا بعد عید کی پڑھنی واجب و اولیٰ ہے مسئلہ وقت نماز عید کا شروع
ہوتا ہی جبکہ آفتاب بلند ہو بقدر ایک نیزہ کی اور رہتا ہے دوپہر ڈہلنی کے پہلی تک پس اگر دوپہر ڈہلگئی
حالت نماز مین تو فاسد ہو جائیگی نماز مسئلہ امام پہلی رکعت کی تکبیرین کہہ چکا اور قیام مین تہا کہ
کوئی آنکر ملا نماز مین تو تکبیرین کہی فی الحال اور اگر یہ ہنوز تکبیر نہ کہنی پایا تہا کہ امام رکوع مین چلا گیا تو تکبیر
قیام مین نہ کہی بلکہ رکوع کری اور تکبیر کہی رکوع مین کذا فی الدر اور بحر شرح ملتقی مین یون لکھا ہے کہ اگر پایا
امام کو رکوع مین اور ڈرتا ہی کہ اگر مشغول ہونگا تکبیر مین تو امام سر اوٹھا لیگا رکوع کری اور تکبیر کہی رکوع مین
اور اگر فوت ہو مقتدی کو اول نماز تو تکبیر کہے فی الحال پس اگر رکوع کری امام پہلی تکبیر کہنے اوسکی کے
تو نہ تکبیر کہی رکوع مین انتہی اور شیخ عابد رحمۃ اللہ علیہ نی طوالع الانوار شرح در المختار کی بیچ در المختار
کی روایت کو مرجوح کہا ہے اور بحر کی روایت کو صحیح اور مانند روایت بحر کی نہر سے بہی نقل
کی ہے مسئلہ اگر پاوی امام کو قومہ مین تو نہ تکبیرین کہی اوسمین اسلیے کہ ادا کریگا پہلی رکعت مع

تکبیرون کی مسئلہ جبکہ یاد آوی امام کو نماز عیدین مین بعد تشہد پڑہنی امام کی پہلی سلام پہیرنی اوسکے کے
یا بعد سلام پہیرنی کی پہلے سجدہ سہو کرنی کے یا بعد سجدہ سہو کرنیکی اسحال مین کہ سلام نہین پہیرا ہے امام نی یعنی
آخر کا تو انکو بعد سلام پہیرنی امام کی اور ادا کری نماز عید یعنی جیسی کہ مسبوق اور نمازون مین ادا کرتا ہے
مسئلہ اگر رکوع کری امام بیچ تکبیرون کی تو امام تکبیر کہی رکوع مین اور نہ عود کری طرف قیام کی تکبیر کہنی کے
بیچ ظاہر الروایت مین کذا فی الدر اور طوالع الانوار مین لکہا ہی کہ یہ مخالف ہی اسکی کہ ذکر کیا شیخ زین نی شرح
منار مین نقل کرکی کشف سی کہ اگر امام نی سہو کیا تکبیرات سی اور رکوع کیا پہر تکبیر یاد آئی تو تکمیل کرین رکوع مین بلکہ عود کری طرف
قیام کی اتفاقاً مسئلہ جبکہ بہول جاوی تکبیرات عید یہانتک کہ قرأت پڑہی تو تکبیر کہی بعد قرأت کی یا رکوع مین جبتک کہ نہ اوٹہاوی سر اپنا
مسئلہ واجب ہے رعایت لفظ تکبیر کی بیچ افتتاح نماز عید کے یہانتک کہ واجب ہوگا سجدہ سہو کا
جبکہ کہے اللہ اجل یا اللہ اعظم اور اور نمازون مین یہ حکم نہین مسئلہ اگر ایک رکعت پڑہ چکا ہی امام اور مقتدی
آملا دوسری رکعت مین تو جب وہ رکعت پڑہنی کہڑا ہو بعد سلام پہیرنی امام کی تو بعد قرأت کی تکبیرین کہی تا کہ
پی دری ہوون تکبیرین مسئلہ امام نی نماز پڑہائی لوگونکو عید الفطر کی بغیر وضو کی پہر معلوم کیا پہلی زوال
کی تو اعادہ کری نماز کا اور اگر معلوم کری بعد زوال کے تو نکلی دوسری دن اور نماز پڑہی پس اگر نہ معلوم ہوا یہانتک
تک کہ ڈہل گیا آفتاب دوسرے دن کا تو پہر نہ نکلی اور اگر ہو یہ ماجرا عید الضحی مین پس جانا بعد زوال کے
اور لوگون نی قربانی کرلی تو جائز ہوئی قربانی اونکی اور نکلی دوسرے دن اور نماز پڑہی اور اسیطرح اگر
جانی دوسری دن تو نماز پڑہی ساتہ لوگون کی جبتک کہ نہ ڈہلی آفتاب پس اگر ڈہلگیا آفتاب تو نکلی تیسری دن اور نماز
پڑہے جبتک نہ ڈہلی آفتاب پس اگر جانا بعد ڈہلنی آفتاب تیسری دن کی تو نہ نماز پڑہی بعد اوسکی پس اگر
جانی دن عید اضحی کے پہلی زوال کے تو مدد کری لوگونمین واسطے نماز کی اور جائز ہوگی قربانی اسکی کہ قربانی
کی پہلی جانی کے اور سیز قربانی کی بعد جانی کے تو نہین جائز ہوگی قربانی اوسکی یہانتک کہ ڈہلی آفتاب یعنی
بعد جانی کے اگر پیچھے ڈہلنی آفتاب کے کریگا تو جائز ہوگی اور نہین تو نہین مسئلہ تاخیر کیجاوی نماز عید الفطر بسبب
عذر بارش وغیرہ کی دوسری دن کی زوال تک اور دوسری دن قضا ہوگی نہ ادا اور بغیر عذر کی دوسرے دن

جائز نہین اور امام اگر پڑھ لی نماز عید کی ساتہ جماعت کی اور فوت ہو جاوی بعضی لوگونسی تو نہ ادا کرین اوسکو
وہ لوگ کہ جنکی فوت ہو گئی ہے خواہ جاتا رہا ہو وقت یا نہ جاتا رہا ہو اور نماز عید اضحی کی تاخیر جائز ہی تیسری
دن نحر کی تک بلا عذر ساتہ کراہیت کی اور بسبب عذر کی بدون کراہیت کی مسئلہ نہین ہے کچہ
حقیقت تعریف کی اور تعریف یہ ہی کہ جمع ہون لوگ دن عرفہ کی کسی جگہ واسطی مشابہت وقوف
کرنیوالون عرفات کی کذا فی ع ح وملتقی ودر المختار وطوالع الانوار شرح در المختار و عالمگیری فصل
صدقہ فطر کا واجب ہے اوپر آزاد مسلمان غنی کے وہ غنی کہ ذکر کیا گیا بیان قربانی مین اگرچہ ہو نابالغ ہو
یا مجنون ہو یہانتک کہ اگر نہ نکالین گی ولی ان دونون کی تو واجب ہوگا ادا کرنا بعد بالغ ہونیکی اور ہوشیار
ہونیکی جنون سے پہر اپنی طرف سی بہی دینا واجب ہے اگرچہ روزہ نرکہے بسبب کسی عذر کے اور اپنی چہوٹی
اولاد کی طرف سی بہی وہ اولاد کہ فقیر ہون اگر غنی ہونگی تو واجب ہوگا اونکی مال مین سے اور اولاد مین کوئی
بڑا دیوانہ فقیر ہوگا تو اوسکا بہی اسی پر ہوگا اور باپ اگر فقیر مجنون ہوگا تو اوسکا صدقہ فطر کا اوسکی بیٹی پر واجب
ہوگا کذا فی الاختیار اور قرابتی اگرچہ اوسکی پرورش مین ہون یا چہوٹی ہون اونکا صدقہ فطر کا اوسپر واجب
نہین اور اگر فقیر چہوٹی لڑکی کا کسی سے نکاح کر کر سپرد اوسکی کردیا پہر آیا دن فطر کا تو نہین واجب کسی پر اوسکا صدقہ
فطر کا یعنی نہ اوسپر اور نہ اوسکی باپ پر اور نہ اوسکی خاوند پر اور دادا مانند باپ کی ہے وقت مفقود ہونی باپ کے یا محتاج
ہونی اوسکے کما اختارہ فی الاختیار اور فتاوی قاضی خان مین ہے کہ نہین ہے دادا پر یہ کہ ادا کری
صدقہ فطر کا اپنی پوتی مفلس کے اولاد کی طرف سی جبکہ ہو باپ زندہ اور ایسا ہی جبکہ ہو باپ مردہ بموجب
ظاہر الروایت کی اور اپنی غلام لونڈی کی طرف سی بہی دینا فطرہ کا واجب ہے اگرچہ وہ کافر ہون لیکن
وہ غلام لونڈی کہ خدمت کے لیے ہون اور تجارت کی لیے ہون گی تو اونکی طرف سے نہین واجب
اور نہین واجب اپنی بی بی کی طرف سی اور نہ بڑی اولاد عاقل کی طرف سے اگرچہ اوسکی پرورش
مین ہون اور اگر ادا کری بیوی اور بڑی اولاد عاقل کی طرف سے بغیر اونکی اذن کی تو جائز ہے اگر ہون اوسکی
پرورش مین اور اگر اوسکی پرورش مین نہون جیسے کہ بیوی ناشزہ یعنی نافرمان اور ناموافق ہو خاوند سے

یا چھوٹی ہو کہ خاوند کے گھر نہ بھیجی گئی ہو یا بڑی اولاد مین سے اسکی پرورش مین نہون تو نہین جائز
اونکی طرف سے ادا کرنا بدون اذن اونکے اور بیوی اگر خاوند کی طرفسی دی تو بغیر اذن او سکیکے
جائز نہین سراج الوہاج مین ہے کہ جبکہ ہو واسطے فرزند صغیر کے یا مجنون کے مال تو باپ یا وصی اوسکا
یا دادا اون دونون کی یا وصی دادا کا نکالی صدقہ فطر کا اون دونون کیطرف سی اور اونکی لونڈی غلام کی
طرفسی اونکی مال مین سے مسئلہ مقدار صدقہ فطر کی یہ ہی کہ اگر گیہون دی یا آٹا اوسکا یا ستو اوسکی یا کشمش
تو آدہا صاع دی اور اگر کھجور دی یا جو تو ایک صاع دی اور جو چیز کہ منصوص نہین یعنے شارع نے صریح ذکر اوسکا
نہین کیا اے صدقۃ الفطر مین مانند چاول اور چنے اور مسور اور روٹی اور مانند اونکے تو اعتبار
انمین قیمت کا ہی یعنے اگر مثلاً مسور دی تو نصف دو سیر گیہون کی قیمت کی دی اور صاع معتبر شرع
مین بیچ باب صدقۃ الفطر وغیرہ کے ایک پیمانہ ہے کہ جسمین ایک ہزار چالیس درہم بھر ماش
یا مسور سماوین اور ایک ہزار چالیس درہم دو سو تہتر تولی بھر کی ہوتے ہین پس یہان کی حساب سے
تین سیر اور ڈیڑہ پاؤ اور تین تولی ہوئی اور آدہا صاع قریب ہونی دو سیر کے ہوا اور ماش اور گیہون جو آپسمین
وزن کیے گئے تو قریب باہم ہین کچھ تہوڑا ساہی فرق ہے مسئلہ اگر ادا کیا جو تہائی صاع گیہون
جید یعنے قسم اول مین سی کہ پہنچی ہو قیمت اونکی آدہی صاع کو گیہون غیر جید مین سے یا آدہا صاع جو جید کا
دیا بجگہ ایک صاع جو غیر جید کی تو نہین جائز ہوگا کل سے اور اوسپر لازم ہوگی تکمیل باقی کی اور اسیطرح نہین
جائز ہی چوتہائی صاع گیہون مین سے بدلے ایک صاع جو کے پس اگر ادا کیا آدہا صاع جو مین سے
اور آدہا صاع کھجور مین سے یا آدہا صاع کھجور مین سے اور ایک سیر گیہون مین یا آدہا صاع جو اور
چوتہائی صاع گیہون تو جائز ہے ہمارے نزدیک کذا فی بحر الرائق مسئلہ دینا قیمت فطرہ
کا یعنی پیسون وغیرہ کا افضل ہے دینی عین یعنی غلہ کی سے بحسب مذہب مفتیٰ بہ کے واسطی حاجت
روائیون طرح طرح کی اور فتاویٰ عالمگیری مین لکھا ہے کہ دینا آٹی کا افضل ہے دینی گیہون
کے سے اور دینا درہمون کا اولیٰ ہے دینی آٹی کے سے واسطی دفع حاجت کی انتہی اور یہ دینا

قیمت کا افضل ہے ارزانی مین اور گرانی مین دینا عین کا افضل ہے اور بعضون نی کہا کہ دینا عین کا بہرحال افضل ہے
اور بحر مین لکہا ہے کہ اختیار کیا ہی دینا عین کا خانیہ مین بیچ اسصورت کی کہ ہون ایسی مکان مین کہ خریدی جاوین
اشیا اوسکے ساتہ عین سے یعنی گیہون وغیرہ کی **مسئلہ** واجب ہوتا ہی صدقہ فطر کا ساتہ طلوع ہونی فجر فطر کی
پس جو کوئی مرجاوی پہلی فجر سے یا پیدا ہو یا اسلام لاوی بعد اوسکی تو نہین واجب ہوتا صدقہ اوسپر بسبب
مفقود ہونی شرط وجوب کے پس وہ مانند تمام ہونی سال کے ہے بہ نسبت نصاب زکوة کی اور اختلاف
کیا ہی اسمین امام شافعی رح نے کہ اونکی نزدیک واجب ہوتا ہے صدقہ ساتہ غروب ہونی آفتاب اخیر روز رمضان کے
پس نہین واجب ہوتا انکی نزدیک اوسپر کہ پیدا ہو یا مسلمان ہو فطر کی راتمین اور واجب ہوتا ہی اوسپر کہ مری اوسمین
اور ہماری نزدیک نہین واجب ہوتا اوسپر کہ مرے راتکو اسلیے کہ وقت وجوب کا ہماری نزدیک طلوع فجر ہے
اور وہ پایا گیا اسحالمین کہ وہ اہل صدقہ کا نہ تہا پس نہین واجب ہوگا اوسپر بخلاف اوسکی کہ مری بعد طلوع
ہونے فجر کی تو اوسپر واجب ہوگا اسلیے کہ پایا اوسنی وقت وجوب کا اسحالمین کہ وہ اہل صدقہ کا تہا اور اسکی
پیدا ہونیوالی پر اور مسلمان ہونیوالی پر واجب ہوگا بسبب وجود اہلیت کی بیچ وقت وجوب کے **مسئلہ**
مستحب ہے نکالنا صدقہ فطر کا پہلی نکلنے کی طرف عیدگاہ کی بعد فجر فطر کے اور بعد فجر کے قید سے احتراز
ہے اس سے کہ دیوی پہلی نکلنے کے رات کو پس مخالف ہوگا استحباب کی اور صحیح ہے دینا فطرہ کا پہلے روز
فطر کی اور بعد اوسکے اگرچہ کتنی ہی دنون پہلی یا پیچہے دی اور جو پیچہے فطر کے دیگا تو ادا ہی واقع ہوگا نہ قضا اسلئے
کہ اخیر عمر تک وقت اوسکا ہی پس تاخیر سے گنہگار نہین ہوینگا بسبب اسکے کہ امر ساتہ ادا کرنے اوسکی کے
مطلق ہے مانند زکوة کے اور اگر مرجاویگا اور وارث اوسکی ادا کرینگی تو جائز ہوگا اور بعضون نے
کہا کہ دن فطر ہے کا معین ہے اسکی لیے پس بعد اوسکی ہوگا قضا نہ ادا اور کمال نی قول اخیر کو اختیار کیا ہے
اور اکثرون نی اول کو اور صحیح اور مرجح قول اول ہے **مسئلہ** جائز ہی دینا ہر شخص کا فطرہ اپنی کو دو مسکینون
کو تعین اکئی مسکینونکی مثل مانند تفریق زکوة کی اور یہ جو حدیث شریف مین آیا ہی اغنوہم عن المسالة فی مثل ہذا الیوم یہ امر
بنابر استحباب کے ہے پس ادنی یہ ہے کہ اسقدر دی فقیر کو کہ اوس روز وہ بی پروا رہے اور یہ بات ایکہ

شخص کے فطرہ سے کم مین نہین حاصل ہوتی اور اسی طرح جائز ہے دینا جماعت کے صدقہ کا ایک مسکین کو مسئلہ
جبکہ مر جاوے وہ شخص کہ اوسپر زکوۃ ہے یا فطرہ یا کفارہ یا نذر تو نہ لیا جاوے اوسکی ترکہ مین سے ہماری نزدیک
مگر یہ کہ تبرع یعنے احسان کرین وارث اوسکی ساتھ اوسکے اور ہون وہ اہل تبرع سے پس اگر نہ دین تو
اون پر جبر نہین کیا جاویگا اور اگر وصیت کرین وہ اوسکی تو جائز ہوگی اور جاری ہوگی اوسکی تہائی مال مین سے
مسئلہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو کیہون اپنی فطرہ کی دیے کہ فقیر کو دیدینا اوسنی بغیر اذن خاوند کی اپنی
فطرے کے گیہون بھی اوسمین ملا دئے اور فقیر کو دیے تو جائز ہو عورت کی فطرہ سے نہ مرد کی طرف سے یعنے عورۃ ہی کا فطرہ ادا
ہو نہ مرد کا نزدیک امام صاحب کے اور صاحبین کی نزدیک یہ ہے کہ اگر خاوند نے صورۃ مذکورہ مین اجازت
دیدی تھی دینی کی تو ادا ہو دونون کی طرف سے مسئلہ صدقہ فطر کا مانند زکوۃ کے ہے مصارف مین
مگر بیچ جواز دینی اوسکی ذمی کو اور نہ ساقط ہونے اوسکی ساتھ ہلاک ہونی مال کے یعنے زکوۃ کافر
ذمی کو دینی نہین درست ہے اور صدقہ فطر کا دینا درست ہے اور زکوۃ ساقط ہو جاتی ہے ساتھ ہلاک
ہونی مال کے اور صدقہ فطر کا نہین ساقط ہوتا مسئلہ لکھا ہے علمار نی کہ صدقہ فطر مین تین چیزین ہین
قبول ہونا روزیکا اور فلاح اور نجات سکرات موت سے اور عذاب قبر سے مسئلہ واجبات اسلام
کے ساتہ مین فطرہ اور نفقہ ذی رحم کا اور وتر اور قربانی کرنی اور عمرہ کرنا اور خدمت مان باپ کی کرنی
اور عورت کو اپنی خاوند کی خدمت کرنی ⁂ درمختار و طوالع الانوار و عالمگیری کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْتَسِلُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ الْاَضْحٰی رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ تہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نہاتی دن عید الفطر کے اور دن عید قربان کی نقل کی یہ ابن ماجہ نی ⁂ کَانَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی اِلَی الْمُصَلّٰی فَاَوَّلُ شَیْءٍ یَبْدَءُ
بِہِ الصَّلٰوۃُ ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَیَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰی صُفُوْفِہِمْ
فَیَعِظُہُمْ وَیُوْصِیْہِمْ وَیَاْمُرُہُمْ وَاِنْ کَانَ یُرِیْدُ اَنْ یَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَہٗ اَوْ یَاْمُرُ بِشَیْءٍ
اَمَرَ بِہٖ ثُمَّ یَنْصَرِفُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلتی دن عید فطر کی اور عید

قربان کی طرف عیدگاہ کو پس اول چیز کہ شروع کرتے سات اوسکی نماز تہی یعنے بعد وہان کی پہنچکر نماز پہلی خطبہ
کے پڑہتے پہر پہرتے نماز سے اور کہڑے ہوتے سامنے لوگون کی اور لوگ بیٹھے ہوتے اپنی صفون پر پس نصیحت
کرتے اونکو اور وصیت کرتے اونکو اور حکم فرماتے اونکو اور اگر چاہتے یہ کہ بہیجین لشکر یعنے جہاد کی لیے حکم فرماتے
بہیجنے کا یا چاہتے کہ حکم فرماوین ساتہ ایک چیز کی یعنی لوگونکی امور سے اور اونکی مصالح سے
سے حکم فرماتے ساتہ اوسکی پہر پہرتے یعنی طرف گہر اپنی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عیدگاہ
مدینہ کی باہر شہر کے ہے کہتے ہین کہ مسافت حجرہ شریف سے وہان تک ہزار قدم کی ہے نہایت وہ جگہہ
متبرک ہے اور اب گرد اوسکی چار دیواری بنادی ہے کہا ابن ہمام نے سنت یہ ہے کہ نکلے امام نماز کے لئے طرف
عیدگاہ کی اور خلیفہ کرجاوے کسیکو کہ وہ نماز پڑہادے ضعیفون کو شہر مین اور کہڑے ہوتے یعنے زمین پر اسلیے
کہ حضرت کی زمانہ شریف مین منبر نہ تہا عیدگاہ مین بعد ازان جب بہت ہوے مسلمان اختیار کیا گیا
منبر اسلئے کہ آواز دور پہونچے ہے اور نصیحت کرتے اونکو یعنے زہد کرنیکی دنیا مین اور رغبت کرنیکی
مین اور وعدہ کرتے ثواب کا اور ڈراتے عذاب سے تاکہ لوگ اسدن مین بسبب خوشی کے غافل نہووین
طاعت سے اور گرفتار نہوون گناہ مین جیسے کہ اسوقت کی لوگونکا حال ہے اور وصیت کرتے یعنے تقویٰ کی
اور ادنی درجہ تقویٰ کا یہ ہے کہ بچے شرک سے اور اوسط یہ ہے کہ فرمانبرداری کرے احکام الٰہی اور احکام رسول
کے اور بچے ممنوع باتون سے اور اعلے درجہ اوسکا یہ ہے کہ حضور مع اللہ ہو اور بغیر اوسکے ہو ماسوی اللہ اور حکم فرماتے
یعنے احکام فطر کی بیان فرماتے عید الفطر مین اور احکام قربانکی بیان فرماتے عید قربان مین اور یہ کلام
حضرت کا اس قبیلہ کا نہ تہا کہ جو منع ہے بلکہ یہ واجبات اسلام سے تہا ۸۶۷ قَالَ جَابِرٌ صَلَّيْتُ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ
اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ کہا جابر نے کہ نماز پڑہی مینے ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی عیدین کی بارہا بغیر اذان اور بغیر تکبیر کی نقل کی یہ مسلم نے ف شرح السنہ مین لکہا ہے کہ اوسپر عمل تہا
اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ نہ اذان کہتے اور نہ تکبیر عید کی نماز دونون مین اور

تو اقل ہین اور از ہار مین لکھا ہی کہ یہ مکروہ ہے ×ع كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَ
عُمَرُ يُصَلُّوْنَ صَلٰوةَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالے عنہما نماز پڑہتی دونو عیدون کی پہلی خطبہ کی نقل کی یہ بخاری و مسلم نی ف کہا
ابن منذر نی کہ اجماع فقہا کا اسپر ہے کہ خطبہ عید کا بعد نماز کی ہے پہلی پڑہنا خطبہ کا جائز نہین اور اگر
پہلی پڑہا تو بعض نزدیک جائز ہے سب علما کی نزدیک اور مروان بن حکم نی خطبہ پہلی پڑہا تہا
جبکہ حاکم ہوا مدینہ کا معاویہ کی طرف سی پس بہت برا جانا صحابہ نی ×ع كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب ہوتا دن عید کا مخالفت کرتی راہ مین نقل کی یہ بخاری نی ف یعنی تشریف لیجاتی اور راہ سے اور آتی
اور راہ سے اور حکمت اس فعل مین یہ تہی کہ تا گواہی دین عبادت کی دن قیامت کی دونون راہین اور
اہل اونکی جن اور انس اور کتنی ہی وجہین لکہین ہین علمانی اور حق یہ ہے کہ یہ سب احتمالات ہین ہر ایک نے
موجب سمجہ اپنے کی کہا ہے اسرار اوسکی اللہ جانے یا رسول اوسکا صلے اللہ علیہ وسلم ×ع قَالَ
سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ سَأَلْتُ اَبَا مُوْسٰى وَحُذَيْفَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا تَكْبِيْرَهٗ
عَلَى الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ صَدَقَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ کہا سعید بن العاص نے
کہ پوچہا مینی ابو موسی اور حذیفہ سے کہ کیونکر تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتی نماز عید قربان اور
عید الفطر مین پس کہا ابو موسی نے کہ تہی تکبیر کہتی چار مانند تکبیر کہنی انکی جنازون پر پس کہا حذیفہ نی
کہ سچ کہا ابو موسی نی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی جیسی چار تکبیرین جنازے کی نماز مین کہتی اسی طرح
چار تکبیرین ہر رکعت عیدین کی مین کہتے اور پہلی رکعت مین کہتے چار تکبیرین قرأت سی پہلی تکبیر تحریمہ
سمیت اور دوسری رکعت مین پیچہی قرأت سی چار تکبیرین کہتی تکبیر رکوع سمیت ×ح اور اختلاف
ائمہ کا درباب تکبیرات عیدین کی جسکو معلوم کرنا منظور ہو مظاہر حق ترجمہ ہندی مشکوٰۃ شریف

کی مین بیچ دوسری فصل باب العیدین کی دیکھ لے کہ اوسمین مفصل لکھا ہے + اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
نُوْوِلَ یَوْمَ الْعِیْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ ع تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم دی گئی
دن عید کی کمان پس خطبہ پڑہا اوسپر نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنے جیسی عصا ٹیک کر خطبہ پڑہتے ہین ویسی ہی
کمان ٹیک کر خطبہ پڑہا ح کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ یَعْتَمِدُ عَلٰی عَنَزَتِہٖ
اِعْتِمَادًا رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ ع تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑہتے تکیہ کرتی برچہی اپنی پر تکیہ کرنا یعنی
اسکو ٹیک کر کہڑی ہوتی نقل کی یہ شافعی نے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی عَمْرِو بْنِ
حَزْمٍ وَھُوَ بِنَجْرَانَ اَنْ عَجِّلِ الْاَضْحٰی وَاَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَکِّرِ النَّاسَ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکہا طرف عمرو بن حزم کی اسحال مین کہ وہ تہی نجران مین یہ کہ جلدی کر عید
قربان اور تاخیر کر عید الفطر کو اور نصیحت کر لوگون کو یعنی خطبہ پڑہ نقل کی یہ شافعی نے ف نجران نام ایک
شہر کا ہی حضرت نے وہانکا عامل کر کر بہیجا تہا عمرو بن حزم کو اون دنون مین اونکی عمر سترہ برس کی تہی پس
حضرت نے اونکو یہ احکام لکہہ بہیجی اور عید قربان کی جلدی پڑہنی کو اسلیئے فرمایا کہ بعد اوسکی لوگ قربانی
ذبح کرنی مین مشغول ہون اور عید فطر کی تاخیر کرنیکو فرمایا اسلیئے کہ لوگ صدقہ فطر کا ادا کر لین ۲ع -
قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَلَھُمْ یَوْمَانِ یَلْعَبُوْنَ فِیْھِمَا فَقَالَ مَا ھٰذَانِ
الْیَوْمَانِ قَالُوْا کُنَّا نَلْعَبُ فِیْھِمَا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَدْ اَبْدَلَکُمُ اللّٰہُ بِھِمَا خَیْرًا مِّنْھُمَا یَوْمَ الْاَضْحٰی وَیَوْمَ الْفِطْرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ تشریف لائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین
اور مدینہ والونکو دو دن تہی کہ کہیلتی تہے اونمین اور خوشیان کرتی تہے پس فرمایا حضرت نے کہ کیسی ہین یہ
دو دن عرض کیا صحابہ نے کہ تہی ہم کہیلتے اون دونمین بیچ ایام جاہلیت کی پس فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق کر دیا اللہ تعالی نے واسطی تمہاری بدلی ان دونوں کی بہتر ان سے دن عید قربان کا اور دن
عید الفطر کا نقل کی یہ ابوداود نے ف دو دن تہی کہ کہیلتی تہی اونمین ایک اونمین سے دن نوروز کا تہا کہ اوسمین تحویل
آفتاب کی ہوتی ہے حمل مین اور دوسرا دن مہرجان کا کہ اوسمین تحویل آفتاب کی میزان مین ہوتی ہے

پس ان دنوں میں ہوا معتدل ہوتی ہے اور رات دن برابر ہوتے ہیں حکمائے ان دنونکو اختیار کیا انہوں خوشی کے
لیے پس وہی رسم لوگوں میں چلی آتی تھی جب کہ مسلمان ہوئے ابتدا میں بحسب عادت کی خوشی کرتے تھے
حضرتؐ نے اوسکی حقیقت پوچھی صحابہ نے عرض کیا کہ قدیم سے یہ رسم چلی آتی ہے اسکی حقیقت کا ہم
علم نہیں حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے تمہیں عوض انکے دو دن عید کے عطا فرمائے ہیں انمیں خوشی کرنی
چاہیئے گویا اشارہ ہے اسپر کہ عید حقیقی اور خوشی مومن کو چاہیئے کہ عبادۃ کے دن کرے پس اس حدیث
میں نہی ہے لہو لعب سے اون دونوں میں اور اشارہ حقیقی اسپر ہے کہ کچھ لہو اور خوشی کہ جسمیں فحش اور نکلنا
طریقہ دین سے نہو اگر عیدین میں کرے تو جائز ہے اور اسمیں نہی ہے تعظیم عیدوں مشرکین سے اور ان
کی تعظیم سے اور خوشی کرنے سے اونمیں اور نہی ہے حاضر ہونیسے انکی عیدوں میں یعنی تہواروں میں حتی
کہ بعضے علمائے حکم کفر کا کیا ہے کہا ابو حفص کبیر حنفی نے کہ جو کوئی تحفہ بھیجے نوروز کو انڈا طرف مشرک کے
واسطے تعظیم اوس دن کی تو وہ کافر ہو جاتا ہے اور نابود ہوتے ہیں اعمال اوسکے اور کہا قاضی ابو المحاسن
حسن بن منصور حنفی نے کہ جو کوئی خریدے اسمیں وہ چیز کہ نہیں خریدتا ہے غیر اوسکے میں یعنی جیسے یہاں
کھیلیں و غیرہ دوالی میں لیتے ہیں یا تحفہ بھیجتے ہیں اسمیں کسیکو پس اگر ارادہ کرے ساتھ اوسکی تعظیم
اوس دن کا جیسیکہ تعظیم کرتے ہیں اسکی کافر تو کافر ہوتا ہے اور اگر ارادہ کرے ساتھ خریدنے کے تنعم کا اور ساتھ
ہدیہ بھیجنے کے محبت کا بحسب عادت کے تو کافر نہیں ہوتا لیکن مکروہ ہے کہ مشابہت کافروں کے ساتھ
ہوتی ہے پس احتراز کرے اس سے بھی اور دن عاشورہ کے اگر اظہار خوشی کرے تو مشابہت ہوتی ہے
ساتھ خوارج کے اور اگر اوس دن ظاہر کرے علامتیں غم کی تو مشابہت ہوتی ہے روافض کے ساتھ
اور جمع ہوں باتوں سے بچے اور شرمک ہوتے ہیں روافض مجوسیوں کے بسبب تعظیم کرنے نوروز کے اور سبب
یہ بیان کرتے ہیں کہ اس دن میں قتل کیے گئے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ٹھہری خلافت حضرت
علیؑ کو ہ ع ح + ف + فتاوے ذخیرہ میں لکھا ہے کہ جو کوئی نکلے ہولی دیوالی نے دن
وہ کافر ہوتا ہے اس لیے اسمیں اعلان کفر کا ہوتا ہے پس گویا کہ اوسنے مدد کی کفر پر بسبب بہیر بلہ [illegible]

رونق دینی کے اور اسی قیاس پر نکلنا طرف نوروز مجوس کے اور موافقت کرنی ساتھ انکی جیسکہ بعض
مسلمان اوسدن کرتی ہین موجب کفر کے ہین انتہی اور تجنیس مین ہے کہ منقول ہے مشائخ ہمارے
او سیرکہ جسنی اعتقاد کیا امر کفار کو اچھا پس تحقیق کافر ہوئی انتہی اور اسی طرح جو کوئی اچھا جانے کلام اہل اہوا
کو یعنی صوفیہ خلاف شرع کو اور کہی کہ یہ کلام معنوی ہے یا کہی کہ یہ کلام ہے کہ معنے اوسکی صحیح ہین اگر وہ
کلام کفر ہے تو اچھا جاننے والا بھی اسکا کافر ہوتا ہے کذا فی الظہیریہ امر نوروز النصاری مین جو کوئی
کوئی رسوم ہنود کو اچھا جانے وہ کافر ہوتا ہے اور عمدۃ الاسلام مین ہے کہ جو کوئی رسمین کفار کی برتے جیساکہ
گھر مین دیا اور گھورے سے سرخ و زرد رنگی یا نبدہین وار باندہے یا گرہ سبز باندہی وہ کافر ہوتا ہے قال
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیِّنُوا الْعِیْدَیْنِ بِالتَّہْلِیْلِ وَالتَّکْبِیْرِ وَالتَّحْمِیْدِ
وَالتَّقْدِیْسِ رَوَاہُ فِیْ تُحْفَۃِ الْعِیْدِ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے زینت دو عیدین کو ساتھ پڑھنے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ اور سبحان الملک القدوس
نقل کی یہ تحفۃ العید مین اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَطَّلِعُ فِی الْعِیْدَیْنِ اِلَی الْاَرْضِ فَابْرُزُوْا مِنَ الْمَنَازِلِ تَلْحَقْکُمُ
الرَّحْمَۃُ رَوَاہُ ابْنُ عَسَاکِرَ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نظر رحمت متوجہ
ہوتا ہے عیدوں مین طرف زمین کے پس باہر نکلو مکانوں سے یعنے نماز عید کی لیے ملیگی تمکو رحمت
نقل کی یہ ابن عساکر نے کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ
حَتّٰی یَطْعَمَ وَلَا یَطْعَمُ یَوْمَ الْاَضْحٰی حَتّٰی یُصَلِّیَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
وَالدَّارِمِیُّ نہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلتے دن عید الفطر کے یہان تک کہ کھانا کھاتے اور نہ
کھانا کھاتے دن عید قربان کی یہان تک کہ نماز پڑھتے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے
ف عید الفطر کو کھاکر اسلیے تشریف لیجاتے کہ تا مخالف ہو پہلی دنون کے جیسے کہ رمضان مین نہ
افطار کرنا واجب ہے ویسے ہی اسن دن مین افطار کرنا واجب ہو اور عید قربان کو بعد نماز کے کھاتے

واسطے رفاقت فقرا کی اسلیے کہ جب لوگ گوشت قربانی کا تقسیم کرتی تب وہ کہاتے تیس حضرت بہی اونکی
موافقت کرتے لیے تاخیر فرماتی ﴿ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ
الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا یَذْبَحُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُکُهٗ وَ
اَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ذبح کرے
بعد نماز عید کے پس سوائی نہین کہ ذبح کرتا ہے واسطے نفس اپنے کے یعنی اپنی کہانی کے لیے ذبح کیا تو وہ
قربانی کا نہوا اور جسنی ذبح کیا بعد نماز عید کے پس تحقیق پوری ہوئی قربانی اوسکی او رپہونچا سنت مسلمین کو
نقل کی یہ بخاری مسلم نے ف یہی مذہب جمہور کا ہے سوا امام شافعی رح کے تعجب ہے کہ اونہون نے باوجود
وارد ہونی حدیثون صحیحہ کے کیون مخالفت کی جمہور کی کہ کہا جائز ہے قربانی کرنی بعد بلند ہونی آفتاب کے
بقدر نیزہ کے اور گذر جانی وقت کی بقدر دو رکعتون اور دو خطبون خفیف کے برابر ہے کہ امام نماز
پڑہا نہ پڑہی ﴿ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یُکَبِّرُ بِمِنًی تِلْکَ الْاَیَّامَ خَلْفَ الصَّلَوٰاتِ
وَعَلٰی فِرَاشِهٖ وَفِیْ فُسْطَاطِهٖ وَمَجْلِسِهٖ وَمَمْشَاهُ تِلْکَ الْاَیَّامَ جَمِیْعًا وَ
کَانَتْ مَیْمُوْنَةُ تُکَبِّرُ یَوْمَ النَّحْرِ وَکَانَتِ النِّسَاءُ یُکَبِّرْنَ خَلْفَ اَبَانَ ابْنِ
عُثْمَانَ وَعُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ لَیَالِیَ التَّشْرِیْقِ مَعَ الرِّجَالِ فِی الْمَسْجِدِ رَوَاهُ
الْبُخَارِیُّ اور تہی ابن عمر تکبیر کہتی منی مین ان دنونمین یعنی عشرہ ذیحجہ مین پیچہی نمازون کی اور اوپر بچہونی
اپنی کے اور بیچ خیمہ اپنی کے اور مجلس اپنی کے اور جگہ چلنی کے ان تمام ایام مین اور تہین میمونہ تکبیر کہتین
دن عید قربان کی اور تہین عورتین تکبیر کہتین پیچہے ابان بن عثمان کے اور عمر ابن عبد العزیز کی راتون
تشریق کیمین ساتہ مردون کی مسجد مین نقل کی یہ بخاری نے ف ایام تشریق کہتے ہین گیارہوین ذیحجہ سے
تیروین تک کو اور یہان دسوین سے تیروین تک مراد ہی واللہ اعلم خاتمہ خُطْبَةُ عِیْدِ
الْفِطْرِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ
خطبہ عید الفطر کا شروع کرتا ہون مین ساتہ نام اللہ بخشش کرنیوالی مہربان کی اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی

اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ وَھَدَانَا اِلَی الْاِسْلَامِ

اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ کے لئے سب تعریف سب تعریف واسطے اللہ کی جسنے اوتارا قرآن اور راہ دکھلائی ہمکو طرف اسلام کی

وَالْاِیْمَانِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

اور ایمان کی اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَنَوَّرَ قُلُوْبَ الْعَارِفِیْنَ بِمِصْبَاحِ الْھِدَایَۃِ وَالْعِرْفَانِ

اور اللہ ہی کے لئے سب تعریف ہے اور روشن کیا عارفونکے دلونکو ساتھ چراغ ہدایت اور عرفان کی

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کیلئے سب تعریف ہے

وَمَنَّ عَلَیْنَا بِاتِّبَاعِ الْھَادِیْ اِلَی الْحَقِّ وَالْبَیَانِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اور احسان کیا اوپر ہمارے ساتھ تابعداری کرنے ہادی کی طرف حق کی اور بیان کی اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَوَفَّقَنَا لِلصِّیَامِ

نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کیلئے ہے سب تعریف اور توفیق دی ہمکو روزونکی

وَتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ

اور پڑھنے قرآن کی اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ

اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَشَرَحَ صُدُوْرَ الصَّائِمِیْنَ بِنُوْرِ الْمَعْرِفَۃِ وَالْاِیْقَانِ

بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کیلئے سب تعریف ہے اور کھولا سینہ روزہ دارونکے ساتھ نور معرفت اور یقین کے

بَشَّرَھُمْ بِالْجَنَّۃِ وَالْحُوْرِ وَالْقُصُوْرِ وَنِعَمِ الْاَلْوَانِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اور خوشخبری دی اونکو ساتھ جنت اور حورونکی اور محلون اور طرح بطرح کی نعمتون کی اللہ بہت بڑا ہے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَاَوْجَبَ

اللہ بہت بڑا ہے نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کیلئے سب تعریف اور واجب کیا

عَلٰی نَفْسِهٖ جَزَاءَ صَوْمِهِمْ كَمَا وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ الْقُدْسِیِّ اَلصَّوْمُ لِیْ

اللہ پر نفس اپنی کے ثواب روزی اونکی کا جیسیکہ وارد ہوا ہے بیچ حدیث قدسی کے کہ روزہ میری لیے ہے

وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَذٰلِكَ غَایَةُ الْكَرَمِ وَالْاِمْتِنَانِ وَاَكْرَمَ عِبَادَهُ

اور مین ہی بدلا دونگا اوسکا اور یہ نہایت بخشش اور احسان ہے اور بزرگی دی اپنی مومن بندونکو

الْمُؤْمِنِیْنَ بِصِیَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ساتھ روزون مہینہ رمضان کی اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرٌ فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلٰی سَائِرِ

اور اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی اور اللہ ہی کیلیے سب تعریف مہینہ رمضان کا مہینہ ہی کہ بزرگ کیا اوسکو اللہ نے

الشُّهُوْرِ وَاَنْزَلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنَ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا

اوپر تمام مہینونکی اور نازل کیا اوسمین قرآن اور گواہی دیتی ہین ہم یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے نہین

شَرِیْكَ لَهٗ شَهَادَةً مَّوْصُوْلَةً اِلٰی دَارِ الْجِنَانِ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

کوئی شریک اوسکا گواہی پہنچائی گئی جنت تک اور گواہی دیتی ہین ہم اسکی کہ محمد بندی ہین اوسکے

وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ دِیْنُهٗ نَاسِخُ جَمِیْعِ الْاَدْیَانِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

اور رسول اوسکی ہین وہ جو دین اونکا موقوف کرنیوالا ہے تمام دینون کا درود ہوجیو اوسکا اوپر اونکی اور اوپر آل اونکی

الَّذِیْنَ هُدَاةُ اَهْلِ الْاِیْمَانِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

اور اصحاب اونکیکی وہ جو ہدایت کرنیوالی ہین مومنونکی اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَیُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِعْلَمُوْا اَنَّ یَوْمَ الْعِیْدِ لِلْمُتَّقِیْنَ وَعِبَادِ

بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی اور اللہ ہی کیلیے ہی سب تعریف اے مومنو جانو یہ کہ تحقیق دن عید کا ہی واسطے پرہیزگارونکی

اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ لَیْسَ الْعِیْدُ لِمَنْ لَبِسَ الْجَدِیْدَ بَلِ الْعِیْدُ لِمَنْ اٰمِنَ

اور نیک بندون اللہ کو نہین ہے عید اوسکی لیے کہ پہنی نئی کپڑی بلکہ عید اوسکی لیے ہی جو امن مین رہے

مِنَ الْوَعِيْدِ لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ رَكِبَ الْمَطَايَا بَلِ الْعِيْدُ لِمَنْ غَفَرَ لَهُ الْخَطَايَا قَالَ النَّبِيُّ

وعید سے نہین عید اوسکے لیے کہ جو چڑہی سواریون پر عید اوسکی لیے ہے کہ بخشی اللہ اونکی گناہ اور فرمایا نبی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةُ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ نِصْفُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا واجب ہے اوپر ہر آزاد مسلمان مرد کے اور مسلمان عورة کے آدہا

صَاعٍ مِنْ بُرٍّ اَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اِنَّ اَحْسَنَ الْكَلَامِ

صاع گیہوں سے یا ایک صاع کہجوروں یا جو سے تحقیق بہترین کلام

وَاَبْلَغَ النِّظَامِ كَلَامُ اللهِ الْعَزِيْزِ الْعَلَّامِ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

اور بہت اچھا کلام موزون کا کلام اللہ غالب بہت جاننے والے کا ہے پناہ مانگتا ہون مین ساتہ اللہ کے شیطان

الرَّجِيْمِ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ

راندے گئے سے تحقیق چھٹکارا پایا اوس شخص نے کہ پاک ہوا اور یاد کیا نام پروردگار اپنے کا پس نماز پڑہی بلکہ ترجیح دیتے ہو زندگی

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى صُحُفِ

دنیا کو حالانکہ آخرت بہتر ہے اور باقی تر تحقیق یہہ البتہ پہلی صحیفوں میں ہے صحیفون

اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى بَارَكَ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا

ابراہیم اور موسے کی بیچ برکت دی ہمکو اللہ اور تمکو بیچ قرآن بزرگ کے اور نفع دے ہمکو

وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَؤُفٌ

اور تمکو ساتہ آیتون اور ذکر حکمت والے کے تحقیق اللہ تعالے بخشش کرنیوالا ہی بزرگ بادشاہ احسان کرنیوالا مہربان

الرَّحِيْمِ

خطبہ عید الضحٰی

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہون مین ساتہ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان نہایت رحم والے کے

مہربانی کرنیوالا مہربان ہی خطبہ عید الضحے کا

اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف

الحمد للہ الحمد للہ الذی جعل الحسنات یذھبن السیئات وصیر التوبۃ

سب تعریف ہی سب تعریف ہے واسطے اللہ کے جسنے ٹھہرایا نیکیون کو لیجانیوالا برائیونکا اور کیا توبہ

النصوح ماحیۃ للذنوب والخطیئات اللہ اکبر اللہ اکبر

النصوح کو مٹانی والا واسطے گناہون کی اور چوکون کی اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہے

لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد خالق الاشیاء کلھا

نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی اور اللہ ہی کو سب تعریف ہے وہ پیدا کرنیوالا تمام چیزون

والبریات عالم الجھر من عبادہ والخفیات اللہ اکبر اللہ اکبر

اور مخلوقات کا جانتی والا ظاہر کا اپنی بندون سے اور پوشیدگیون کا اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہے

لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد ھو الذی انزل علی

نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہی اور اللہ ہی کیلیے سب تعریف ہی اللہ ایسا ہے کہ اوتاری

عبدہ الکتب منہ ایت محکمات ھن ام الکتب واخر متشابھات

اپنی بندی پر کتاب اوسمین سے کچھ آیتین محکم ہین وہ اصل ہین کتاب کی اور متشابہات ہین

اللہ الذی جعل لکم الارض قرارا والسماء بناء وصورکم

اللہ ایسا ہے کہ ٹھہرایا تمہاری لیے زمین کو قرارگاہ اور آسمان کو چھت اور صورتین دین تمکو

فاحسن صورکم ورزقکم من الطیبات اللہ اکبر اللہ اکبر

پس اچھی بنائی صورتین تمہاری اور رزق دیا تمکو حلال چیزون سے اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہے

لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد فسبحان من دلت

نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی اور اللہ ہی کیلیے سب تعریف ہی پس پاک ہے وہ ذات

علی وحدانیتہ ایت بینت وشھد بفردانیتہ احاد المکونات

کہ دلالت کرتی ہین اوسکی وحدانیت پر آیات واضحہ اور گواہی دی اوسکی یکتا ہونی پر افراد مخلوقات نے

سُبْحَانَ مَنِ ابْتَلٰی اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلَهٗ بِکَلِمَاتِهِ التَّامَّاتِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ
پاک ہے وہ ذات کہ آزمایا ابراہیم دوست اپنے کو ساتھ کلمات اپنے کے کہ پورے ہیں اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ سُبْحَانَ مَنْ عَیَّنَ عَشْرَ
نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ کی لیے سب تعریفیں پاک ہے وہ ذات کہ معین کیا عشرہ

ذِی الْحِجَّةِ لِمَنَاسِکِ الْحَجِّ وَالتَّکْبِیْرَاتِ سُبْحَانَ مَنْ عَظَّمَ مِنْ بَیْنِهَا یَوْمَ
ذالحجہ کو واسطے افعال حج کی اور تکبیرات کی پاک ہے وہ ذات کہ بزرگ کیا دی عشرہ ذالحجہ میں سے روز

الْحَجِّ الْاَکْبَرِ وَهُوَ یَوْمُ الْعِیْدِ الْاَضْحٰی بِالنَّحْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاَنْوَاعِ الطَّاعَاتِ
حج اکبر کو اور وہ دن عید قربان کا ہے ساتھ قربانی کی اور نماز پڑھنے اور اقسام طاعات کے

سُبْحَانَ مَنْ فَرَضَ فِیْ یَوْمِ عَرَفَةَ وُقُوْفَ الْعَرَفَاتِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ
پاک ہے وہ ذات کہ فرض کیا بیچ دن عرفہ کی وقوف عرفات کا اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کی لئے سب تعریفیں ہیں اور گواہی دیتے ہیں ہم اس کی کہ نہیں معبود مگر اللہ

وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا
یگانہ نہیں کوئی شریک اوسکا اور گواہی دیتے ہیں ہم کہ تحقیق سردار ہمارے اور حبیب ہمارے

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَیِّدُ الْمَقَامَاتِ
محمد بندے اللہ کے ہیں اور رسول اوسکے سردار مقامات کے یعنی حوض کوثر اور مقام محمود وغیرہا کے

صَاحِبُ الشَّفَاعَاتِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْمُسَارِعِیْنَ
صاحب شفاعتوں کے رحمت کاملہ نازل کرے اللہ تعالے اوپر اونکے اور اوپر آل اونکی کے اور دوستوں کے کہ جلدی کرنیوالے تھے

اِلَی الْخَیْرَاتِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ
طرف بھلائیوں کی اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اُوْصِیْکُمْ عِبَادَ اللّٰهِ وَنَفْسِیَ الْعَاصِیَةَ اَوَّلًا بِتَقْوَی اللّٰهِ وَ

اور اللہ ہی کی ہی سب تعریف ہی نصیحت کرتا ہون میں تمکو ای بندو اللہ کے اور اپنی نفس نافرمانکو اول ساتہ تقوی اللہ کی اور

التَّعْظِیْمِ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَالشَّفَقَةِ عَلٰی خَلْقِ اللّٰهِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَ

بزرگ جاننی کی امر خدا کو اور شفقت کرنی کی خلق خدا پر اور مداومت کرنے کی اوپر ذکر خدا کی اور

الْقِیَامِ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَالشُّکْرِ عَلٰی نِعَمِ اللّٰهِ ثُمَّ اعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ

قائم رہنی کی طاعت خدا پر اور شکر کرنے کی اوپر نعمتون خدا کے پہر جانو تم یہ کہ تحقیق اللہ بزرگ

وَتَعَالٰی اَبْتَلٰی اِبْرَاهِیْمَ لَیْلَةً فِی الْمَنَامِ فَاَمَرَهٗ بِذَبْحِ وَلَدِهٖ اِسْمٰعِیْلَ

اور برتر نی آزمایا ابراهیم کو ایک رات بیچ خواب مین پس حکم کیا اونکو ساتہ ذبح کرنے بیٹی اونکے کہ اسمٰعیل تہی

عَلَیْهِمَا السَّلَامُ فَلَمَّا اَرَادَ الْخَلِیْلُ اَنْ یَّفْعَلَ مَا اَمَرَهٗ رَبُّهُ الْحَکِیْمُ

دونون پر سلام ہو پس جب ارادہ کیا خلیل نے یہ کہ کرین وہ چیز کہ حکم کیا تہا اونکو اونکی رب حکمت

الْعَلِیْمُ فَدَاهُ اللّٰهُ بِکَبْشٍ عَظِیْمٍ اَتٰی بِهٖ جِبْرَئِیْلُ مِنْ دَارِ السَّلَامِ وَ

والی جاننی والی نی دیا عوض مین اونکو اللہ نی دنبہ بڑا لای اوسکو جبرئیل جنت سے اور

اَمَرَکُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ بِذَبْحِ شَاةٍ وَّبَقَرَةٍ وَّبَعِیْرٍ فَاشْکُرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّهٗ بِکُمْ

حکم کیا اول ہی بار ساتہ ذبح کرنے بکری اور گائین اور اونٹ کی پس شکر کرو اپنی رب کا تحقیق وہ تمہا حال

لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ فَاِذَا مَلَکْتُمُ النِّصَابَ وَصَرَفْتُمْ مِنَ الْمُصَلّٰی

پر مہربان اور خبردار ہے پس جس وقت مالک ہو تم نصاب کے اور پہرو تم عیدگاہ سے

فَاذْبَحُوْا لِاَنْفُسِکُمْ اَلشَّاةُ عَنْ وَّاحِدٍ وَّالْبَقَرُ وَالْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ

پس ذبح کرو اپنی لیے بکری ایک کی طرف سے اور گائی اور اونٹ سات کی طرف سے

سَمِّنُوْا ضَحَایَاکُمْ فَاِنَّهَا عَلَی الصِّرَاطِ مَطَایَاکُمْ وَصَحَّ ابْنُ حَیٍّ لِمَنْ

اور قوی کرو اپنی قربانیونکو اس لیے کہ وہ پل صراط پر سواریان ہون گی تمہارے اور درست ہے قربانی ہین ایک

الضَّانِ وَالْمَعْزِ وَحَوْلِيَّيْنِ مِنَ الْبَقَرِ وَخَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ اَذْبَحُوا الثَّوْلَاءَ وَالْجَمَّاءَ

برس کا دنبہ اور بہیڑ اور بکری۔ اور دو برس کی گائی اور پانچ برس کا اونٹ اور ذبح کرو دیوانی بہیڑ کہ گہاس نہ چرتی ہو

وَاجْتَنِبُوا الْعَجْفَاءَ وَالْعَرْجَاءَ وَمَا ذَهَبَ اَكْثَرُهُ مِنْ ثُلُثِ اُذُنِهَا اَوْ ذَنَبِهَا

اور بن سینگ کے اور بہیڑ کرو دبلی سے کہ جسکے ہڈیوں میں گود نہو اور لنگڑی کہ ذبح کی جگہ تک نہ جاسکی اور جو جانور سے کہ جاتا رہا

اَوْ عَيْنِهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَتَصَدَّقُوا عَلَى الْمَسَاكِيْنِ فَاِنَّ اللهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ

تہائی کان اوسکو سے یا دم اوسکی سے یا آنکہہ اوسکی سے پس کہاؤ اوس میں سے اور تصدق کرو مسکینوں پر پس تحقیق اللہ بدلہ دیتا تصدق کرنیوالوں کو

وَقُوْلُوا اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

اور کہو اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

مِنْ فَجْرِ عَرَفَةَ اِلٰى عَصْرِ يَوْمِ الثَّالِثِ عَشَرَ مِنْ هٰذَا الشَّهْرِ بَارَكَ

فجر عرفہ سے تا عصر تیرہویں تاریخ اس مہینہ کے برکت دیے

اللهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ

اللہ واسطی ہمارے اور تمہارے قرآن عظیم میں اور نفع دیے ہمکو اور تمکو ساتھ آیات اور ذکر حکمت والے کے

وَاَسْتَغْفِرُ اللهَ الْغَفَّارَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ اِنَّهُ هُوَ

اور بخشش مانگتا ہوں میں اللہ بہت بخشنے والا سے اپنی لیے اور تمہارے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے تحقیق اللہ

الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

وہی بخشنے والا مہربان ہے

استفتا در باب جانوری کہ بنام غیر خدا ذبح کرده شود

سوال ما قولهم رحمهم الله درصورتیکہ کسی جان دار برای تقرب لغیر اللہ ذبح سازد و مرادش ازین نثار جان بنا بر تعظیم لغیر اللہ باشد لیکن عند الذبح تسمیہ ہم گوید آن جان دار بسبب ذکر التسمیہ حلال می شود یا بسبب تعظیم و تقرب لغیر اللہ کہ برہمین نسبت ذبح گردید حرام می شود بینوا توجروا جواب ذبیحہ کہ تقرباً و تعظیماً لغیر اللہ ذبح کرده شود حرام گردد و ذکر تسمیہ بر خلاف نیت مفید نیست بلکہ ہمین ذابح را اکثر علما

نسبت بکفر کرده اند چنانچه در تفسیر نیشاپوری مذکور است اجمع العلماء لو ان مسلما

ذبح ذبیحة وقصد بذبحها التقرب الی غیر الله صار مرتدا

وذبیحته ذبیحة مرتد انتهی یعنی چنین است اجماع کرده اند علما که اگر مسلمی ذبح کند کدام جانوری

و قصد کند بذبح او تقرب غیر خدا را مرتد میشود انکس و ذبیحه او حکم ذبیحه مرتد میگردد انتهی لیکن اگر کسی جانوری

را برای ذبح لغیر الله مقرر سازد و عند الذبح قصد تقرب لغیر خدا را از دل دور کند و خالصا لله

آن را ذبح سازد آری الآن نیت سابقه حکم عدم و بطلان خواهد گرفت و ذبیحه بیشک حلال خواهد

شد زیرا که درین باب معتبر وقت ذبح است و لهذا اکثر مفسرین در تفسیر وما اهل لغیر الله به قید عند

الذبح بیان کرده اند قال فی الدر المختار ذبح لقدوم الامیر ونحوه کواحد

گفت در در المختار ذبح کرده شد بنابر آمدن امیر و مانند آن مثل کسی

من العظماء یحرم لانه اهل به لغیر الله ولو ذکر اسم الله تعالی

از بزرگان حرام می شود زیرا که او قرار یافته شد برای غیر خدا اگرچه ذکر نام خدا هم کرده شود

ولو ذبح للضیف لا یحرم وهل یکفر قولان بزازیة وشرح

و اگر ذبح کرده شد برای مهمان حرام نمی شود آیا کافر می شود فاعل آن درین دو قول است در بزازیه و شرح

وهبانیة قلت وفی صید المنیة انه یکره ولا یکفر لانا

وهبانیه میگویم من در صید منیه مذکور است که او کافر و فاعلش کافر نمی شود چرا که

لا نسیء الظن بالمسلم انه یتقرب الی الآدمی بهذا النحر ونحوه وفی

ما سوء ظن نمیکنیم بحال مسلم که او تقرب میجوید بسوی آدمی باین ذبح کردن و مثل او و مذکور

شرح الوهبانیة عن الذخیرة ونظمه فقال وفاعله جمهور اهل

در شرح وهبانیه از ذخیره و نظم کرد او را این گفت و فاعلش بر قول اکثر

الفتاء کافر وفضل واسمعیل لیس بکفر انتهی عبارة الدر المختار

کافر است و فضل و اسمعیل این را منکر است آخر شد عبارت در المختار

وفي فصول العمادي ومن ذبح في وجه انسان شيئا وقت قدومه

ودر فصول عمادی و آن کسی که ذبح میکند در روی انسان چیزی را وقت آمدن او

واستقباله كفر الذابح والمذبوح ميتة وكذا في الذخيرة

و پیش آمدن او کافر شود ذبح کننده و مذبوح یعنی آن جانور مردار شود و همچنین است در ذخیره

وذكر فيها وقال اسمعيل الزاهد اذا ذبح الرجل الابل او البقر

و ذکر کرده در ذخیره و گفت اسمعیل زاهد وقتیکه ذبح کرد مردی شتر یا گاو را

في الحوادث لاجل الذي يقدم من الحج او الغزو فان الشيخ الامام

در حوادثات یعنی عوتهای بجهت شخصی که می آید از حج یا از غزا پس هر آئینه شیخ امام

ابا عبد الله والشيخ الامام ابا حفص القاضي الامام ابا علي

ابا عبد الله و شیخ امام ابا حفص و قاضی امام ابا علی

النسفي والحاكم الامام ابا عبد الرحمن الكاتب والشيخ الامام

نسفی و حاکم امام ابا عبد الرحمن کاتب و شیخ امام

عبد الواهب والشيخ الامام ابا اسحق والحاكم الامام ابا محمد قالوا

عبد الواهب و شیخ امام ابا اسحق و حاکم امام ابا محمد گفتند

يكره وانا اكفره اشد الكراهة ولكن لا اكفره لانا

کراهیت دارد ذبح آن لیکن من زیاده مکروه میدانم او را سخت تر مکروه ولکن نسبت بکفر نمیکنم او را چرا که

لا نسيء الظن بالمسلم انه يتقرب الى الآدمي بهذا النحر والله اعلم

بد نمی ظن نمیکنم بحال مسلم که تقرب میجوید بسوی آدمی باین ذبح و خدا داناتر است

انتهى وقال في جامع الرموز وانما قلنا لله تعالى لانه لو سمى فذبح

و گفت در جامع رموز جز این نیست که گفتیم خاص برای خدای تعالی چرا که ذابح اگر تسمیه گفته و ذبح کرد

لِقُدُوْمِ الْاَمِیْرِ وَغَیْرِہٖ مِنَ الْعُظَمَاءِ لَایَحِلُّ لِاَنَّہٗ ذُبِحَ تَعْظِیْمًا لَہٗ لَا

برای آمدن امیر وغیران آن از بزرگان حلال نمی شود زیرا که او ذبح کرد بنابر تعظیم آن غیر نه خالص برای

لِلّٰہِ تَعَالٰی اِنْتَھٰی کَلَامُہٗ وَ در اشباہ گفتہ ذُبِحَ لِقُدُوْمِ الْاَمِیْرِ اَوْ وَاحِدٍ

خدای تعالی آخر شد کلام او یعنی صاحب جامع الرموز ذبح کردہ شد برای آمدن امیر یا احدی

مِنَ الْعُظَمَاءِ یَحْرُمُ وَلَوْ ذُکِرَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلِلضَّیْفِ لَا اِنْتَھٰی

از بزرگان حرام می شود اگرچہ نام خدای تعالی ہم بر زبان آورد و برای مہمان حرام نمیشود آخر شد کلام صاحب اشباہ

و در حاشیہ رد المختار که نام شرح در المختار است مذکور است وَفِیْ کِتَابِ ھِدَایَۃِ الْمُبْتَدِیْ ذُبِحَ شَاۃٌ

و در کتاب ہدایت المبتدی مذکور است ذبح کردہ شد گوسفند

لِلضَّیْفِ وَذُکِرَ اِسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فَیَحِلُّ اَکْلُہٗ وَلَوْ ذُبِحَ لِاَجْلِ

برای مہمان و مذکور شد نام خدائی تعالی بر او گفتہ شد حلال است خوردن او و اگر ذبح کردہ شد بنابر

قُدُوْمِ الْاَمِیْرِ اَوْ وَاحِدٍ مِنَ الْعُظَمَاءِ وَذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی یَحْرُمُ

آمدن امیر یا احدی از بزرگان و مذکور شد نام خدای تعالی حرام میشود خوردن آن جانور

اَکْلُہٗ اِنْتَھٰی قَالَ الْحَمَوِیُّ وَحَاصِلُ الْکَلَامِ فِیْ ھٰذِہِ الْمَسْئَلَۃِ اَنَّ

گفت حموی محشی اشباہ حاصل کلام درین مسئلہ این است کہ

الذَّبْحَ الْمُقْتَرِنَ بِذِکْرِ اسْمِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِذَا کَانَ قَبْلَ قُدُوْمِ قَادِمٍ لِلتَّھَیُّئِ

ذبحیکہ مقرون بنام خدای تعالی است وقتیکہ می شود پیش از آمدن کدام آیندہ برای سامان

لِلضِّیَافَۃِ اَوْ بَعْدَ قُدُوْمِہٖ لِذٰلِکَ فَلَا شُبْھَۃَ فِیْ جَوَازِہٖ وَاَمَّا اِذَا

مہمانی او یا بعد آمدنش برائی ہمین معنی پس نیست ہیچ شبہہ در جواز آن ولیکن وقتیکہ

کَانَ عِنْدَ الْقُدُوْمِ فَاِنْ کَانَ الْقَصْدُ ذٰلِکَ فَکَذٰلِکَ وَاِنْ کَانَ

شود وقت آمدنش پس اگر باشد قصد مہمان یعنی ضیافت پس جائز است و اگر باشد

الْمُجَرَّدِ التَّعْظِيْمِ فَحَرَامٌ وَالْمَذْبُوْحُ مَيْتَةٌ اِنْتَهٰى قَالَهُ السَّيِّدُ اَحْمَدُ
برای مجرد تعظیم پس حرام است و مذبوح یعنی آن جانور مردار است آخر شد کلام او نقل کرد این را احمد سید
الطَّحْطَاوِيُّ الْمُحَشِّيْ عَلَى الدُّرِّ الْمُخْتَارِ + الْمُجِيْبُ اَحْمَدُ عَلِيٌّ عُفِيَ عَنْهُ
طحطاوی که محشی در مختار است بحاشیه خود

محمد مخصوص اللہ	احمدی فقیر احمد سعید	محمد کریم اللہ	محمد قطب الدین	جعفری سید محبوب علی
	محمد صدر الدین	مملوک علی عفی عنہ العلی	محمد حافظ سعید	ہو الخالق

ذبیحہ کہ تقرباً و تعظیماً لغیر اللہ ذبح کردہ شود حسب روایات کتب معتبرہ فقہ حرام است اگرچہ نام خدا وقت ذبح بر زبان آوردہ باشد مگر ذابح آن علی الاصح کافر نیست واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم حررہ العبد المسکین صدر الدین عفی عنہ احسن من اجاب واللہ تعالی اعلم بالصواب کتبہ بقلمہ حیدر علی محمد عفا اللہ تعالی عنہ الحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً کہ تمام ہوا رسالہ احکام العیدین ربنا وفقنا علی اطاعتک و تمم تقصیرنا و اغفر لنا انک انت الغفور الرحیم ۵

تمام ہوا رسالہ احکام العیدین

تکملۂ احکام العیدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوۃ کے کہتا ہے مسکین محمد قطب الدین کہ اس عاجز نے سنہ ۱۲۵۸ ہجری مین
رسالہ احکام العیدین لکھا تھا اوس وقت مین مسائل عیدین کی در المختار و طحطاوی وغیرہما سے
حتے الوسع تلاش کر کر کے لکھے تھی ان دنون مین کہ سنہ ۱۲۶۱ ہجری ہے اس عاجز کے ہاتہ فتاوی
عالمگیری لگی اوس مین جو دیکھا تو مسائل عیدین اور قربانی کے بہت اس سے رہگئی ہین
مین نے چاہا کہ اون مسائل کو چند اوراق مین لکھکر بطور تکملہ کے اس رسالہ کی اخیر مین لاحق
کیجیے اور کچھ مسائل اسکی اوس رسالہ مین درج کیجیے تا مسلمانون کو بہت مفید ہوئن
کہ وقت حاجت کی اکثر مسائل اس مین پاوین اور اس عاجز کو دعای خیر سے یاد کرین
واللہ المستعان وعلیہ التکلان **کتاب الاضحیۃ** یہ کتاب ہے اضحیہ یعنے قربانی کی
بیان مین اور اس مین چھ باب ہین باب پہلا بیچ تفسیر اور صفت اور شرائط اور حکم اضحیہ
کے اور بیچ بیان اسکے کہ کسپر واجب ہے اور کسپر نہین واجب تفسیر اضحیہ کی یہ ہے
کہ اضحیہ شرع مین نام ہے حیوان مخصوص کا ساتہ سن مخصوص کے کہ ذبح کیا جاوے
ساتہ نیت ثواب کے روز مخصوص مین وقت پائی جانی شرائط و سبب اوسکی
کے اور صفت اضحیہ کرنے کی یہ ہے کہ وہ دو قسم پر ہے نفل اور واجب پہر نفل اضحیہ
مسافر کی واسطے ہی اور اوس فقیر کے کہ نذر نہ مانی ہو اور نہ نیت اضحیہ کرنے کی اور نہ خریدی ہو

اضحیہ پس ان پر نفل ہے بہ سبب نہونی سبب وجوب کی اور شرط وجوب کے اور واجب اوسکے
بھی کئی قسمین ہین ایک تو وہ ہی کہ واجب ہے غنی پر اور فقیر پر اور دوسرے وہ ہے کہ واجب ہے
فقیر پر نہ غنی پر اور تیسرے وہ ہے کہ واجب ہے غنی پر نہ فقیر پر پس وہ جو واجب ہے فقیر پر اور غنی پر
وہ نذر مانی ہوئی ہے کہ کہا ہو واسطی اللہ کے لازم کیا مینی یہ کہ قربانی کرونگا مین بکری یا
اونٹ یا یہ بکری یا یہ اونٹ اور اسی طرح اگر کہا یہ کسی نی حالت افلاس مین اور پھر غنی
ہو گیا ایام نحر یعنے قربانی مین پس اسپر لازم ہے یہ کہ قربانی کری دو بکریان اس لیے کہ
نہین نہی وقت نذر کی قربانی واجب اسپر پس نہین محتمل ہو گا یہ کہنا اوسکا اخبار پر بلکہ محمول
ہو گا حقیقت شرعیہ پر پس واجب ہو گی اوسپر ایک قربانی بہ سبب نذر کی اور دوسری
بہ سبب واجب کرنی شرع کی اور وہ جو واجب ہے فقیر پر نہ غنی پر پس وہ یہ ہے کہ خرید کی
گئی ہو قربانی کی لیے جبکہ خرید کرنیوالا فقیر ہو یعنے خرید کی ہو فقیر نی بکری وغیرہ بہ نیت اسکی
کہ قربانی کرونگا اوسکو اور اگر ہو خریدنی والا غنی تو نہین واجب ہوتی اوسپر بہ سبب خرید
کرنی کسی جانور کی یعنے اوسکی ذمہ وہ جانور خرید کیا ہوا قربانی کرنا واجب نہین ہوتا اگر
وقت جاتا رہی گا تو اوسپر قیمت اسکی دینی آوی گی اور نہ فقیر پر تصدق کرنا اس جانور کا
لازم ہو گا اور اگر مالک ہو اانسان ایک بکری کا پس نیت کی یہ کہ قربانی کرونگا اوسکو یا خرید کی ایک
بکری اور نہین نیت کی قربانی کرنیکی وقت خریدنی کی پھر نیت کی بعد خریدنی کی یہ کہ قربانی کرونگا
اوسکو تو نہین واجب ہوتی اوسپر قربانی کرنی برابر ہے کہ غنی ہو یا فقیر اور وہ جو واجب ہے غنی پر
نہ فقیر پر پس وہ ہے کہ واجب ہو بغیر نذر اور بغیر خریدنے کی واسطی قربانی کی بلکہ واجب ہو واسطی شکر
نعمت حیات کی اور اتباع سنت حضرت خلیل علیہ السلام کی اور شرائط قربانی کی واجب ہونی کی
کئی ہین ان مین سے ایک تو یسار یعنے تونگری ہے اور وہ تونگری وہ ہے کہ متعلق ہوتا ہے سبب اوسکی
واجب ہونا صدقہ فطر کا نہ وہ کہ متعلق ہے ساتہ اسکی واجب ہونا زکوۃ کا اور بالغ اور عاقل ہونا

اوسکی واجب ہونی کی لیی شرط نہیں ہے یہان تک کہ اگر ہوگا صغیر کے لیے مال تو قربانی کریگا
اوسکی طرف سے اس کا باپ یا وصی اوسکی مال مین سے اور نہ تصدق کری وصی اوسکو اور
نہین ضمان یعنی تاوان دینگی وصی اور باپ یعنی فقط قربانی سے نزدیک ابی حنیفہ
اور ابی یوسف رح کی اور اگر تصدق کری گا اوسکو وصی تو ضمان دی گا اور دوسرے شرط
اسلام ہی پس نہین واجب ہے کافر پر اور نہین شرط کیا گیا ہے اسلام ساری وقت
مین اول سی آخر تک یہان تک کہ اگر ہوگا کافر اول وقت مین پھر اسلام لاوی گا آخر وقت
مین تو واجب ہوگی قربانی اسپر اور تیسرے شرط حریت یعنی آزادی ہے پس نہین واجب ہے
لونڈی غلام پر اور اس مین اعتبار آخر وقت کا ہے کہ اگر آخر وقت مین آزاد ہوگا اور مالک نصاب
کا ہوگا تو واجب ہوگی اسپر قربانی اور چوتھی شرط اقامت ہے پس نہین واجب ہے مسافر پر اور نہین شرط کی گئی
ہے اقامت ساری وقت مین یہان تک کہ اگر ہوگا مسافر اول وقت مین پھر مقیم ہوجاوی گا آخر
وقت مین تو واجب ہوگی قربانی اسپر اور اگر مقیم ہوگا اول وقت مین پھر مسافر ہوی گا پھر مقیم ہوجاوی گا
تو واجب ہوگی اوسپر یہ جب ہے کہ سفر کرے پہلی خریدنی قربانی کی پس اگر خریدی گا بکری قربانی کی لیے
پھر سفر کریگا تو ذکر کیا ملتقی مین کہ جائز ہے بیچ ڈالنا اوس کا اور قربانی نکری اوسکو اور اسی طرح روایت
کیا گیا ہے محمد رح سے کہ وہ بیچ ڈالی اوسکو اور بعض مشائخ نی فرق کیا درمیان تونگر اور مفلس کے کہ اگر تونگر ہو
تو بیچ ڈالی اور اگر مفلس ہو تو لائق ہے یہ کہ واجب ہو اوسپر اور نہین ساقط ہوتی ہے اس سے بسبب
سفر کی اور اگر سفر کری بعد داخل ہونی وقت کی تو کہا ہے علمانی کہ لائق ہے یہ کہ جواب ہو اسی طرح
یعنی بطور سابق اور تمام شرائط کہ ذکر کیی ہین ہمنی برابر ہین اون مین مرد و عورت اور حکم قربانی کا یہ ہے
کہ نکلنا ہوتا ہے عہدہ واجب سے دنیا مین اور پہونچنا ہوتا ہے طرف ثواب کی عقبی مین بفضل اللہ
تعالی کے اور تونگر ظاہر روایت مین وہ ہے کہ اوس پاس ساڑہی باون روپی یا ساڑہی سات تولہ
سونا ہو یا کوئی چیز ہو قیمتی ساڑہی باون روپی کے سوای مکان رہنی کی اور اسباب گھر کی اور سواری کے

اور خادم اوسکی کہ اسکی حاجت ضروری مین رہتا ہے اور جو کہ سوا اونکے ہون جانور یا بردہ یا گھوڑا یا
اسباب کہ تجارت کی لیے ہو یا غیر تجارت کی لیے اونسے تونگر ہی گنا جاوی گا اور اگر ہو اوسکے پاس زمین
اور غلہ آمدنی ملک کا تو اختلاف کیا ہی مشائخ متاخرین رح نی پس زعفرانی اور فقیہ علی رازی
نی اعتبار کیا ہی زمین کی قیمت کا اور ابو علی دقاق وغیرہ نی اعتبار کیا ہی دخل یعنی آمدنی کا اور اختلاف کیا ہے
انہیمین کہا ابو علی دقاق نی کہ اگر داخل ہوتا ہو اسکی لیئے اوس سے قوت سال بھر کا تو اوسپر قربانی ہی اور بعضون نے
کہا قوت ایک مہینہ کا اور جسقدر کہ زائد ہو اوس سے بقدر دوسو درہم کی یا زیادہ تو اوسپر قربانی واجب ہے
اور اگر ہو زمین وقف اوسپر تو دیکھی اگر ہو کہ واجب ہوئین اوسکی لیے ایام قربانی مین بقدر دوسو درہم کی یا زیادہ
تو اوسپر قربانی ہے اور نہین تو نہین اور اگر ہو اوسپر دین اتنا کہ اگر صرف کیا جاوی گا اوس مین مال تو کم
ہو جاوے نصاب اسکی تو نہین واجب ہوتی ہے قربانی پس دین مانع ہے زکوۃ کا اور صدقہ
فطر کا اور قربانی کا اوپر مذہب معتمد کی اور دین مطلق مانع ہے خواہ معجل ہو یا موجل اگرچہ مہر بیوی کا ہو
موجل طلاق تک یا موت تک اور بعضون نی کہا کہ مہر موجل مانع نہین ہے اسلیے کہ کوئی مطالبہ اوسکا نہین
کرتا عادۃً بخلاف معجل کے اور بعضون نی کہا کہ اگر ہو خاوند ارادہ رکھنے والا ادا کا تو مانع ہوتا ہی والا نہین
اس لیے کہ وہ نہین گنا جاتا ہے دین کذا فی غایۃ البیان کذا فی البحر وغیرہ اور عورت اعتبار
کی جاتی ہے غنیہ بسبب مہر کی جسکہ ہو خاوند تونگر یہ صاحبین کے نزدیک ہے اور بموجب قول اخیر ابی حنیفہ
کے نہین اعتبار کی جاتی ہے غنیہ بسبب اسکی کہ کہا گیا ہے کہ یہ اختلاف درمیان اونکی مہر معجل
مین ہے اور بسبب مہر موجل کی نہین اعتبار کی جاتی ہی غنیہ اتفاقاً اور اسی طرح اگر ہو اسکی لیے مال
غائب کہ نہ پہونچے طرف اسکی ایام قربانی مین اسپر بھی قربانی واجب نہین اور نہین شرط کیا گیا ہے
یہ کہ ہو غنی تمام وقت مین یہانتک کہ اگر ہو گا فقیر اول وقت مین پھر غنی ہو جاوے گا آخر وقت
مین تو واجب ہو گی قربانی اسپر اور اگر ہون اوسکی ملک مین دوسو درم پس گذرا اسپر سال
اور زکوۃ مین دین پانچ درم پھر آئی ایام قربانی کی اس حال مین کہ اوسکی پاس ایکسو پچانوین درم

ہین اس مین روایت نہین ہے لیکن ذکر کیا زعفرانی نے کہ واجب ہوتی ہے اسپر قربانی اسلیئے کہ ناقص ہوا ہے وہ مال بسبب صرف کرنے کی جہتہ قربت مین ٹہیں ہرایا جاوی گا قائم تقدیراً یہان تک کہ اگر صرف کئے جاوین اس مین سے پانچ درہم نفقہ مین تو نہین واجب ہوگی قربانی اور اگر خرید کرے بکری قربانی کی لیے پہر ضائع ہو جائے یہان تک کہ کم ہو گئی نصاب اوسکی اور ہوگیا فقیر پہر آئے ایام قربانی کی پس نہین ہے واجب اسپر یہ کہ خریدے بکری پس اگر پائی اسنے بکری گئی ہوئی اس حال مین کہ وہ مفلس ہے اور ہوا یہ ایام قربانی مین تو نہین واجب اسپر یہ کہ قربانی کرے اسکو اور اگر ضائع ہوگئی پہر اور خریدے اس حال مین کہ وہ تونگر ہے پس قربانی کیا اوسکو پہر پائی پہلی بحالیکہ وہ مفلس ہے نہین ہے اسپر لازم یہ کہ تصدق کرے کچہ اگر ہووے نان بائی کی پاس گیہون دو سو درہم کی کہ تجارت کرتا ہے اونکی یا نمک کہ قیمت اوسکی دو سو درہم ہو یا دہوبی کی پاس صابون یا ریہہ دو سو درم کی ہو تو اوسپر قربانی ہے اور اگر ہو کسی کے پاس قرآن مجید دو سو درہم کا اور وہ اسمین سے اچہی طرح پڑہ سکتا ہی تو نہین قربانی اسپر برابر ہے کہ پڑہتا ہو اسمین یا سنی کرتا ہو پڑہنی مین اور اگر اچہی طرح نہین پڑہسکتا ہے اس مین سے تو اوسپر قربانی ہے یعنی اسلیئے کہ وہ اہل اوس کا نہین پس وہ زائد ہے اسکی حاجت سے اور اگر ہو اوسکی لیے چہوٹا بیٹا کہ رکہا ہو اوسکی لیے مصحف یہان تک کہ بڑا کیا اوسکو طرف اوستاد کی تو اوسپر قربانی ہی اور کتابین علم دین کی اور حدیث کی مانند مصحف مجید کی ہین اس حکم مین + اور بسبب کتابون کی نہین گنا جاتا ہے غنی مگر یہ کہ ہون ہر نوع سے دو کتابین ساتہ ایک روایت کی ایک شیخ سے اور ایک شیخ سے ساتہ دو روایتون کے مانند روایت ابی حفص اور ابی سلیمان کے محمد رح سے اور نہین واجب ہوتی قربانی اور نہین گنا جاتا ہی غنی بسبب حدیث کی کتابون کی اور تفسیر کے اس حالمین کہ ہو اسکی لیے ہر نوع سے ایک کتاب اور مالک کتابون طب اور نجوم اور ادب کا غنی ہے بسبب اونکی جبکہ پہنچی قیمت انکی نصاب کو ایک شخص آیا ہے کہ خرید اوسنی گدہا کہ سوار ہوتا ہے اوسپر اور چلتا پہرتا ہے اپنی حوائج مین اور قیمت اوسکی دو سو درہم ہے اسپر نہین ہے قربانی اور اگر ہو اوسکی لیے گہر کہ اوسمین دو مکان ہین ایک جاڑے کا اور ایک گرمی

دیا فرش ہے ایک جاڑی کا ایک گرمی کا نہین ہوتا بسبب اونکی غنی پس اگر ہون اوسکی لیی تین مکان
اور قیمت تیسرے کی دوسو درہم ہے تو اوسپر قربانی واجب ہوگی اور اسی طرح تیسرا فرش اور غازی بسبب
دو گھوڑون کی نہین ہوتا غنی اور بسبب تیسری کی ہوتا ہے غنی اور نہین ہوتا غازی بسبب ہتیارون
کی غنی مگر یہ کہ ہون اوسکی لیے ہر ہتیار سے دو دو کہ قیمت ایک کے اون دونون مین سے دوسو درہم
کی ہو اور نہین ہے غنی بسبب ایک گھوڑی کی یا ایک گدہی کی پس اگر ہون اوسکی لیی دو گھوڑی یا دو گدہی
کہ ایک اون دونون کا دوسو درہم کا ہے تو وہ نصاب ہے اور کہیتی کرنی والا بسبب دو بیلون کی اور ہل
وغیرہ کی نہین غنی اور بسبب ایک گائی کی غنی ہے اور بسبب تین بیلون کی جبکہ ایک اون کا
دوسو درہم کا ہو صاحب نصاب ہے اور مالک کپڑون کا نہین ہے غنی بسبب تین جوڑون کی کہ
ایک اون کا گہر کی پہننی کا ہو اور دوسرا کاروبار کرنی کا اور تیسرا عیدون کی لیی اور وہ غنی ہے بسبب
چوتہی کی اور مالک انگورون کا غنی ہی جبکہ ہون دوسو درہم کی نہین واجب ہے مرد پر یہ کہ قربانی کرے
اپنی بڑی اولاد کی طرف سے اور بیوی کی طرف سے مگر ساتہ اذن اونکی کے اور چہوٹی اولاد کی حق مین دو روایتین
ہین ابی حنیفہ رح سی ظاہر روایت مین مستحب ہی واجب نہین بخلاف صدقہ فطر کی اور بیچ روایت حسن کے
ابی حنیفہ رح سی یہ ہے کہ واجب ہے قربانی کرنی اپنی چہوٹی اولاد کیطرف سی اور اولاد اولاد کی طرف سی
اگر نہو باپ اوسکا اور فتوی ظاہر روایت پر ہی کہ واجب نہین اور اگر ہو چہوٹی کی لیی مال تو کہا ہی
بعض مشائخ ہماری نی کہ واجب ہے قربانی کرنی باپ پر یعنی اوسکی مال مین سے اور یہی صحیح تر ہی ہکذا فی
الہدایہ اور واسطی رحمہ کی نزدیک قول ابیحنیفہ رح کی یہ ہی کہ قربانی کری صغیر کی مال مین سی بر قیاس صدقہ
فطر کی اور نہ تصدق کری گوشت اسکا ولیکن کہاوی صغیر پس اگر بچ رہی کچہ کہ نہ ممکن ہو ذخیرہ
کرنا اوسکا تو خریدی ساتہ اوسکی وہ چیز کہ منتفع ہو ساتہ عین اوسکی کذا فی فتاوے قاضی خان
اور صحیح تر یہ ہی کہ نہین واجب قربانی کرنی صبی کو اور پہونچتا نہین اوسکو یہ کہ قربانی کرے اوسکے
مال مین سی کذا فی المحیط اور باؤلا دیوانہ اس مین بمنزلہ لڑکی کی ہی اور وہ کہ دیوانہ ہوجاتا ہے کبھے
کبہی

افاقہ پاتا ہے کبھی پس وہ مانند تندرست کی ہے نہین واجب ہوتی ہی مرد پر یہہ قربانی کرے اپنے
لونڈی غلام کی طرف سے بلکہ مستحب ہے اور جو کہ بالغ ہو چھوٹون مین سی ایام قربانی مین اور ہو وہ تونگر تو واجب
ہے اوسپر قربانی کرنی نہین واجب ہے قربانی مسافرون پر اور نہ حاجیون پر جبکہ ہون احرام
مین اگرچہ ہو اہل مکہ سے + اور کیفیت وجوب قربانی کے بعض نہین سے یہ ہے کہ وہ واجب ہوتی
ہے اپنی وقت مین تمام وقت مین غیر معین پس جس وقت مین کہ قربانی کری گا وہ شخص کہ
اوسپر واجب ہے ہوگا ادا کرنی والا واجب کا برابر ہے کہ ہو اول وقت مین یا بیچ مین یا آخر
مین اور اوس سے یہ نکلا کہ اگر نہین تھا اہل واسطی وجوب کی اول وقت مین پھر ہوا اہل آخر وقت مین
بہ سبب اسکی کہ تھا کافر یا غلام یا فقیر یا مسافر اول وقت مین پھر ہوا اہل آخر وقت مین واجب
ہوگی اوسپر قربانی کرنی اور اگر تھا اہل اول وقت مین پھر نہین باقی رہا اہل آخر وقت مین بہ سبب
آنی کے کہ مرتد ہو گیا یا مفلس یا مسافر ہوا آخر وقت مین تو نہین واجب ہوگی اسپر اور اگر قربانی
کی اول وقت مین اس حال مین کہ وہ فقیر تھا پس اسپر لازم ہے یہ کہ پھر قربانی کری اور یہی صحیح ہے اور
اگر تھا تونگر تمام وقت مین پھر ہو گیا فقیر ہوگی قیمت بکری لائق قربانی کے دین اسکی ذمہ تصدق کری
اسکو جب ہاتہ لگی اور اگر مرجائی تونگر ایام قربانی مین پہلی قربانی کرنی کی تو ساقط ہو جائی گی اس سے قربانی
اور بعض کیفیت مین سے یہ ہے کہ نہین قائم ہوتا غیر قربانی کا جگہہ اوسکی وقت مین یہان تک
کہ اگر تصدق کری بکری یا قیمت اوسکی وقت مین تو نہین کفایت کرتی اوسکو قربانی سے اور بعض
اسمین سے یہ ہے کہ جاری ہوتی ہے اس مین نیابت پس جائز ہے انسان کو یہ کہ قربانی کری
اپنی طرف سی اور اپنی غیر کی طرف سی ساتہ اذن اوسکی کی یہ ہے کہ اذن دیا گیا مسلمان ہو
یا کتابی اور بعض اسمین سے یہ ہے کہ وہ قضا کی جاتی ہے جبکہ فوت ہو جاوی وقت اپنی سے
پھر قضا اوسکے کبھی ہوتی ہے ساتہ تصدق کرنی قیمت بکری کی اپنی غنی پر غیر نذر مین پس
اگر واجب کیا قربانی کرنی کو اپنی پر ساتہ بکری معین کی پھر نہ قربانی کی وہ یہان تک کہ گذر گئی

ایام قربانی کی تو تصدق دی اوسکو زندہ برابر ہے کہ تونگر ہو یا مفلس اور ایسے ہی جبکہ خریدی بکری مفلس نی تاکہ قربانی کری اوسکو پس قربانی کی یہان تک کہ گذر گیا وقت اوسکا تو تصدق دیوی اوسکو زندہ اور نہین جائز ہی کھانا اوسمین سے پس اگر بیچی اوسکو تو تصدق کری مول اوس کا پس اگر ذبح کیا اوسکو اور تصدق کیا گوشت اوسکا جائز ہوا اور اگر تھی قیمت اوسکی حالت زندگی کی زیادہ تو تصدق کری اوس قدر زیادتی اور اگر کھایا اوسمین سے کچھ تو تنی کے قیمت تصدق دی پس اگر نہ کیا یہ یہان تک کہ آیا دن قربانی سال آیندہ کا اور اس مین قربانی کی سال گذشتہ کی نہین جائز ہوگی پس اگر بیچی اوسکو بعد ایام قربانی کی تو تصدق کرے قیمت اوسکی پس اگر بیچا اوسکو ساتہ ایسی قیمت کی کہ غبن کہاتے ہین لوگ اوس مین کفایت کری گا اوسکو اور اگر ایسی قیمت کو بیچا کہ نہین غبن کہاتی ہین لوگ اوس مین تصدق دی زیادتی کو اور بعض اون مین سے یہ ہے کہ قربانی کی واجب ہونی نی نسخ کردیا ہر ذبح کو کہ تھا پہلی اس سے مانند عقیقہ اور رجبیہ اور عتیرہ کی دوسرا باب بیچ واجب ہونی قربانی کے ساتہ نذر کے اور اوس چیز کی کہ بیچ حکم نذر کی ہے ایک شخص نے خریدی بکری قربانی کی لیے اور واجب کیا اوسکو ساتہ زبان اپنی کی پھر خریدی دوسری جائز ہے اوسکو بیچ ڈالنا پہلی کا اور اگر ہو دوسری بُری پہلی سے اور ذبح کی دوسری تو تصدق کری زائد اوس چیز کو کہ درمیان دونو قیمتون کے ہے اس لیے کہ اوسنی واجب کیا پہلی کو اپنی زبان سے تو مقرر کی مقدار مالیت پہلی کی واسطے اللہ تعالی کی پس نہین ہے واسطے اوسکی یہ کہ زائد بچار کھی اپنی لیے کچھ اور اس لیے لازم ہے اوسکو تصدق کرنا زائد کا اور صحیح یہ ہے کہ برابر ہین اس حکم مین فقیر اور غنی خریدی غنی نے قربانی پس جاتی رہی وہ پھر خریدی اور پھر پائی پہلے ایام قربانی مین تو جائز ہے اوسکو یہ کہ قربانی کری جسکو چاہی اون دونون مین سے اور اگر تھا مفلس پس خریدی اوسنی ایک بکری اور واجب کیا اوسکو پھر پائی پہلی تو اوسکو لازم ہے یہ کہ قربانی کری دونون کو واجب کین ایک شخص نے اپنی نفس پر دس قربانیان لازم ہون گی اوس پر سب بموجب روایت صحیح کے اگر خریدی بکری قربانی کی لیے پھر بیچ ڈالا اوسکو اور خریدی اور بکری ایام

قربانی ہین پس یہ تین وجوہ پر ہے پہلے یہ کہ جب خریدے بکری نیت کے ساتھ اوسکے قربانی
کی اور دوسرے یہ کہ خریدے کے بغیر نیت قربانی کی پھر نیت کی قربانی کی اور تیسری یہ کہ خریدکی
بغیر نیت قربانی کے پھر واجب کی اپنی زبان سے یہ کہ قربانی کرون گا پس کہا کہ اللہ کی لیے
ہی مجھپر یہ کہ قربانی کرون کا اسی برس مین پس وجہ اول مین بموجب ظاہر روایت کی نھین ہوتی
ہے قربانی جب تک کہ نہ واجب کری اوسکو اپنی زبان سے اور ابی یوسف رح سی کہ نقل کی
ہے ابو حنیفہ رح سے یہ کہ وہ ہوجاتی ہے قربانی بمجرد نیت کی مانند واجب کرنے اوسکی کے
زبان سے اور اسی پر عمل کیا ہے ابو یوسف رح نی اور بعض متاخرین نی اور امام محمد رح سے
منقول ہے ملتقی مین کہ جب خریدی بکری قربانی کی لیے اور دل مین نیت کرے قربانی کی وقت
خریدنی کی ہوتی ہے قربانی جبکہ نیت کی پس اگر سفر کری پہلی ایام قربانی کے تو بیچ ڈالی اوسکو
اور ساقط ہوجاتی ہے اوس سے قربانی بہ سبب مسافرۃ کی اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جبکہ خرید کری
بکری بغیر نیت قربانی کی پھر نیت کری قربانی کی بعد خریدنی کی نہین ذکر کیا ہے حکم اوسکا ظاہر روایت
مین لیکن روایت کیا ہے حسن نی ابی حنیفہ رح سے کہ وہ نھین ہوتی قربانی یہان تک کہ
اگر بیچ ڈالی گا اوسکو جائز ہوگا بیچنا اوسکا اور اسپر عمل کرتی ہین ہم اور جبکہ خریدی گا بکری پھر واجب
کری گا اوسکو اپنی زبان سے کہ یہ قربانی ہے اور یہی وجہ تیسری ہے ہوتی ہے وہ قربانی سب
علما کی نزدیک ذبح کیا جانور خریدکیا ہوا قربانی کی لیے بغیر نیت قربانی کی جائز ہوتی ہے بہ سبب انعقاد
کرنی نیت کی وقت خریدنی کی اگر بیچی پہلی بکری بیس آنہ کو پس زیادہ ہوئی خریدنی والی کی پاس
کہ تیس آنہ کی ہوگئی پھر دوسرے لیکر قربانی کی تو بموجب قول ابو حنیفہ اور محمد رح کی بیچنا پہلی کا جائز ہوا اور
لازم ہی اوسکو کہ بدلدی دے اوسقدر کہ زیادہ ہوا نزدیک خریدنی والی کے یعنے دس آنہ اور
نزدیک ابی یوسف رح کی بیع پہلی کے باطل ہے لی جاوے مول لینی والی سے خریدکی بکری
تجارت کی لیی پھر واجب کیا اوس کی قربانی کرنی کو اپنی پر اپنے زبان سے لازم ہے اوسپر

کہ کرے اوسکو اور اگر نہ کیا یہان تک کہ گذر گئی ایام قربانی کی بعد نذر کی اوسکو نذر مانی ہے کہ قربانی کرونگا اور نہین نام لیا بکری
کا تو اوسپر لازم ہوتی ہے بکری اور نہ کہاوے اوسمین سے اور اگر کہاویگا تو لازم ہوگی اوسپر قیمت اوسکی اور اگر نذر مانی کہ بکری قربانی
کرونگا پہر قربانی کیا اونٹ یا گای تو جائز ہے باب تیسرا بیچ اوقات قربانی کے کچہ مسائل اوسکی تکملۂ احکام العیدین مین مذکور ہو چکے ہین اور باقی
یہہ ہین اگر ذبح کی قربانی بعد دوپہر ڈہلی کی اس حالت مین کہ گمان کرتا تہا کہ یہ دن عرفہ کا ہی اور پہر معلوم ہوا کہ وہ دن عید الضحی کا تہا جائز ہوئی
اور اگر ذبح کیا پہلی نماز عید کے اور وہ گمان کرتا تہا کہ یہ دن عید کا ہی پہر معلوم ہوا کہ وہ دوسرا دن تہا تو بہی جائز ہوئی قربانی اگر تہا ایک
شخص مسافر اور حکم کیا اپنی اہل کو کہ قربانی کرنا میری طرف سے شہر مین تو نہین جائز ہی قربانی اوسکی طرف سے مگر بعد نماز امام کی باب چوتہا
اون مسائل مین کہ متعلق ہین ساتہ مکان و زمانہ کی اگر ایک شخص دیہاتی داخل ہوا شہر مین نماز عید الضحی کیلیے اور حکم کر آیا اپنی اہل کو کہ
قربانی کر لینا تو جائز ہے کہ ذبح کرین وہ اوسکی طرف سے بعد طلوع ہونی فجر کی اور اگر اہل اوسکی ہین شہر مین اور وہ گاؤن مین تہا تو
نہین جائز ہوگی مگر بعد نماز امام کی یعنی اسمین اعتبار جگہ ذبح کا ہی نہ مذبوح عنہ کا اگر نکالی قربانی شہر سے اور ذبح کی پہلی نماز عید کے تو لکہا ہے
علمانے کہ اگر نکلا تہا شہر سے بمقدار اوسکی کہ مباح ہوتا ہی مسافر کو قصر کرنا نماز کا اوس مکان مین تو جائز ہوگا ذبح کرنا پہلی نماز
عید کے والا نہین اگر وصیت کی کہ میری طرف سے قربانی کرنا اور نام نہین لیا گائی یا بکری کا یا اور کسی جانور کا اور مول بہی اوسکا نہین
بیان کیا تو جائز ہوگا اور واقع ہوگی بکری پر بخلاف اوسکی کہ وکیل کیا کسیکو قربانی کرنیکی اپنی طرف سے اور نہین نام لیا کسی جانور کا اور
نہ مول کا تو یہہ نہین جائز اگر غنی تہا ایام قربانی مین اور قربانی نہ کی یہان تک کہ مر گیا پہلی گذرنی ایام قربانی کی ساقط ہوگئی اوس سے قربانی
یہان تک کہ نہین واجب ہوگی اوسپر وصیت کرنی اور اگر مرا بعد گذرنی ایام قربانی کی نہین ساقط ہوا تصدق کرنا قیمت بکری
کا یہان تک کہ لازم ہوگا اوسکو وصیت کرنا اسکا ایک شہر والی نی کسیکو وکیل کیا کہ ذبح کرنا میری بکری اور آپ گیا طرف دیہات کی
پس نکالا وکیل نی قربانیکو طرف ایسی جگہ کی کہ نہین گنی جاتی تہی شہر سے پس ذبح کیا اوسنی اوسکو اوس جگہ پس اگر
تہا وکیل کرنیوالا دیہات مین جائز ہوئی قربانی اوسکی طرف سے اور اگر چلا آیا تہا شہر مین اور جانتا تہا وکیل نی اوسکی آنیکو تو نہ جائز
ہوئی قربانی وکیل کرنیوالی کیطرف سے بلا خلاف اور اگر نہ جانتا تہا وکیل نی موکل کے پہر آنیکو جائز ہو جاویگی باب پانچوان بیچ
قربانی کرنی کی غیر کیطرف سے اور بیچ قربانی کرنیکی ساتہ بکری غیر کی اپنی طرف سے جسوقت کہ ذبح کری ایک بکری بہی اپنی غیر کیطرف سے
ساتہ حکم اوس غیر کی یا بغیر حکم اوسکیکی تو نہین جائز ہوگی اسلیے کہ نہین ممکن ہے جائز کرنا قربانی کرنیکا غیر کی

طرفسی مگر ساتھ ثابت کرنی ملک کے واسطی اس غیر کی بکری مین اور نہین ثابت ہوتی ملک واسطی اوسکی بکری مین مگر ساتھ قبض کے حالانکہ نہین
پائی گئی ہے قبض حکم کرنیوالیکی لیی اس جگہ نہ بذاتہ اور نہ اوسکی نائب کا اگر ذبح کی قربانی اپنی غیر کی مالک کیطرفسی بغیر حکم صریح اوسکیکے
تو واقع ہوگی مالک کیطرفسی اور نہین تاوان آوی گا ذبح کرنیوالی پر ازراہ استحسان کی اگر قربانی کیا اونٹ اپنی طرف سی اور اپنی
بیوی کی طرف سے اور اپنی اولاد کیطرف سے بغیر حکم اونکی اسکا ظاہر روایت مین لیکن کہا حسن بن زیاد نی اگر ہو اولاد اوسکی چھوٹی جائز ہوگی
اوسکیطرفسی اور اون سبکی طرفسے بموجب قول ابو حنیفہ اور ابو یوسف کی اور اگر ہو اولاد بڑی تو اگر اونکی حکم سی کی ہوگی تو جائز ہوگی سبکی طرفسی بموجب قول ابو حنیفہ اور ابو یوسف
کی اور اگر کی ہوگی بغیر حکم اونکی کے یا بغیر حکم بعض اونکی تو نہین جائز ہوگی نہ اوسکی طرفسے اور نہ اونکی طرف سے سبھو کے نزدیک اس لیی کہ جسنے حکم نہ کیا تھا
اوسکا حصہ فقط گوشت ہوا نہ قربانی پس ہوا سب گوشت اور کہا حسن بن زیاد نی کہ جب ذبح کیا اونٹ اپنی طرفسے اور اپنی پانچ اولاد چھوٹی کی
طرفسی اور اپنی ام الولد کیطرفسی ساتھ حکم اسکی کے یا بغیر حکم اوسکی نہین جائز ہوگی اوسکی طرفسے اور نہ اونکی طرف سے اور کہا ابو القاسم نی کہ جائز ہوگی اسکی
طرف سے ایک شخص نی ذبح کی قربانی غیر اپنی کی طرف سی بغیر حکم اوسکیکی پس اگر پھر لی مالک نے اوس سی قیمت اوسکی
تو جائز ہوگی ذبح کرنیوالی کیطرف سی نہ مالک کی طرف سی اسلیی کہ ظاہر ہوا کہ ذبح کرنا حاصل ہوا اوسکی ملک
مین اور اگر لی لیا اس ذبح کیی ہوئی کو مالک نے تو کفایت کریگی مالک کی طرف سے اس لیئی کہ اوسنی نیت
کی ہی تھی اوسکی پس نہین ضرر کری گا اوسکو ذبح کرنا غیر اوسکی کا اوسکو جبکہ غلطی کی دو شخصون نی پس ذبح کی ہر ایک
نی اون دونون مین سے قربانی دوسری کی صحیح ہوئی دونون کی طرف سی اور نہین تاوان آوی گا دونون پر
ازراہ استحسان کی اور لی لیوی گا ہر ایک اون دونون مین سے ذبح کی ہوئی دوسری سی پس اگر کھالیی
دونون نی اور پھر معلوم کیا تو ہر ایک دوسری سے بخشوا لی اور کفالت کریگی دونون کو اور اگر تنازع کرین
دونون پس ہر ایک اون دونون مین سے تاوان لیوی دوسری سے قیمت اپنی بکری کی پھر تصدق دیدی
اوس قیمت کو اگر گذر گئی ہون دن قربانی کی اسلیی کہ وہ قیمت بدلہ ہے گوشت کا دو شخصون نی داخل
کین اپنی دو بکریان گلہ مین پھر مغالطہ پڑا دونون کو پس دعوی کیا ہر ایک نی اون دونون مین سے
ایک بکری پر اور چھوڑدی دونون نی ایک بکری کہ نہین دعوی کرتی ہین وہ دونون اوسکا پس
جسکا کہ دعوی نہین کرتی ہین وہ بیت المال کی لیی ہوگی اور جس بکری کہ تنازع کرتی ہین وہ اون دونون

مین آدہا آدہ ہو گی اور نہین کفایت کریگی قربانی دونون کی طرف سی اور اگر اونٹ ہو گا یا گائی تو جائز
ہوگی دونون کی طرف سی اور یہی صحیح تر ہے چار آدمیون کی چار بکریان تھین اور اونہون نی بند کین ایک
مکان مین پہر مرگئی ایک کہ نہین جانی جاتی ہے کہ وہ کسکی ہے پس بیچی جاوین وہ سب بکریان اور مول لی جاوین
اونکی مول سی اور چار بکریان کہ ہر ایک کے لیے اونمین سے ایک بکری پہر وکیل کری ہر ایک اونمین سی دوسرے کو ساتہ ذبح ہر ایک کے
اون بکریون سی اور بخشو ابہی لین پہر ایک اون مین سی اپنی یارون سے تاکہ جائز ہو قربانی سے باندہ ہین تین
شخصون نی تین قربانیان ایک مکان مین پہر پایا انہون نی ایک مین عیب کہ مانع ہے قربانی کی جواز
سے اور انکار کیا ہر ایک نی اسکا کہ ہو اسکی لیے عیب دار اور جہگڑین وہ دو مین تو عیب دار بیت المال
کی لیے ہوگی اور حکم کیا جاوی ساتہ دو کی کہ وہ ان تینون مین تین حصے کر کر بانٹ دی جاوین ایک
شخص نے خریدین پانچ بکریان ایام قربانی مین اور ارادہ کیا یہ کہ قربانی کرون گا ایک کو اون مین سے
مگر یہ کہ اوسنی معین نہین کیا تہا پس ذبح کی ایک اور شخص نے ایک بکری ان مین سے قربانی کی دن
بغیر حکم مالک کی ساتہ نیت قربانی مالک کی تو وہ ذبح کرنیوالا تاوان دیگا اس لیے کہ اوسکی مالک نی
مگر کہ نہین معین کیا تہا اوسکو نہین اذن دیا ساتہ اس معین کی دلالتہ اگر غصب کی قربانی غیر اپنی
کی اور ذبح کیا اوسکو اپنی طرف سے اور پہر دی قیمت اوسکی مالک کو تو کفایت کریگی وہ اوسکو اسلیے
کہ مالک ہو گیا تہا اسکا بسبب پہلی غصب کے اگر غصب کی ایک شخص سے ایک بکری اور قربانی
کیا اوسکو نہین جائز ہوگی اور مالک اوسکا اختیار رکھتا ہے اگر چاہے لی لی اوسکو ناقص اور پہیر لے
اس سے نقصان کی قدر اور اگر چاہی بہر لی اس کی قیمت اسکی چہینتی لیس ہو جائیگی بکری ملک غاصب کے
وقت غصب سے اور جائز ہو جائیگی قربانی از راہ استحسان کی اور اسی طرح اگر خریدی بکری پس قربانی کیا اوسکو پہر وہ نکلی کسی اور کی
پس اگر اجازت دی مالک نے بیع کی جائز ہوئی اور اگر طلب بکری کیہر ذبح کی سے نہ جائز ہوئی اور اگر امانت کہوائی ایک شخص نی
ایک شخص کے پاس بکری پس قربانی کر ڈالا اوسکو امانت رکھنی والی نی اپنی طرف سے دن قربانی کی پس اختیار کی
اوسکی مالک نے قیمت اور راضی ہوا ساتہ قیمت کے اولی لی پس وہ نہین کفایت کری گی

امانت رکھنی والی کو قربانی اسکی سے اور اسی طرح اگر عاریت دیئے یا اجاری دی اونٹنی یا بیل یا گابھی
اور قربانی کرڈالی اجارہ لینی والی نی یا عاریت لینے والی نی تو نہیں کفایت کرینگی وہ قربانی سے
برابر ہے کہ لی لیا اوسکو مالک نے یا بھرلی قیمت اونکی اگر بکری گروی تھی اور گروی لینی والی نی
قربانی کرڈالا اوسکو پھر مول بھر دیا اسکا نہیں جائز ہوگی ایک شخص نی بلایا قصاب کو تاکہ ذبح کری
قربانی اوسکی لیی پس اسنی ذبح کی اپنی طرف سی تو وہ مالک ہے کی طرف سے ہوگی خریدی قربانی کسی
نی اور حکم کیا کسی کو اسکی ذبح کرنی کا پس ذبح کیا اسنی اوسکو اور لکھا کہ ترک کی بسم اللہ قصدًا
بھر دی ذبح کرنی والا قیمت بکری کی واسطی حکم کرنی والی کی اور خریدی وہ اوسکی قیمت کی بکری اور
قربانی کری اور بیند دی دی گوشت اوسکا اور آپ نہ کھاوی یہ جب ہے کہ دن قربانی کی باقی
ہون اور اگر گذر گئی ایام قربانی کی تو بیند دی دی قیمت اوسکی فقرا کو او منقول ہے محمد رح سے کہ
حکم کیا ایک شخص نی کسیکو یہ ذبح کری بکری اوسکی لیی پس ذبح کیا اوسکو مامور نی یہان تک کہ بیچ
ڈالا اوسکو حکم کرنیوالی نی بعد ذبح کیا اوسکو مامور نی تو مامور تاوان دیگا اور نہیں رجوع کریگا
حکم کرنیوالی پر جانتا تھا وہ بیچ کو یا نہیں جانتا تھا۔ اور ابو یوسف سی ہے کہ حکم کیا ایک شخص نی
کسی کو ساتھ ذبح کرنی بکری کی حال آنکہ حکم کرنی والی نی بیچ ڈالا تھا اوسکو پس ذبح کیا اوسکو مامور نی
اور وہ جانتا تھا اسکی بیچ کو تو خریدنیوالی کو لائق ہے کہ پھیر دیوے مول اور پیچھا پکڑی ذبح
کرنیوالی کا اور لیلے اوس سی قیمت اوسکی اور نہیں پہونچتا ہے ذبح کرنی والی کو یہ کہ رجوع کری حکم کرنیوالے
پر اور اگر نہیں جانتا تھا بیع کو تو نہیں پہونچتا ہے خریدنی والی کو یہ کہ لیوی اوس سے قیمت اگر خریدین
تین شخصون نی تین بکریاں پھر مشتبہ ہوگئین اون پر وقت ذبح کی لکھا شیخ امام ابو بکر محمد بن
فضل نی کہ لائق ہے یہ کہ کہلاوی ہر ایک دوسری کو قربانی یہان تک کہ اگر ذبح کریگا بکری
اپنی جائز ہوگی اور اگر ذبح کریگا بکری غیر اپنی کی ساتھ حکم اوسکی کی جائز ہوگی باب حمٹا
بیچ متفرقات کی خریدین ایک شخص نی دو بکریاں قربانی کی لیے پس ضائع ہوگئی ایک

اون مین سے اور قربانی کی دوسری پھر پایا اوسکو ایام قربانی مین بعد ایام قربانی کی پس نہین ہے اسپر کچہ برابر
ہی کہ ہو وہ اچھی اس بکری سے کہ قربانی کیا ہے اوسکو یا کمتر اس سے جبکہ کہا کہ واسطی اللہ کی ہے
مجھپر یہ کہ ہدی بھیجون گا بکری یا قربانی کرون گا بکری پھر ہدیہ بھیجی گائی یا اونٹ یا قربانی کی گائی یا اونٹ
جائز ہوئی ایک شخص نے قربانی کی بکری نو ٹنگی کے اور ایک شخص نے قربانی کی گائی ستر ٹکی کی
اور ایک اور شخص نے تصدق دی سو ٹنگی پس قربانی بکری والی کی اعلی ہے قربانی گائی والی کی سے
اس لیی کہ قیمت بکری کی زیادہ ہے اور جسنی قربانی کی گائی وہ زیادہ ہی ثواب مین اوس سے کہ تصدق
دی سو ٹنگی خرید کی ایک شخص نے بکری قربانی کی لیی ایام قربانی مین اس حال مین کہ وہ فقیر تھا اور
قربانی کیا اوسکو پھر غنی ہو گیا وہ ایام قربانی مین تو فتوی متاخرین کا اسپر ہے کہ وہ اعادہ بکری
جسوقت کہ وصیت کی کہ قربانی کرنا میری طرفسی اور نام نہ لیا کسی جانور کا تو وہ جائز ہے اور واقع ہوگی
بکری پر اور اسی طرح اگر وصیت نکی اور حکم کیا ایک شخص کو یہ کہ قربانی کرنا میری طرف سے
اور نام نہ لیا کسی جانور کا پس وہ جائز ہے اور اگر وصیت کی یہ کہ خرید نا گائی ساتہ تمام مال
میری کی اور قربانی کرنا اوسکو میری طرف سے پس مر گیا وہ اور نہ جائز رکھی وارثون نی تو وصیت
جائز ہوگی ساتہ تہائی کے بلا خلاف اور خرید کری ساتہ تہای کی بکری اور قربانی کری اوسکو اسکی
طرف سے اور اگر وصیت کی یہ کہ خرید نا گائی بیس درہم کو میری مال مین سے اور قربانی کرنا اوسکو میری
طرف سے پھر مر گیا اور تہائی مال اوسکا کم ہے بیس درہم سے تو قربانی کری اوسکی طرف سے
بموجب مذہب ہماری کے ساتہ اسقدر مال کی کہ پہونچی وہ گائی کی قیمت کو اگر غصب کے
قربانی ذبح کی ہوئی تو پھر دی قیمت اوسکی اس لیی کہ وہ مال مملوک ہے غیر کا کہ کیا ہے اوسکو بغیر
اذن اوسکی کے اور جبکہ لی قربانی کرنوالی نی قیمت اوسکی تو تصدق دی اوسکو اس لیی کہ وہ
بہ سبب قیمت بھر لینیے کے ملک مین کرینا اوسکی پس ہوا گویا کہ اوسنی بیچا اوسکو اسکی ہاتہ اور جبکہ
بیچی اوسکو اوسکی ہاتہ تو لازم آتا ہے تصدق کرنا قیمت اوسکی کا پس اسی طرح یہ اور

نھین جائز ہی اوسکو یہ کہ ہبہ کری اوسکو اور کو پس اگر پہیردی قیمت غاصب کو تو نھین آتا کچہ قربانی کرنی
والی پر اسلیئی کہ وہ تلف ہے بغیر فعل اوسکی کی پس اگر ابراء کیا غاصب سے قربانی کرنیوالی نی قیمت سے
اور وہ غنی ہی یا فقیر تو نھین آتا اوسپر کچہ اور اسی طرح اگر صلح کی اس سے اوپر کم کی قیمت اوسکی سے تو لازم
ہوگا اوسکو یہ کہ تصدق کر دی اوس چیز کو کہ پہونچی ہے طرف اوسکی قیمت اوسکی سے نہ اور کچہ اور اگر
صلح کی اوس سے اوپر ایک چیز کہانی کی یا اسباب کی تو جائز ہے اوسکو یہ کہ کہاوی کہانی کی چیز اور
نفع اوٹھاوی ساتہ اسباب کی مفلس نے خریدی بکری اور مر گئی ایام قربانی مین اور نکلا اوسکی پیٹ
مین سے بچہ تو فیندی دی اوسکو استحساناً واسطی عورت کی ایک مکان ہے کہ پہونچتی ہے
قیمت اوسکی نصاب کو رہتی ہے وہ اس مین ساتہ خاوند اپنی کی تو اوسپر واجب ہے قربانی اور صدقہ
فطر کا جسوقت کہ قادر ہے خاوند اوسکا ساکن کرنی پر اور بعضون نی کہا کہ نہین واجب اوسپر
قربانی اور نہ صدقہ فطر کا تونگر ہو خاوند یا مفلس بعض پس اختلاف علما کا اس مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ عورت
اگر نہ رہتی ہو اس گھر مین تو لائق ہے یہ کہ واجب ہو اونکی نزدیک کذا فی القنیۃ کہا گیا واسطی علی
ابن احمد کی کہ اگر ہو واسطی ایک شخص کے دین اوپر ایک مفلس اقرار کرنی والی کی تو آیا حلال ہے
واسطی اوسکی زکوۃ یا نھین کہا نھین پہر کہا گیا کہ آیا اوسپر قربانی ہے یا نھین پس کہا نھین
جب تک کہ نہ پہونچی دین طرف اوسکی اور واسطی ایک شخص کے دین ہے بوعدہ حال یا تاخیر
کی اوپر مقر غنی کی اور نھین ہے اسکی تصرف مین اسقدر کہ ممکن ہو اوسکو خریدنا قربانی کا تو نہین
لازم آتا اوسکو قرض لیکر قربانی کرنا اور نہ لازم آتی ہے اوسپر قیمت اوسکی جب کہ پہونچی طرف
اوسکی دین لیکن لازم ہے اوسکو یہ کہ مانگی اوس سے مول قربانی کا جبکہ غالب ہو اسکی گمان مین
کہ دی دی گا اوسکو + واسطی ایک شخص کی مال کثیر ہے غائب بیچ ہاتہ شریک اوسکی کی یا مضارب
اوسکی کی اور اوسکی پاس اسقدر سونا چاندی یا اسباب گھر کا ہے کہ خرید کر سکتا ہے ساتہ اوسکی
قربانی تو لازم ہی اوسپر قربانی کرنی چار آدمی ہین کہ خریدی ہر ایک نی اون مین سے ایک بکری

کہ رنگ اون کا اور خبر بھی اونکی ایکسی ہے تیس بند کر رکھا اونکو پس جب صبح ہوئی تو پایا اوسنے اون
نی اون مین سے ایک بکری کو کہ مر گئے ہے اور نہین معلوم کہ کس کے ہی تو وہ پہنچے جاوین
سب بکریان اور خرید کی جاوین اونکے مول سے چار بکریان پھر ایک ایک اون مین سے حکم
کری دوسری کو ساتھ ذبح کرنی ہر ایک کے اون مین سے اور بخشو ابھی لے ہر ایک
اون مین سے دوسرے سے تا کہ جائز ہو قربانی سے جبکہ نہ پائی قربانی اپنی شہر مین
یا گاؤن مین لازم ہے اوس کو جانا اوس کے طلب کے لیے طرف اوس موضع کی کہ جاتی
ہین طرف اس کے اپنے شہر سے واسطے خرید کرنے بکریون کے ❊

خاتمۃ الطبع

حمد اوس خدای پاک کو جسنے نور ایمان بخشا منت خاک کو اور درود اوس نبی برحق صاحب لولاک اور اوسکی
آل و اصحاب پر ❊ اسکے بعد مخفی نرہی کہ ان دنون کتاب منافع انتساب متضمن مسائل عید الفطر و
عید اضحی و فضائل ضروریہ عرفہ مقبول انام مسمی بہ احکام العیدین مع تکملہ جسکو افضل
الفضلا اکمل الکملا محدث جزیل عالم نبیل جناب مولانا مولوی محمد قطب الدین خان صاحب
دہلوی نے احادیث صحیحہ معتبرہ سے ترجمہ فرمایا بعد تطبیق ثانی مصنف
موصوف کے مع اضافہ چند فوائد بایمای مصنف صاحب واسطے نفع بخشی
خواص و عوام مومنین اور مزید افادات اہل یقین کی بمطابقت
اصل مطبع فیض منبع جناب چشمۂ مروت منبع فتوت
صاحب ہمت و زور منشی نولکشور صاحب ماہ
شعبان سنہ ۱۲۸۷ ہجری مطابق ماہ نومبر
سنہ ۱۸۷۰ء مقام لکھنؤ مین
طبع ہوئی فقط

تمت